ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

دس مئی ۹۱ء کو احمدیت قبول کرنے والے ۶ عرب نوجوان حضور کے ہمراہ

القرآن الحکیم

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۭ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ۭ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۸﴾ (سورۃ المائدہ)

اے رسول! تیرے رب کی طرف سے جو (کلام بھی) تجھ پر اتارا گیا ہے اُسے (لوگوں تک) پہنچا اور اگر تُو نے (ایسا) نہ کیا تو (گویا) تُو نے اس کا پیغام (بالکل) نہیں پہنچایا اور اللہ تجھے لوگوں (کے حملوں) سے محفوظ رکھے گا۔ اللہ کافر لوگوں کو ہرگز (کامیابی کی) راہ نہیں دکھائے گا۔

احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّهٗ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ اِنْطَلِقْ بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ فَقَالَ اُدْخُلْ فَادْعُهٗ لِيْ قَالَ فَدَعَوْتُهٗ لَهٗ فَخَرَجَ اِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ خَبَأْنَا هٰذَا لَكَ نَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ۔

(بخاری کتاب الھبۃ باب کیف یقبض الھبۃ والمتاع)

حضرت مخرمہؓ حضورؐ کے ایک نابینا صحابیؓ تھے۔ حضورؐ کو ان سے ایک خاص نوعیت کا تعلق تھا۔ مخرمہؓ بڑے مان سے حضورؐ سے اپنے ناز اُٹھواتے تھے اور حضورؐ بڑے پیار سے ان کے ناز اُٹھاتے تھے۔

مِسور بن مخرمہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ قبائیں یعنی جُبّے صحابہؓ میں تقسیم کیں لیکن ان کے والد مخرمہ کے لئے کچھ نہ دیا۔ مخرمہ نے کہا کہ بیٹے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلو۔ وہ کہتے ہیں کہ مَیں مخرمہ کو ساتھ لے گیا۔ حضورؐ کے گھر پہنچے تو میرے باپ نے مجھے کہا کہ اندر جاؤ اور حضورؐ کو بلاؤ اور عرض کرو کہ مَیں ملنے آیا ہوں۔ مِسور کہتے ہیں کہ مَیں نے حضورؐ کو اپنے والد مخرمہ کی خاطر باہر بُلایا۔ حضورؐ ان کے پاس آئے۔ حضورؐ نے جو جبّے تقسیم کئے تھے ان میں سے ایک پہن رکھا تھا۔ حضورؐ نے وہ جُبّہ اُتار ا مخرمہ کو دے دیا اور فرمایا ہم نے یہ جُبّہ تیرے لئے بچا رکھا تھا۔ پھر مخرمہ کی طرف دیکھا اور فرمایا اب تو مخرمہ راضی ہوگیا نا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

ذیقعد ۱۴۱۱ھ، احسان ۱۳۷۰ھش، جون ۱۹۹۱ء

شمارہ ۱۶ ⬡ جلد ۶

مجلس ادارت

صدر مجلس	عبد اللہ واگس ہاؤزر امیر جماعت احمدیہ
نگران	مسعود احمد جہلمی مشنری انچارج
ایڈیٹر	عمر خان احمد خان
نائبین	ڈاکٹر عمران احمد خان، انس محمود منہاس ڈاکٹر وسیم احمد طاہر، خلیق سلطان انور
خطاطی	سعید اللہ خان
پبلشر	اسمٰعیل نوری
مینیجر	فلاح الدین خان
معاون مینیجر	ندیم احمد

قیمت : ایک مارک

فہرست مضامین

- اداریہ ۲
- ملفوظات ۳
- حضور کا دورہ جرمنی ۵
- نمائندگانِ شوریٰ کے لئے ہدایات ۱۴
- حضور کا افتتاحی خطاب ۱۵
- خدام الاحمدیہ سالانہ اجتماع ۱۷
- نظریہ وفاتِ مسیح ۱۸
- دلیرانہ انکشاف ۱۹
- مقالہ خصوصی ۲۱
- پریس ریلیز ۲۳
- طرزِ تحریر اور آپ کی شخصیت ۲۵
- برلن مشن کی سرگرمیاں ۳۰
- ہمبرگ مشن کی سرگرمیاں ۳۱
- فرینکفرٹ ریجن کی سرگرمیاں ۳۲
- کولون ریجن کی سرگرمیاں ۳۳
- قارئین کے خطوط ۴۰

اداریہ

کیا ایک ایک کر کے سب کی باری آئے گی؟

مئی ۱۹۹۱ء کے "اخبار احمدیہ" میں ہمارے ایک مقالہ نگار نے خلیجی جنگ کے بعد رونما ہونیوالی صورتحال کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھا تھا:۔
"عراق کی مکمل تباہی کے بعد خلیجی جنگ جن نئے مسائل کو جنم دینے کا موجب بنی ہے وہ سب مسائل اس ایک بنیادی حقیقت کے ہی مختلف شاخسانے ہیں کہ اس جنگ کے نتیجہ میں یہودیوں اور عیسائیوں کے مفادات کو زبردست تقویت ملی ہے اور مسلمانوں کے مفادات کو انتہائی شدید نقصان پہنچا ہے۔"

اس انتہائی تباہ کن اور ہلاکت خیز جنگ کے بعد مسلمانوں کے لئے آئے دن جو نت نئے مسائل سر اٹھا رہے ہیں وہ روز بروز اس بنیادی حقیقت کو روزِ روشن کی طرح عیاں کرتے چلے آ رہے ہیں اور ہر شخص یہ محسوس کر رہا ہے کہ فی الحقیقت عراق کی مکمل تباہی مسلمانوں کے مفادات کو انتہائی شدید نقصان پہنچانے اور اس کے بالمقابل یہودیوں اور عیسائیوں کے مفادات کو زبردست تقویت پہنچانے پر منتج ہوئی ہے۔

دراصل امریکہ اور اس کے دیگر یہودی اور عیسائی اتحادیوں نے مسلمانوں کی ہر ابھرتی ہوئی طاقت کو کچلنے اور اسے کسی صورت پنپنے نہ دینے کا تہیہ کیا ہوا ہے اور جو مسلمان ملک اُس کے اس تہیہ کے علی الرغم اپنے آپ کو مستحکم کرنے سے باز نہ آئے اُس کے متعلق اُس کا حتمی فیصلہ یہ ہے کہ اُسے صفحۂ ہستی سے نابود اور ملیامیٹ کر دیا جائے اور عراق کی طرح اسے ملیامیٹ کیا بھی جائے دوسرے مسلمان ملکوں کو شیشے میں اتار کر اور اپنا ساتھی و ہمنوا بنا کر اور اس طرح باری باری ہر مسلمان ملک کو کمزور کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی جائے تاکہ مشرقِ وسطیٰ کے تمام مسلمان ملک اگر زندہ رہیں تو اسرائیل کے دست نگر اور باج گزار بن کر زندہ رہیں۔

چنانچہ امریکہ نے سعودی عرب، کویت، خلیج کی عرب امارات، ترکی، شام اور مصر کی معاونت سے عراق کی اینٹ سے اینٹ بجانے کے بعد اب شام کو ٹیڑھی نظر سے دیکھنا اور اس پر دہشت گردی کا الزام عائد کرنا شروع کر دیا ہے۔
چنانچہ روزنامہ "جنگ" لندن نے امریکہ کی اس نئی کروٹ اور انتہائی خطرناک پینترے کے متعلق ایک تفصیلی خبر درج ذیل عنوانات کے تحت شائع کی ہے:۔

"ضرورت پوری ہونے کے بعد امریکہ پھر شام کا مخالف ہو گیا"

"شام دہشت گردوں کی پُشت پناہی کر رہا ہے۔ امریکی رپورٹ میں الزام"

(روزنامہ "جنگ" لندن ۲ مئی ۱۹۹۱ء صہ ۸)

سوال یہ ہے کہ کیا یہودیوں اور عیسائیوں کے عزائم واضح ہو جانے کے باوجود بھی مسلمانوں کی آنکھیں نہیں کھلیں گی؟ کیا وہ اسی طرح اپنے قاتلوں کی بلائیں لے لے کر اپنی اپنی باری پر ذبح ہوتے چلے جائیں گے اور نتیجۃً اسرائیل کا باج گزار بننا قبول کر لیں گے؟ ہم دُعا ہی کر سکتے ہیں اور دُعا میں بڑی طاقت ہے کہ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے، مسلمان ملکوں کو سمجھ دے، ان میں دوست اور دشمن کی پہچاننے کی اہلیت پیدا کرے اور انہیں ایک دوسرے کے ساتھ دشمنی کرنے کی بجائے دوستی اور اخوت کو اپنانے اور باہم بنیانٌ مرصوص بننے کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"اسلام کا خدا کسی پر اپنے فیض کا دروازہ بند نہیں کرتا بلکہ اپنے دونوں ہاتھوں سے بلا رہا ہے کہ میری طرف آؤ۔ اور جو لوگ پورے زور سے اُس کی طرف دوڑتے ہیں اُن کے لئے دروازہ کھولا جاتا ہے۔

سو میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اُس نعمت سے کامل حصّہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی۔ اور میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر میں اپنے سیّد و مولیٰ، فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے راہوں کی پیروی نہ کرتا۔ سو مَیں نے جو کچھ پایا اُس پیروی سے پایا۔ اور میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اُس نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفتِ کاملہ کا حصّہ پاسکتا ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۲)

"اس تاریکی کے زمانہ کا نُور میں ہوں جو شخص میری پیروی کرتا ہے۔ وہ اُن گڑھوں اور خندقوں سے بچایا جائے گا جو شیطان نے تاریکی میں چلنے والوں کے لئے تیار کئے ہیں۔ مجھے اُس نے بھیجا ہے تاکہ میں امن اور حلم کے ساتھ دُنیا کو سچّے خُدا کی طرف رہبری کروں اور اسلام میں اخلاقی حالتوں کو دوبارہ قائم کردوں اور مجھے اُس نے حق کے طالبوں کو تسلّی پانے کے لئے آسمانی نشان بھی عطا فرمائے ہیں اور میری تائید میں اپنے عجیب کام دکھلائے ہیں۔ اور غیب کی باتیں اور آئندہ کے بھید جو خدا تعالیٰ کی پاک کتابوں کی رُو سے صادق کی شناخت کے لئے اصل معیار ہے میرے پر کھولے ہیں۔ اور پاک معارف اور علوم مجھے عطا فرمائے ہیں۔" (مسیح ہندوستان میں صفحہ ۱۳)

"وہ کام جس کے لئے خُدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اُس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اُس کو دور کرکے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں۔ اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کرکے صُلح کی بنیاد ڈالوں۔ اور وہ دینی سچّائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہوگئی ہیں اُن کو ظاہر کردوں۔ اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی اُس کا نمونہ دکھلاؤں اور خُدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دُعا کے ذریعہ نمودار ہوتی ہے حال کے ذریعہ سے نہ محض قال سے اُن کی کیفیت بیان کروں۔ اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کے شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اَب نابود ہو چکی ہے اُس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگادوں۔ اور یہ سب کچھ میری قوّت سے نہیں ہوگا بلکہ اُس خُدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خُدا ہے۔"

(لیکچر لاہور صفحہ ۴۷)

خدا تعالیٰ کی رضا کو اپنے ہر کام میں مقدم رکھو

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

"میرے پیارو! مولیٰ کا تم پر بڑا فضل ہوا تم کچھ نہ تھے مولا کریم نے تم کو حیات ابدی دی۔ اسی نے طاقت دی۔ اسی نے ایمان کی راہیں بتائیں۔ نبیؐ کے اتباع کی توفیق دی۔ پھر تم زندہ ہو گئے پھر موت آنے والی ہے۔ پھر زندگی ہو گی۔ پھر حق سبحانہ کے دربار میں حاضر ہو گے۔ اللہ نے تمہارے سُکھ تمہارے آرام کے لئے ہر چیز پیدا کی یہاں تک کہ جو کوڑا کرکٹ باہر پھینکتے ہو وہی جب زمین میں جاتا ہے تو کیا لہلہاتا ہوا کھیت بنا دیتا ہے۔ گھر میں جو ردّی پھینکتے ہو ولایت والے اس سے بھی عجیب عجیب چیزیں بناتے ہیں اور نفع اٹھاتے ہیں۔ غرض جو کچھ زمین میں ہے ہمارے آرام کے لئے ہے۔ سب نعمتیں اللہ کی طرف سے ہیں جو تخت حکومت پر بے عیب قائم ہے۔ اس نے سات آسمان بنائے۔ سات کا عدد بڑا کامل ہے۔ اس کے اجزاء میں طاق بھی ہیں جُفت بھی ہیں۔ پھر جو کمال انسان پیدا کرتا ہے چھ مراتب پورے کر کے حتیٰ کہ آجکل تعلیم کے مراتب بھی چھ ہیں اور یہ لوگ منکر قرآن ہیں مگر چونکہ کمال چھ مراتب کے بعد ہونا قانون قدرت ہے اس لئے انہوں نے بھی پرائمری، مڈل، انٹرنس، ایف اے، بی اے، ایم اے درجے بنائے پھر ساتواں درجہ وہ ہے جس کام میں انسان کمال پیدا کرے، زمین کو درست کرنا پھر پانی دینا پھر بیج ڈالنا، اسی طرح چھ دن کے بعد اس کی لَو نکلتی ہے۔ دنیا میں تمام قوموں نے بھی سات ہی دن بنائے ہیں۔ باوجود اتنے بڑے مذہبی و قومی و ملکی اختلاف کے دنوں کی تعداد سات ہی ہے، جس سے ظاہر ہے کہ سات کا عدد کامل عدد ہے۔ پس اللہ نے سمجھایا کہ فلکی نظام بھی اپنے کمال کو پہنچا ہوا ہے۔ اس کا بنانے والا ہر چیز کا عالم ہے۔ اس کی اتباع کرو گے سُکھ پاؤ گے۔ اسے ناراض کر کے دکھ اٹھاؤ گے۔ اس کو راضی کرنے کی یہ تدبیر ہے کہ ہر کام کرنے سے پہلے دیکھ لو کہ یہ اس کے حکم کے مطابق ہے کہ نہیں۔ تم اس کی بادشاہت سے نکل کر کہیں جا نہیں سکتے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ اگست ۱۹۱۳ء)

خدا تعالیٰ سے تعلق قربانی اور محنت کے بغیر قائم نہیں ہو سکتا

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

"اخبارات میں اس قسم کے حالات چھپتے رہتے ہیں کہ فلاں گھر کے سات مرد تھے اور ساتوں جنگ میں مارے گئے لیکن اس طرح مرنے سے کمی نہیں آتی بلکہ ان کی جگہ اور کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ایک مرد مر کر گرتا ہے تو دوسرا اس کی جگہ کھڑا ہو جاتا ہے اور یہ سب کچھ اس لئے کہ اپنی قوم کی عزت اور آزادی برقرار رہے۔ غرض کوئی ایسی چیز نہیں جو بغیر محنت کے حاصل ہو۔ پانی اور کھانے سے لے کر بڑی سے بڑی حکومت تک کے تمام کے تمام مقاصد ایسے ہیں جو محنت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتے۔ پھر کون نادان ہے جو یہ کہے یا سمجھے کہ خدا تعالیٰ سے تعلق گھر بیٹھے بغیر محنت اور کوشش کے ہو جائے جبکہ علم، دولت، عہدہ، رتبہ، روٹی، پانی خود بخود حاصل نہیں ہو جاتے بلکہ ان کے لئے محنت کرنی پڑتی ہے تو پھر خدا تعالیٰ سے تعلق کس طرح بغیر کوشش کے ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے تو بڑی بڑی قربانیاں اور محنتیں کرنی پڑتی ہیں۔ تب انسان کامیاب ہوتا ہے لیکن یہ محنتیں اور کوششیں اس کامیابی کے سامنے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے سے حاصل ہوتی ہے کچھ بھی مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ مجھے اخباروں میں اس قسم کی باتیں دیکھ کر حیرت ہوا کرتی ہے کہ فلاں مقام پر اتنے سو گز زمین حاصل کرنے کے لئے اتنے ہزار آدمی مارے گئے ہیں اور پھر ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہوتا ہے کہ اس قربانی کے مقابلہ میں ہمیں فائدہ بہت زیادہ ہوا ہے۔ بات اصل میں یہ ہے جب انعام بڑا ہو تو اس کے حصول کے لئے خواہ کتنی ہی محنت اور مشقت کیوں نہ برداشت کرنی پڑے اس کی پرواہ نہیں کی جاتی۔ دیکھو علم کے پڑھنے میں کتنا روپیہ اور وقت صرف کیا جاتا ہے اور کس قدر محنت کرنی پڑتی ہے لیکن کیا کبھی کسی نے علم پڑھنا اس لئے بھی چھوڑ دیا ہے کہ اس کے لئے روپیہ خرچ کرنا پڑتا ہے یا محنت کرنی پڑتی ہے ہرگز نہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس روپیہ اور محنت کے بعد جو چیز ملتی ہے وہ بہت بیش قیمت ہے اور جہاں انعام بڑا ہوتا ہے وہاں قربانی بھی بڑی کرنی پڑتی ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ جہاں انعام بڑا ہو اس کے لئے جو قربانی کی جاتی ہے اس کو بے حقیقت سمجھا جاتا ہے۔ لیکن کوئی یہ خیال نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ جو خالق ہے مالک ہے رازق ہے وہ مل جائے تو اس کے لئے محنتیں اور تکلیفیں اٹھانا کیا چیز ہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴ دسمبر ۱۹۱۵ء)

سالِ رواں 1991ء کے دوران

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جرمنی میں پہلا ورودِ مسعود

آٹھ روزہ قیام کے دوران حضور کی تعلیمی، تبلیغی، تربیتی اور دیگر جماعتی مصروفیات کی تفصیلی رپورٹ

پُرمعارف خطبۂ جمعہ۔ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے بارھویں سالانہ اجتماع میں بصیرت افروز افتتاحی اور اختتامی خطابات۔

طلباء اور طالبات کے ساتھ متعدد مجالسِ سوال وجواب اور ایک وسیع مجلسِ عرفان کا انعقاد۔ زیرِ تبلیغ قریباً ڈیڑھ صد جرمن دوستوں، روسی، ترکی، البانوی، یوگوسلاوی، افریقی، ایرانی اور عرب احباب وخواتین کے ساتھ تبلیغی گفتگو۔ عرب اور بعض دیگر ممالک کے ۱۸ افراد کا قبولِ احمدیت ۳۴۲ احمدی خاندانوں کے ۱۴۱۰ افراد سے انفرادی اور جماعتی ملاقاتوں کے علاوہ سربرآوردہ قانون دانوں اور دیگر اہم شخصیات سے ملاقات اور تبادلۂ خیالات

مرتبہ:۔ عرفان احمد خان

یہ جماعت احمدیہ جرمنی کی خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت جماعت کی تربیتی اور تبلیغی امور میں نگرانی و رہنمائی فرمانے اور احبابِ جماعت کی روحانی تشنگی دور فرمانے کی غرض سے سال میں ایک سے زائد مرتبہ جرمنی تشریف لاتے ہیں۔ چنانچہ اس سال ۱۹۹۱ء میں حضور نے ۷ مئی سے ۱۴ مئی تک جماعت میں کا پہلا دورہ فرمایا۔ اس دورہ کے دوران حضور نے دس مئی کو نماز جمعہ پڑھانے سے قبل نہایت پُرمعارف خطبہ ارشاد فرمایا۔ بعدازاں جرمنی کے خدامِ احمدیت کو اُن کے سہ روزہ اجتماع کے افتتاحی واختتامی اجلاسوں میں نہایت بصیرت افروز تربیتی خطابات سے سرفراز فرمایا۔ دس سے زائد ممالک کے قریباً ۱۵۰ زیر تبلیغ باشندگان کے اہم اجلاس میں شرکت فرمائی۔ جماعت جرمنی کے عربی، ٹرکش، رشین، افریقن ڈیسک کی مخصوص تبلیغی نشستوں میں شمولیت فرمائی اور زریں نصائح سے نوازا۔ نیشنل مجلس عاملہ جماعت جرمنی نیز انصار اللہ جرمنی، خدام الاحمدیہ جرمنی، لجنہ اماء اللہ جرمنی کی مجالس عاملہ کے اجلاسات کی صدارت فرمائی۔ جرمنی میں زیرِ تعلیم احمدی بچوں اور بچیوں کے خصوصی تربیتی اجلاسات میں شمولیت فرمائی اور درپیش مسائل کے بارہ میں اُن کی راہنمائی فرمائی۔ ۳۴۲ خاندانوں کے ۱۴۱۰ احباب و خواتین اور بچوں کو انفرادی ملاقات کا شرف بخشا۔

حضور کے حالیہ دورہ کے دوران ۱۸ احباب وخواتین کو حضور کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

حضور کے فرینکفرٹ میں قیام کے دوران حضور کی مصروفیات کا کسی قدر تفصیلی ذکر ذیل میں ہدیۂ قارئین کیا جارہا ہے۔

تیاری

حضور کے فرینکفرٹ تشریف لانے کی اطلاع موصول ہونے پر محترم امیر جماعت جرمنی جناب عبداللہ واگس ہاوزر صاحب نے نیشنل مجلس عاملہ کے دو اجلاسات میں حضور کی مصروفیات سے متعلق پروگرام بنا کر بغرضِ منظوری حضور کی خدمت میں ارسال کیا۔ مشن ہاوس (جہاں حضور نے قیام فرمانا تھا) کی تزئین وآرائش کی گئی۔ مکرم امتیاز احمد بھٹی نے دن رات ایک کر کے محنت سے کام کیا اور نمایاں خدمات انجام دینے کی توفیق پائی۔

حضور کی تشریف آوری

۷ مئی کو حضور کی آمد کا دن تھا۔ ۶ مئی کی شام تک حضور کی آمد سے متعلق تمام انتظامات پایۂ تکمیل تک پہنچ چکے تھے۔ حضور اور حضور کے قافلہ کی مہمان نوازی اور حفاظت پر متعین خدام اپنی اپنی ڈیوٹیاں سنبھال چکے تھے اور ہر ممکن خدمت بجالانے کے لئے مستعد ہو چکے تھے۔ حضور نے برسلز سے فرینکفرٹ پہنچنا تھا۔ اس سے قبل حضور لندن سے ہالینڈ تشریف لائے تھے۔ تین مئی کو حضور نے ہالینڈ کی مسجد نور میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور خدام الاحمدیہ ہالینڈ کے سالانہ اجتماع میں شمولیت فرمائی۔ ہالینڈ سے حضور بلجیم تشریف لے گئے۔ ۷ مئی کو حضور معہ بیگم صاحبہ محترمہ ایک ہفتہ کے لئے فرینکفرٹ تشریف لا رہے تھے۔ حضور کی آمد ایک بجے دوپہر متوقع تھی لیکن حضور متوقع وقت سے ایک گھنٹہ پہلے فرینکفرٹ پہنچ گئے۔ حضور کے معہ ممبرانِ قافلہ مشن ہاؤس پہنچنے پر جماعتی اور ذیلی تنظیموں کے عہدیداران وحاضر احباب نے باآوازِ بلند اھلاً وسھلاً ومرحبا کہہ کر اور اسلامی نعرے بلند کر کے

حضور کو خوش آمدید کہا۔ حضور نے کار سے اتر کر استقبال کے لئے تشریف لانے والے تمام احباب کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ دفتر میں تشریف لے جاکر امیر صاحب جرمنی محترم عبداللہ واگس ہاوزر اور مشنری انچارج محترم مولانا مسعود احمد جہلمی سے گفتگو فرمائی۔ حضور نے ظہر و عصر کی نمازیں مسجد نور فرینکفرٹ میں پڑھائیں اور پھر اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس اہم سفر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہمراہ حضور کی حرم محترم حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ کے علاوہ مکرم منیر احمد جاوید پرائیویٹ سیکرٹری، مکرم مجید احمد سیالکوٹی مبلغ سلسلہ، مکرم میجر محمود احمد افسر حفاظت خاص، مکرم ناصر احمد سعید، مکرم خالد نبیل ارشد، مکرم رشید احمد امینی، مکرم مشہود احمد بٹ اور مکرم عبدالباری ملک کو ساتھ آنے اور قافلہ میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ قیام جرمنی کے دوران مکرم محمد اسحاق اطہر بھی قافلہ میں بطور ممبر شامل رہے۔

اجلاس مجلس عاملہ

حضور کے فرینکفرٹ میں قیام کے دوران حضور کی مصروفیات میں سب سے پہلے جرمنی کی نیشنل مجلس عاملہ کے اجلاس کی صدارت شامل تھی پہلے روز (۷ رمئی ۱۹۹۱ء) ۶ بجے شام اجلاس کا وقت مقرر تھا۔ حضور عین وقت پر اجلاس میں شرکت کے لئے تشریف لے آئے۔ حضور نے کرسی صدارت پر رونق افروز ہوتے ہی محترم ہدایت اللہ حبش کی خیریت دریافت فرمائی۔

اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز دعا سے ہوا۔ ایجنڈا کے بارے میں حضور نے فرمایا کہ ایجنڈا پر جو دو آئیٹم ہیں۔ وہ دونوں در اصل ایک ہی ہیں ان کو ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں کیا جاسکتا۔ ہمیں جس WESTERN CHALLENGE کا سامنا ہے اس میں اہل جرمنی کو سیدھی راہ دکھانے کے لئے ضروری ہے کہ ہمارا معاشرہ ان برائیوں سے جو مغربی معاشرہ میں پائی جاتی ہیں کلیۃً پاک ہو۔ اپنی سوسائٹی کو ان برائیوں سے دور رکھنے کے لئے ہمیں جماعتی سطح پر بہت جدوجہد کرنی چاہیئے۔ اس بارے میں حضور نے فرمایا کہ پاکستان میں احمدیوں کے اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقہ نے انگریزی زبان جاننے کی وجہ سے امریکہ اور کینیڈا میں جاکر آباد ہونے کو ترجیح دی۔ برخلاف اس کے جماعت کے نسبتاً کم تعلیم یافتہ طبقہ سے تعلق رکھنے والے افراد جن کی اکثریت دیہات سے آئی ہے جرمن میں آکر آباد ہوئے۔ پھر یہاں جس فیملی کا ایک آدمی آگیا اس کی بدولت فیملی کے باقی ممبر بھی اس ایک کے پاس آتے چلے گئے اس طرح یہاں خاندان کے خاندان آکر آباد ہوئے ہیں جس کی وجہ سے یہاں کے مسائل دنیا کے دوسرے ممالک کی نسبت اَور طرح کے ہیں۔ یہاں پر علاقائی اثر بہت کام کر رہا ہے۔ پاکستان کے بہت سے علاقے ایسے ہیں جہاں پر سوسائٹی مسائل کو جنم دیتی ہے۔ وہاں آدمی چاہے وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو اور بظاہر کسی بھی اچھی سوسائٹی کا باشندہ ہو وہ اس کلچر سے یقیناً متاثر ہوتا ہے جو اس علاقے کا خاصہ ہے۔ آپ کو یہاں پر ایسی کمیٹیاں بنانی چاہئیں جن کے سپرد PLANNING (منصوبہ بندی) کا کام ہو۔ جو منصوبہ وہ بنائیں مجلس عاملہ اس کی منظوری دے۔ جہاں صرف ایک آدمی پرابلم پیدا کر رہا ہے وہاں اور طریق کار پر تربیت کرنا ہوگی۔ جہاں پر پورا ایک GANG (گروہ) مسائل کھڑے کر رہا ہے وہاں تربیت کا ایک اَور طرح کا طریقِ کار اختیار کرنا ہوگا۔ جہاں معمولی تربیت کی ضرورت ہے وہاں تربیت کرنے والے اور لوگ ہونے چاہئیں اور اُن کے سپرد صرف وہیں پر تربیت کا کام ہو۔ جہاں غیر معمولی اور وسیع بنیادوں پر تربیت کی ضرورت ہو وہاں ان لوگوں کو کام پر نہ لگائیں جنہیں معمولی تربیت کے کاموں پر لگایا گیا ہو۔ جہاں مسائل زیادہ ہیں وہاں اُس کے مطابق تربیت پر لوگ مقرر کریں اور پھر ان کو اسی سطح کی تربیت پر مامور رکھیں۔ ایک دوسرے کو آپس میں MIX نہ ہونے دیں۔ مجلس عاملہ کا یہ اجلاس شام ۷½ بجے تک جاری رہا۔ اس میں حضور نے ممبران مجلس عاملہ کو تربیتی امور سے متعلق نہایت اہم اور قیمتی نصائح سے نوازا۔ اجلاس میں ریجنل امراء اور مبلغین سلسلہ نے بھی شرکت کی۔

مجلس عاملہ کے اجلاس سے فراغت کے بعد حضور نے اپنے ایک دوست اور شہر کے معروف تاجر جناب ہمت سنگھ کے ہاں تشریف لے جانا تھا۔ وہ اس سے قبل بھی حضور کو مدعو کر چکے ہیں۔ چند ماہ قبل انہوں نے اپنے ہیڈ آفس کی بلڈنگ کے افتتاح پر حضور کو مدعو کیا تھا۔ مصروفیات کے سبب حضور اس تقریب میں شامل نہ ہو سکے تھے البتہ حضور نے اپنی طرف سے ایک پیغام پھولوں کے ایک بہت بڑے گلدستہ کے ساتھ بھجوایا تھا جس کو رسم افتتاح کے موقعہ پر محترم مسعود احمد صاحب جہلمی مشنری انچارج نے پڑھ کر سنایا تھا۔ اب حضور کی فرینکفرٹ میں تشریف آوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہوں نے حصول برکت کی خاطر حضور کو وہاں تشریف لانے کے لئے مدعو کیا تھا۔ چنانچہ ۷½ بجے شام جناب ہمت سنگھ حضور کو ساتھ لے جانے کی غرض سے نور مسجد تشریف لائے اور حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ حضور ایدہ اللہ ممبران قافلہ اور جماعت جرمنی کے عہدیداران کے ہمراہ اُن کے ہاں تشریف لے گئے۔

حضور کے جناب ہمت سنگھ کے ہاں پہنچنے پر اُن کی ضعیف والدہ صاحبہ محترمہ، اُن کے بھائی جناب کلبیر سنگھ و دیگر افراد خاندان نے نہایت عقیدت اور احترام کے ساتھ حضور کا استقبال کیا۔ جناب ہمت سنگھ نے حضور سے اپنی بلند بالا بلڈنگ کا تفصیلی معائنہ کروایا اور تمام دفاتر کی تفصیل ساتھ ساتھ بتاتے رہے۔ آخر میں حضور اُن کے دفتر میں تشریف فرما ہوئے۔ جناب ہمت سنگھ اور اُن کے افرادِ خاندان نے حضور اور آپ کے ساتھ تشریف لانے والے تمام احباب کی خدمت میں لوازمات کے ساتھ چائے پیش کی۔ حضور نے اُن کے دفتر میں دُعا کروائی اور ایک گھنٹہ سے زائد دیر وہاں قیام فرمانے کے بعد واپس نور مسجد تشریف لے آئے۔ حضور نے نماز مغرب و عشاء پڑھائیں۔ اپنے دفتر میں محترم امیر صاحب جماعت جرمنی سے بعض امور پر مشورہ فرمایا اور بعد ازاں اندرون خانہ تشریف لے گئے۔

۸ رمئی

۵ بجے صبح مسجد نور میں حضور کی اقتداء میں نماز فجر ادا کی گئی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور صبح کی سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ مسجد کے قریبی جنگل میں حضور نے ایک گھنٹہ تک پیدل سیر کی۔ اس موقعہ پر بہت سے خدام نے حضور کے ساتھ مقامی انتظامیہ کی اجازت سے سیر پر جانے کا شرف حاصل کیا۔ ناشتہ سے فراغت کے بعد ۹ بجے صبح حضور اپنے دفتر میں تشریف لائے۔ ایک گھنٹہ تک حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور پرائیویٹ سیکرٹری مکرم منیر احمد جاوید صاحب کو ہدایات سے نوازا۔

انفرادی ملاقات

۸ اور ۹ رمئی کے دن حضور سے انفرادی ملاقاتوں کے لئے مخصوص تھے۔

خدام الاحمدیہ جرمنی کے اجتماع میں شرکت کی غرض سے حضور کی متوقع آمد کے پیشِ نظر ملاقات کے خواہشمند احباب و خواتین کی درخواستیں موصول ہونا شروع ہو گئی تھیں۔ چنانچہ منظوری کے ساتھ ساتھ تمام متعلقہ دوستوں کو بذریعہ فون اس کی اطلاع دی جاتی رہی۔

۸ مئی کو صبح دس بجے سے ایک بجے تک اور شام ۳½ بجے سے ۶ بجے شام تک ملاقات کا وقت مقرر تھا۔ چنانچہ دن کے پہلے حصہ میں ۵۰ فیملیوں کے ۲۵۰ احباب و خواتین اور بچوں نے حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ صبح کی ملاقات تقریباً دو بجے تک جاری رہی جس کے بعد حضور نے ظہر و عصر کی نمازیں باجماعت پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور نے دوپہر کا کھانا تناول فرمایا اور ۳½ بجے ملاقاتوں کے لئے دوبارہ دفتر میں تشریف لائے اور شام ۶½ بجے تک ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔

ذیلی تنظیموں کی مجالسِ عاملہ کے اجلاس

شام ۷ بجے سے سوا آٹھ بجے تک حضور نے مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کی مجلسِ عاملہ کے اجلاس کی صدارت فرمائی اور ۸ بجکر ۲۵ منٹ سے سوا نو بجے شام تک مجلس انصار اللہ جرمنی کی مجلس عاملہ کی صدارت فرمائی۔ حضور نے ممبرانِ عاملہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا "جو کچھ خدا نے عطا کیا ہے اُسے میدانِ عمل میں جھونک دیں اور پھر خدا پر بھروسہ کریں۔ کوشش اور مسلسل کوشش کا عمل جاری رہنا چاہیئے۔ ہر مہینے آپ کے کام کی ترقی ہونی چاہیئے۔ بے شک ترقی تھوڑی ہو لیکن مسلسل آگے بڑھنے کا عمل جاری رہنا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا تمام کارکنان پر ایک جیسا بوجھ نہیں ڈالنا چاہیئے بلکہ جس کارکن میں جتنی اہلیت اور استطاعت ہے اتنا بوجھ ہی اُس پر ڈالنا چاہیئے۔ پھر آہستہ آہستہ اُس بوجھ کو بڑھائیں۔ پہلے اُس کو تھوڑا پروگرام دیں جب وہ اس پروگرام کو مکمل کرلے پھر نیا پروگرام اس کو دینا چاہیئے۔ ایک دم چھلانگ نہ لگائیں بلکہ مرحلہ وار آگے بڑھیں۔ اللہ تعالیٰ یقیناً آپ کے کام میں برکت دے گا۔ خدا پر بھروسہ کریں اور خصوصی دعاؤں کے ذریعہ اُس کی مدد کے طالب ہوں۔

تبلیغی ذرائع پر گفتگو کے دوران ایک دوست نے یہ تجویز پیش کی کہ چونکہ یہاں آنے والے احمدی بھائیوں کی اکثریت جرمن زبان سے نابلد ہے۔ اس کے لئے یہ طریقِ کار اختیار کیا جا سکتا ہے کہ گتّے کے بڑے بڑے چارٹ جرمن زبان میں لکھ کر بعض احباب کے جسموں کے ساتھ لٹکائے جائیں اور وہ جسموں پر لگا کر چوراہوں میں کھڑے ہو کر خاموشی سے تبلیغ کریں اور ساتھ لٹریچر بھی تقسیم کریں۔ حضور نے اس تجویز کو ناپسند کیا اور فرمایا یہ بچگانہ باتیں ہیں اور عزّتِ نفس کے منافی ہیں۔ عاملہ کے ممبران میں سے کون ہے جو اس حال میں چوراہے میں کھڑا ہو گا۔ اگر کسی کام کو آپ خود اپنے لئے پسند نہیں کرتے تو وہی کام انجام دینے کے لئے آپ دوسروں کو کیسے کہہ سکتے ہیں۔ تبلیغ کے لئے ضروری ہے کہ محنت کر کے داعیان الی اللہ کی تعداد بڑھائیں۔

حضور نے فرمایا کہ ہالینڈ میں، میں نے ایک دفعہ چھوٹا سا پمفلٹ تیار کروایا کہ ہم مسلمان ہیں۔ لیکن ہم وہ مسلمان نہیں ہیں جس کا تصور آپ نے اپنے دماغوں میں نقش کر رکھا ہے بلکہ ہم پُرامن اسلام کے مبلغ ہیں۔ اس پمفلٹ کو لوگوں نے پسند کیا اور وہ رابطے بڑھانے میں معاون ثابت ہوا۔ یہ میٹنگ رات سوا نو بجے تک جاری رہی۔ اس کے بعد حضور دفتر میں تشریف لے گئے، رات دس بجے حضور نے مغرب عشاء کی نمازیں باجماعت پڑھائیں۔ نمازوں کے بعد حضور اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

۹ مئی

اس روز بھی حسبِ معمول نمازِ فجر حضور نے مسجد نور میں پڑھائی اور سیر اور ناشتہ سے فراغت کے بعد ۹ بجے صبح اپنے دفتر میں تشریف لے آئے۔ دس بجے تک حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور محترم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو ہدایات سے نوازا۔ جوابی خطوط ملاحظہ فرمائے اور اُن پر دستخط فرمانے کے بعد مقررہ وقت پر دس بجے حضور نے ملاقاتوں کا سلسلہ شروع فرما دیا۔

انفرادی ملاقات

آج کا دن بھی ملاقات کے لئے مخصوص تھا۔ صبح دس بجے سے دوپہر ایک بجے تک ۴۰ فیملیوں کے ۲۰۰ احباب و خواتین اور بچوں نے حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ دو بجے نماز ظہر و عصر حضور کی اقتداء میں ادا کی گئی۔ ۴ بجے شام حضور نے دوبارہ ملاقاتوں کا سلسلہ شروع کیا اور ۷ بجے تک ۳۳ فیملیوں کے ۱۶۵ احباب و خواتین اور بچوں نے حضور سے ملاقات کی۔ ملاقات میں حسبِ معمول حضور بچوّں کو چاکلیٹ کا تحفہ عنایت فرماتے اور بیماروں کے لئے ہومیو پیتھک دواء تجویز فرماتے رہے جو اُسی وقت ساتھ ساتھ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری سے مہیا کر دی جاتی تھی۔

عرب احباب سے ملاقات

برلن سے چار زیر تبلیغ عرب دوست مکرم مظفر احمد ملک کے ساتھ ملاقات کے لئے تشریف لائے تھے۔ حضور نے ۴۰ منٹ تک ان کے ساتھ ملاقات کی اور ان کے بعض سوالات کے جوابات دیئے۔ حضور نے دوران گفتگو اپنی اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ "برلن وہ شہر ہے جہاں سب سے پہلے ہم نے مشن کا آغاز کیا تھا اب میری خواہش ہے کہ جماعت وہاں میناروں والی مسجد تعمیر کرے۔

معائنہ انتظامات

۹ مئی کی شام کے پروگرام کے مطابق حضور نے خدام الاحمدیہ جرمنی کے ۱۲ ویں سالانہ اجتماع کے انتظامات کے معائنہ کے لئے بھی تشریف لے جانا تھا۔ اس غرض سے حضور شام ۷ بجکر ۴۵ منٹ پر نور مسجد سے روانہ ہو کر ۸ بجکر ۱۵ منٹ پر ناصر باغ میں ورود فرما ہوئے حضور کی کار سیدھی حضورِ اقدس کے لئے تیار کردہ عارضی دفتر کے احاطہ میں جا کر رکی۔ جہاں پر خدام الاحمدیہ کے چنیدہ نمائندگان نے حضور کا استقبال کیا۔ حضور نے دفتر کے دروازے پر رُک کر پولینڈ کے نومسلم احمدی جناب سلمان احمد اور مبلغ سلسلہ مکرم حامد کریم صاحب کو طلب فرمایا اور مکرم حامد کریم کو ہدایت فرمائی کہ آج کے انتظامات کے معائنہ کے دوران آپ مکرم سلمان احمد صاحب کو پولش زبان میں بتاتے رہیں کہ بڑے اجتماعات پر ہمارے کام کا طریقِ کار کیا ہے اور تمام انتظامات کس طرح پایۂ تکمیل کو پہنچتے ہیں۔ حضور نے وہاں پر موجود تمام کارکنان کو شرفِ مصافحہ بخشا۔ معائنہ کے دوران بھی یہی طریقِ کار رہا کہ ہر شعبہ کے سامنے منتظم اور اُن کے معاونین ایک لائن میں کھڑے ہوتے اور حضور اُن کو شرفِ مصافحہ عطا فرماتے اور شعبہ کے انتظامات کے معائنہ اور منتظمین کو ضروری ہدایات سے نوازنے کے

بعد دوسرے شعبہ کی طرف بڑھ جاتے۔ اگر حضور نے کسی انتظامی امر کی وضاحت طلب کرنا ہوتی تو حضور شعبہ کے منتظم کو مخاطب فرما کر استفسار فرما لیتے اور اُن کو ہدایات سے نوازتے۔ اپنے دفتر کے معائنہ کے بعد حضور نے وہاں موجود ناظم مکرم شوکت محمود چیمہ کو دوبارہ شرفِ مصافحہ بخشا اور خوشی کا اظہار فرمایا کہ آپ نے اس بار میرے دفتر کی حالت بدل کر رکھ دی ہے۔ یاد رہے کہ ناصر باغ میں سرِدست کوئی تعمیر شدہ حصّہ نہیں۔ تمام انتظامات خیمہ جات میں کئے جاتے ہیں۔ حضور کا دفتر عارضی طور پر لکڑی کے ایک HUT میں تیار کیا جاتا ہے۔ خیمہ جات کی ایک بڑی تعداد کے سبب جماعتی اجتماعات کے مواقع پر ناصر باغ خیموں کی ایک بستی کا منظر پیش کرتا ہے۔

یہاں سے حضور ناصر باغ کے اس حصّہ میں تشریف لے گئے جہاں دو چھوٹے ہالز (HALLS) پر مشتمل تعمیراتی کام شروع کیا گیا ہے اور جس کا سنگ بنیاد ۱۳ر اپریل کو رکھا گیا تھا۔ حضور نے تعمیر کا تفصیلی نقشہ ملاحظہ فرمایا۔ مکرم جاوید احمد بھٹی حضور کو نقشہ کی مدد سے تمام تفاصیل بتاتے رہے۔ اس موقعہ پر مکرم ناز احمد ناصر نیشنل سیکریٹری جائداد بھی ساتھ موجود تھے۔ حضور نے بطور خاص قبلہ کے تعین کے بارے میں وضاحت طلب فرمائی اور ہدایت فرمائی کہ جب بھی مساجد کی تعمیر ہو قبلہ کے تعین کے لئے صرف COMPASS پر انحصار نہیں کرنا چاہیئے۔ محترم امیر صاحب جرمنی نے حضور کی خدمت میں جواباً عرض کیا کہ آرکیٹیکٹ مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب نے اپنی پوری تسلّی کرنے کے بعد قبلہ کا تعین کیا ہے۔ حضور نے محترم منیر احمد جاوید پرائیویٹ سیکرٹری کو ہدایت فرمائی کہ لندن میں چوہدری عبدالرشید صاحب سے رابطہ کرکے تسلی کرلیں اور مجھے رپورٹ دیں۔ اس کے بعد حضور نے اجتماع کے انتظامات کا دوبارہ معائنہ شروع کیا اور ۲۹ شعبہ جات میں تشریف لے جاکر تمام انتظامی امور کا معائنہ فرمایا۔ شعبہ ضیافت میں جہاں شام کا کھانا تیار ہو رہا تھا حضور نے تفصیلی معائنہ کے بعد دو دیگوں میں باقاعدہ چمچہ چلا کر اور پکتے ہوئے کھانے کو ملاحظہ کرکے تسلّی کا اظہار فرمایا۔ (یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ نیشنل سیکرٹری ضیافت مکرم چوہدری ناصر احمد ایک عرصہ سے بیمار ہیں لیکن اجتماع کے بابرکت موقعہ پر آپ نے بیماری کی پروا نہ کرتے ہوئے شعبہ ضیافت کی نگرانی کی اور بے ساکھیوں کے ساتھ ہمہ وقت کام میں مصروف رہے جزاکم اللہ احسن الجزاء)۔

معائنہ کے دوران حضور کو ناصر باغ کا وہ حصّہ بھی دکھایا گیا جہاں تعمیر کے بعد ایک خوبصورت گارڈن بنایا جائے گا۔ گارڈن کی تفصیلات کے دوران جب یہ بات حضور کے علم میں آئی کہ گارڈن کے سامنے ۹ فٹ بلند دیوار محض اس لئے تعمیر کی جارہی ہے کہ میری یہاں آمد پر میں اس گارڈن کو اپنے لئے استعمال کرسکوں۔ حضور نے اس کو ناپسند فرمایا اور محترم امیر صاحب جرمنی کو ہدایت فرمائی کہ اس دیوار کو ختم کردیا جائے۔

شعبہ بازار میں حضور ہر سٹال پر تشریف لے گئے اور ہر دُکاندار سے تفصیلاً دریافت فرمایا کہ وہ کیا کیا اشیاء فروخت کریں گے۔ کھانے پینے کے سٹال پر حضور نے جو بھی تیار تھا اس کو قیمتاً خرید کر خود چکھا اور پھر باقی خدام میں تقسیم فرما دیا۔ مکرم محمد ابراہیم صاحب جن کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمۃ اللہ کے دوروں کے ایام میں اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے پہلے دورہ جرمنی ۱۹۸۲ء میں حضور کے ذاتی کچن میں خدمت کی توفیق ملتی رہی کی دُکان پر حضور نے گرم مچھلی خرید فرمائی اور پولینڈ کے نومسلم برادر سلمان احمد صاحب کو طلب فرما کر اپنے ساتھ مچھلی کھلائی۔ اسی طرح حضور نے وہ مچھلی اپنے بہت سے خدام کو بطور تبرک عطا کی۔

معائنہ کے بعد نو بجکر ۱۵ منٹ پر حضور نے ناصر باغ ہی میں نماز مغرب وعشاء پڑھائیں۔ نمازوں کے بعد مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی مشنری انچارج نے حضور کے ارشاد پر دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ دعا میں حضور ایدہ اللہ نے بھی شرکت فرمائی۔

میٹنگ ریجنل و زونل قائدین

نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی اور نکاحوں کے اعلان کے بعد خدام الاحمدیہ کے زونل قائدین کی حضور کے ساتھ میٹنگ تھی۔ حضور نے زونل قائدین کو سٹیج ہی پر طلب فرما لیا۔ دعا کے بعد حضور نے ریجنل قائدین اور زونل قائدین سے تعارف حاصل کیا۔ حضور ہر ریجن کے قائد صاحب سے تعارف حاصل کرتے اور پھر اُن کی کارکردگی کے بارے میں اُن سے بعض سوالات دریافت فرماتے اور آخر میں اس ریجن کے تمام زونل قائدین کو کھڑا ہونے کا ارشاد فرماتے۔ اس طرح باری باری تمام ریجنل قائدین اور پھر ریجنز کے زونل قائدین سے حضور نے تعارف حاصل کیا۔ آخر میں حضور نے نومسلم پولش احمدی مکرم سلمان احمد کو قائدین سے متعارف کروایا اور فرمایا کہ ان کے علاوہ دو لڑکے اور دو لڑکیاں پولینڈ میں احمدی ہیں۔ انہوں نے مجھ سے پولینڈ آنے کی در   ہے۔ میں نے ان سے کہا ہے کہ آپ اس تعداد کو سَو کریں میں انشاء اللہ پولینڈ کے دورے پر بھی آؤں گا۔ یہ میٹنگ دس بجکر ۱۵ منٹ تک جاری رہی جس کے بعد حضور ناصر باغ سے نور مسجد کے لئے روانہ ہوئے۔

۱۰ر مئی

آج جمعہ کا دن تھا اور حضور نے نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ کے ۱۲ویں سالانہ اجتماع کا افتتاح فرمانا تھا۔ حضور ۲ بجکر ۲۰ منٹ پر نور مسجد سے ناصر باغ تشریف لائے۔ حضور کار سے اُتر کر سیدھے پرچم کشائی کے لئے تشریف لے گئے۔ جہاں تمام قائدین مجالس ایک قطار میں حضور کی تشریف آوری کے لئے چشم براہ تھے۔ حضور نے سب سے پہلے جرمنی کا جھنڈا لہرایا اور پھر جماعت احمدیہ کا پرچم اور آخر میں خدام الاحمدیہ کا پرچم لہرایا۔ تینوں پرچموں کے لہرانے پر اُن میں سے گلاب کے پھول کی پتیاں فضا میں بکھرتی تھیں۔ اس موقعہ پر تمام حاضر احباب احتراماً خاموش کھڑے رہے، آخر میں حضور نے تمام حاضر قائدین مجالس کو مصافحہ کا شرف عطا فرمایا اور نماز جمعہ کے لئے پنڈال میں تشریف لے آئے۔

نماز جمعہ

حضور کے پنڈال میں تشریف لانے پر دو بجکر ۲۵ منٹ پر مکرم حمید اللہ ظفر صاحب نے اذان دی جس کے بعد حضور نے نہایت بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا مختصر خلاصہ درج ذیل ہے۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے بارھویں سالانہ اجتماع کے پہلے روز ۱۰ر مئی ۱۹۹۱ء کو ناصر باغ (گروس گیراؤ) میں نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے اپنے بعض سابقہ خطبات کے تسلسل میں انبیاء علیہم السلام کی بعض مخصوص دعاؤں پر روشنی ڈالنے اور ان میں پوشیدہ حکمتیں بیان کرنے کا سلسلہ جاری رکھا۔

حضور نے سیّدنا حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت یونس علیہ السلام اور حضرت ذکریا علیہ السلام کی ایک ایک یعنی

مجموعی لحاظ سے چار دعاؤں میں پوشیدہ حکمتوں اور بنی نوع انسان کے لئے ان کی عظیم الشان افادیتوں کو واضح کرکے احبابِ جماعت کو یہ مقبول دعائیں کرنے اور ان کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین فرمائی۔ حضور نے انبیاء علیہم السلام کی جن دعاؤں کا ذکر فرمایا اور جن میں پوشیدہ حکمتیں بیان کرکے احباب کو انعام یافتہ گروہوں کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین فرمائی وہ دعائیں قرآن مجید کی درج ذیل آیات میں بیان ہوئی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا:۔

رَبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ وَّ اَخۡرِجۡنِیۡ مُخۡرَجَ صِدۡقٍ وَّ
اجۡعَلۡ لِّیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ سُلۡطٰنًا نَّصِیۡرًا ○ (بنی اسرائیل آیت ۸۱)

حضرت ایوب علیہ السلام کی دعا:۔

وَاَیُّوۡبَ اِذۡ نَادٰی رَبَّہٗۤ اَنِّیۡ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنۡتَ اَرۡحَمُ
الرّٰحِمِیۡنَ ○ (الانبیاء آیت ۸۴)

حضرت یونس علیہ السلام کی دعا:۔

وَذَا النُّوۡنِ اِذۡ ذَّہَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنۡ لَّنۡ نَّقۡدِرَ عَلَیۡہِ
فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنۡ لَّاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنۡتَ سُبۡحٰنَکَ ٭ۖ اِنِّیۡ کُنۡتُ
مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ ۚ○ فَاسۡتَجَبۡنَا لَہٗ ۙ وَنَجَّیۡنٰہُ مِنَ الۡغَمِّ ؕ
وَکَذٰلِکَ نُـۨۡجِی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ○ (الانبیاء آیات ۸۸، ۸۹)

حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا:۔

رَبِّ لَا تَذَرۡنِیۡ فَرۡدًا وَّاَنۡتَ خَیۡرُ الۡوٰرِثِیۡنَ ○

(الانبیاء آیت ۹۰)

نماز جمعہ و عصر کے بعد حضور نے مکرم غلام دستگیر صاحب نائب امیر فیصل آباد کی بہو کا جنازہ بھی پڑھایا نیز خلافت کے ساتھ ان کی دلی وابستگی اور غیر معمولی اخلاص کا ذکر فرمایا۔

افتتاحی تقریب

۴ بجکر ۲۰ منٹ پر اجتماع کے افتتاحی اجلاس کا آغاز حضور ایدہ اللہ کی صدارت میں ہوا۔ اس موقعہ پر حضور نے جو اہم خطاب فرمایا وہ اخبار احمدیہ کے اس شمارہ میں شائع کیا جا رہا ہے۔

جرمن احمدی احباب سے ملاقات

اجتماع کے افتتاحی اجلاس کے بعد حضور اپنے دفتر میں تشریف لائے جہاں تمام جرمن احمدی احباب کو اجتماعی ملاقات کا شرف بخشا۔ یہ ملاقات ۵ بجکر ۲۰ منٹ سے شام ۷ بجے تک جاری رہی۔

بیعت

حضور نے ۹ مئی کی شام برلن سے تشریف لانے والے جن عرب احباب کو ملاقات کا شرف بخشا تھا آج انہوں نے اور دو اور عرب دوستوں نے جو KASSEL اور ہمبرگ سے تشریف لائے تھے حضور کے ہاتھ پر دستی بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی خواہش ظاہر کی تھی جس کو حضور نے منظور فرمایا اور نور مسجد واپسی سے قبل اپنے دفتر کے احاطہ میں اُن احباب سے دستی بیعت لی۔

درج ذیل احباب کو اس روز دستی بیعت کا شرف حاصل ہوا۔

جلال محمد السباعی ـــــــ مصر   عبدالرحمٰن الشافی ـــــــ لبنان
احمد صغرانی ـــــــ لبنان   حافظ محمد محمود ـــــــ مصر
مصطفےٰ ابلعو فیض ـــــــ مراکش

بیعت لینے کے بعد حضور نے دعا کروائی اور پانچوں عرب دوستوں کو معانقہ کا شرف بخشا۔ اس بابرکت موقعہ پر عرب دوست آپس میں بار بار گلے ملتے تھے اور پانچوں عرب دوستوں کی آنکھیں خوشی سے پُرنم تھیں۔ بیعت کے وقت ان کا اپنے جذبات پر قابو پانا مشکل ہو رہا تھا۔ ½۷ بجے شام حضور ناصر باغ سے نور مسجد تشریف لے آئے مغرب و عشاء کی نمازوں سے قبل حضور اپنے دفتر میں تشریف فرما ہوئے۔ ½۹ بجے حضور نے مغرب عشاء کی نمازیں نور مسجد میں ہی پڑھائیں۔

۱۱ مئی ہفتہ

آج کا دن حضور کے دورہ کا مصروف ترین دن تھا۔ حضور کا ایک ایک منٹ جماعتی مصروفیات میں گزرا۔ حضور ایک پروگرام سے اٹھتے اور سیدھے دوسرے پروگرام میں شرکت کے لئے تشریف لے جاتے۔ حتیٰ کہ رات کے بارہ بجے تک حضور کی مصروفیات کا یہی عالم رہا۔

صبح حسبِ معمول حضور نے نماز فجر نور مسجد میں پڑھائی۔ سیر اور ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہونے پر نو بجے حضور دفتر میں تشریف لے آئے۔ انتہائی ضروری دفتری مصروفیات سے فراغت کے بعد ۹ بجکر ۲۰ منٹ پر حضور نے لجنہ اماء اللہ فرینکفرٹ کی مقامی عہدیداران کو ملاقات کا شرف بخشا۔ یہ ملاقات ۹ بجکر چالیس منٹ تک جاری رہی۔ اس ملاقات کے معاً بعد حضور ناصر باغ کے لئے روانہ ہو گئے۔ جہاں سوا دس بجے سے لے کر ایک بجے دوپہر تک حضور نے جرمن سکولوں میں زیر تعلیم احمدی طلباء کے دو مختلف گروپس سے ملاقات فرمائی۔ پہلا گروپ پہلی کلاس سے چھٹی کلاس تک کے طلباء پر مشتمل تھا جبکہ دوسرا گروپ ساتویں کلاس سے یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء پر مشتمل تھا۔ اس تقریب کا انتظام مکرم طاہر محمود صاحب سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ جرمنی نے کیا تھا۔ حضور نے طلباء کے سوالات کے جوابات دیئے۔ طلباء نے سکول میں پیش آنے والے مسائل اور معاشرتی مسائل پر حضور سے کھل کر گفتگو کی۔ طلباء کی طرف سے زیادہ تر گفتگو اُردو اور جرمن میں ہوئی۔ ترجمانی کے فرائض مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی مشنری انچارج نے ادا کئے۔

جرمن کرکٹ بورڈ کے صدر کی ملاقات

طلباء کے اجلاس کے بعد حضور کھیل کے میدان میں تشریف لائے جہاں کبڈی کا سیمی فائنل STUTTGART اور ہمبرگ ریجن کی ٹیموں کے مابین کھیلا جا رہا تھا۔ حضور سے دونوں ٹیموں کے کھلاڑیوں کو متعارف کروایا گیا۔ اس موقعہ پر جرمن کرکٹ بورڈ کے صدر MR ROLF WIETE حضور سے ملنے کے لئے HANAU شہر سے تشریف لائے تھے۔ اُن کے ساتھ کرکٹ بورڈ کے دیگر ممبران بھی تھے۔ اُن سب احباب کو حضور نے ملاقات کا شرف بخشا اور جرمنی میں کرکٹ گیم کے آغاز سے متعلق گفتگو فرمائی۔ اس ملاقات کے بعد ½۲ بجے حضور اپنے دفتر میں تشریف لائے جہاں حضور نے دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔

اخباری نمائندہ سے گفتگو

دوپہر ½۲ بجے صبح کے پروگراموں سے فراغت کے بعد جب حضور دوپہر کے کھانے کے لئے اپنے دفتر میں تشریف لے جا رہے تھے تو محترم امیر صاحب

جرمنی نے حضور کی خدمت میں گذارش کی کہ اس وقت مقام اجتماع میں ایک اخباری نمائندہ حضور سے ملاقات کا خواہش مند ہے۔ جس پر حضور نے فرمایا کہ تین بجے نمازوں کا وقت ہے۔ میں ۱۵ منٹ میں کھانا کھا کر ۱۵ منٹ اس دوست کو دے دوں گا آپ اُن کو دفتر میں لے آئیں۔ چنانچہ پونے تین بجے سے تین بجے تک حضور نے اپنے دفتر میں اخبار MAINZ POST کے نمائندہ MR TILMAN SPITZE کو ملاقات کا شرف بخشا۔

اخباری نمائندہ نے یورپ میں اسلام کے بڑھتے اور پھیلتے ہوئے نفوذ کی وجہ دریافت کی جس کے جواب میں حضور نے بتایا اسلام لوجیکل مذہب ہے اور نیچر کے خلاف کوئی کام نہیں کرتا اور نہ ہی نیچر کے خلاف کوئی احکام دیتا ہے۔ اس کے بعد اخباری نمائندہ نے متعدد سوال خلیجی جنگ کے متعلق کئے اور پھر پوچھا کہ اس جنگ کے نتیجہ میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے تعلقات پر کیا اثر پڑا ہے؟ حضور کے تفصیلی جواب کے بعد اس نے حضور سے دریافت کیا کہ ان تعلقات کو بحال کرنے کے لئے کیا کرنا چاہیئے؟ حضور نے فرمایا جب تک سیاست حصّوں میں تقسیم رہے گی کوئی مثبت اور انصاف پر مبنی حل کسی چیز کا نہیں مل سکے گا۔ نمائندہ کے اس سوال کے جواب میں کہ جماعت احمدیہ کا اس میں کیا رول ہے۔ حضور نے فرمایا ہمارا تعلق صرف ایک ملک سے نہیں ۱۲۵ ملکوں میں ہم موجود ہیں۔ ہم یونیورسل لوگ ہیں۔ ہم صرف انصاف کا ساتھ دے سکتے ہیں۔ اسی انصاف کے لئے ہم کام کر رہے ہیں۔ امریکہ کا احمدی ہو یا عراق کا یا دنیا کے کسی دوسرے ملک کا احمدی ہو سب احمدی یونیورسل ازم پر یقین رکھتے ہیں اور ایک ہی رائے رکھتے ہیں کہ ہر معاملہ میں انصاف کا ساتھ دیا جائے۔ اس نے حضور سے آخری سوال دریافت کیا کہ کیا آپ یہاں صرف بطور مسلمان کے رہنا چاہتے ہیں یا آپ ہم سب کو مسلمان بنانا چاہتے ہیں؟ حضور نے فرمایا، ہم ساری دنیا کو مسلمان بنانا چاہتے ہیں اور اس کام میں مصروف ہیں لیکن ہم ایسے مسلمان بنانا چاہتے ہیں جو آپ کے ساتھ پیار کا سلوک کرے کیونکہ ہم اخوت انسانی پر یقین رکھتے ہیں۔

تین بجے حضور نے ظہر و عصر کی نمازیں پنڈال میں جا کر پڑھائیں اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد سیدھے تبلیغی نشست کے لئے مقررہ پنڈال میں تشریف لے گئے۔

تبلیغی نشست

مجلس خدام الاحمدیہ نے اپنے اجتماع کے دوران ایک تبلیغی نشست کا اہتمام بھی کیا تھا جس میں دنیا کے بیشتر ممالک کے ۱۵۰ احباب و خواتین شامل ہوئے۔ یہ سب وہ زیر تبلیغ احباب تھے جو کسی نہ کسی احمدی دوست کے ساتھ تبلیغی تعلق رکھتے تھے اور آج حضور کے ارشادات سننے اور آپ سے سوالات پوچھنے کی غرض سے یہاں تشریف لائے تھے۔ یہ دلچسپ میٹنگ ۷ بجے شام تک جاری رہی ہر چند کہ ابھی لوگوں کی دلچسپی پوری طرح قائم تھی لیکن چونکہ حضور کو دوسرے پروگراموں میں شرکت کرنا تھی اس لئے معذرت کے ساتھ اُن سے اجازت چاہی۔ اس موقعہ پر مکرم اسمٰعیل نوری سیکرٹری اشاعت اور مکرم ندیم احمد نے جماعتی لٹریچر کا سٹال لگایا جس سے حاضرین نے پورا پورا استفادہ کیا۔

تبلیغی نشست سے حضور کھیل کے میدان میں تشریف لے گئے جہاں حضور نے KOLN اور STUTTGART ریجن کی کبڈی ٹیموں (جو کہ فائنل میچ کھیل رہی تھیں) کے کھلاڑیوں سے مصافحہ فرمایا، دونوں ٹیموں کے ساتھ علیحدہ علیحدہ گروپ فوٹو بھی اتارا گیا۔ اس موقعہ پر حضور نے جرمن کرکٹ بورڈ کی ٹیم اور احمدیہ کرکٹ کلب کی ٹیموں کے ساتھ بھی مصافحہ فرمایا۔ دونوں ٹیموں کے ساتھ بھی علیحدہ علیحدہ گروپ فوٹو اتارا گیا دونوں ٹیموں کے دوستانہ میچ کو حضور نے ملاحظہ فرمانا تھا لیکن تبلیغی نشست کے زیادہ لمبا ہو جانے کے سبب حضور یہ دوستانہ میچ ملاحظہ نہ فرما سکے۔ کھیل کے گراؤنڈ سے حضور اپنے دفتر میں تشریف لائے تو AUGUSBERG جماعت کے ممبر مکرم آصف محمود صاحب نے حضور کی خدمت میں تنکوں سے لکھی ہوئی سورۃ فاتحہ کا ایک بہت بڑا فریم حضور کو تحفہ کے طور پر پیش کیا جس کو حضور نے شکریہ کے ساتھ قبول فرمایا اور مکرم آصف محمود کو شرف مصافحہ بخشا۔

مختلف ممالک کے ڈیسک

حضور کے اس دورہ کا پروگرام ترتیب دیتے وقت جماعت احمدیہ جرمنی کی مجلس عاملہ نے حضور سے درخواست کی تھی کہ حضور کی زیر ہدایت جرمنی میں جو مختلف قومیتوں پر مشتمل تبلیغی ڈیسک بنائے گئے ہیں اُن میں زیر تبلیغ احباب و خواتین کے ساتھ حضور بالمشافہ گفتگو فرمائیں۔ جس کو حضور نے منظور فرما لیا تھا۔ چنانچہ مکرم عبدالشکور اسلم سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ جرمنی نے ان ملاقاتوں کا اہتمام کیا۔ لیکن وقت کی کمی کے پیش نظر بعض قومیتوں کے احباب کو دوسرے گروپس کے ساتھ ضم کرنا پڑا۔

ٹرکش ڈیسک

سب سے پہلے ۷½ بجے ٹرکش ڈیسک کی ملاقات حضور سے ہوئی۔ اس میں دو احمدی ٹرکش احباب، ۵ زیر تبلیغ ٹرکش دوست، ایک البانین، ایک ایرانی اور ۱۵ انڈین دوست شامل تھے۔

ایک ٹرکش دوست نے بتایا کہ مجھے احمدیت کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں ہیں آپ کوئی صداقت کی دلیل بتائیں۔ حضور نے فرمایا اگر آپ مہدی کے منتظر ہیں تو پھر آپ نے اس کے لئے کیا دلیل رکھی ہوئی ہے پھر ہم اس کو قرآن و حدیث کی روشنی میں دیکھیں گے۔

اُسی دوست نے حضور سے دریافت کیا کہ آپ بتائیں اگر امام آجائے تو مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیئے اس بارے میں حدیث کیا بتاتی ہے؟

حضور نے جواباً فرمایا کہ امام کو مان لینا چاہیئے ورنہ قوم کو مشکلات اور مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ حضور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان فرمائی کہ جب امام مہدی آجائے تو اگر برف پر چل کر جانا پڑے تو بھی جا کر بیعت کرو۔ اسی طرح حدیث میں امام مہدی کو سلام کہا گیا ہے۔

یہ دلچسپ مجلس سوا آٹھ بجے شام تک جاری رہی۔ اس مجلس میں ترجمانی کے فرائض محترم ڈاکٹر جلال شمس صاحب مبلغ سلسلہ نے انجام دیئے۔ مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب مبلغ سلسلہ بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے مجلس کے آغاز پر محترم امیر صاحب جرمنی اور ہالینڈ کے امیر محترم ہبۃ النور فرحاخن صاحب کو حضور کے ساتھ بیٹھنے کا ارشاد فرمایا۔

عربی ڈیسک

اس میٹنگ میں ۱۲ مرد احباب اور دو خواتین شامل ہوئیں۔ ان سب کا تعلق مختلف عرب ممالک سے تھا۔ میٹنگ کے آغاز پر حضور کی نظر عرب احمدی ابو طالب پر پڑی حضور نے ابو طالب کو قریب بلا کر پیار سے گلے لگایا اور فرمایا

ابوطالب بہت اچھے ترجمان ہیں۔ آج بھی یہی ترجمانی کریں گے۔ اس موقعہ پر حضور نے عربی زبان میں سب حاضرین کو اھلاً وسھلاً و مرحبا کہا اور سب کا حال احوال دریافت فرمایا۔ اس مجلس میں موجود دو عرب خواتین بھی تھیں جنہوں نے حضور کو اپنا خواب سنانے کی خواہش کا اظہار کیا اور یہ خواب ہی آج اُن کی اس مجلس میں شرکت کا باعث بنا ایک خاتون نے بتایا کہ لبنان کی خانہ جنگی کے دوران انہوں نے بہت مشکل حالات کا سامنا کیا اُن کا ایک بیٹا بھی اس خانہ جنگی میں مارا گیا اور ہم اپنے گھر میں محبوس ہو کر رہ گئے اور بظاہر یہی نظر آتا تھا کہ ہم بھی اس خانہ جنگی کا شکار ہو جائیں گے۔ اُس خاتون نے کہا میں اپنے خاندان کی سلامتی اور حفاظت کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا کرتی تھی ان نامساعد حالات میں وہی ہمارا واحد سہارا تھا۔ اُنہی دنوں میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ شخصیّت ایک گھوڑے پر سوار ہمارے گھر میں آئی اور اس نے ایک سفید براق چادر مجھے دی اور فرمایا کہ اس کو اوڑھ کر میرے گھوڑے پر بیٹھ جاؤ۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور وہ بزرگ اپنے گھوڑے پر بٹھا کر مجھے اُن حالات سے نکال لائے۔ اس خواب کو دیکھنے کے بعد خدا تعالیٰ نے ناممکن حالات میں ہماری مدد کی اور جبکہ ہمارا وہاں سے محفوظ نکل آنا بظاہر ناممکن تھا ہم ہر طرح سے محفوظ یہاں جرمنی پہنچ گئے۔ اس واقعہ کے دو سال بعد میں نے ایک گھر میں گھوڑے پر تشریف لانے والے اس بزرگ کی تصویر لگی ہوئی دیکھی تو مجھے اپنا وہ خواب یاد آگیا اور پھر اس دوست سے پوچھا کہ یہ کون ہے تو اس نے بتایا کہ یہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مہدی معہود و مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ یہ واقعہ بیان کر کے وہ فرطِ جذبات سے زار و قطار رونے لگی اور اس کے لئے مزید واقعہ بیان کرنا مشکل ہو گیا۔ یہ منظر انتہائی ایمان افروز تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو آشکار کرنے والا تھا اور ساتھ ہی آپؑ کے اس مصرعہ پر گواہی دے رہا تھا ؎

جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار

اس انتہائی ایمان افروز اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو آشکار کرنے والے واقعہ پر احباب نے بے اختیار نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے چنانچہ فضا اللہ اکبر کے نعروں سے گونج اٹھی۔ اس یادگار اور بابرکت موقعہ پر حضور نے اپنا سفید رومال اس عرب خاتون کو عطا کیا جس کو وہ بار بار اپنی آنکھوں سے لگاتی اور فرطِ جذبات سے چومتی رہی۔

عرب ڈیسک کی یہ انتہائی دلچسپ اور یادگار مجلس دس بجے رات تک جاری رہی۔ اس میں حاضر تمام عرب احباب و خواتین نے حضور سے سوالات دریافت کئے اور روحانی چشمہ سے سیراب ہوئے۔ کوئی عرب دوست ابھی اس مجلس کو ختم کرنے کے حق میں نہ تھے لیکن ابھی مزید دو ڈیسکوں کے احباب حضور سے ملاقات کے خواہشمند تھے اور وقت بھی زیادہ گزر چکا تھا اس لئے بادل نخواستہ اس مجلس کو ختم کرنا پڑا۔ آخر میں تین عرب احباب نے بیعت کرنی تھی۔ جن کو حضور نے آگے بلایا۔ کیونکہ اس بیعت کا پہلے سے اعلان نہ کیا گیا تھا تاہم آج دوپہر کو تینوں عرب دوست بیعت کی منظوری لے چکے تھے حضور نے صرف اُن تین دوستوں کو دستی بیعت کے لئے آگے بلایا۔ لیکن حاضر احباب و خواتین میں سے دو کے سوا تمام نے دستی بیعت کی سعادت حاصل کی۔ بیعت اور دعا کے بعد حضور نے تمام بیعت کرنے والے مرد احباب کو معانقہ کا شرف بخشا۔ دس بجے شب یادگار مجلس ختم ہوئی۔

رشین اور افریقن ڈیسک

۹½ بجے نمازِ عشاء کا وقت تھا اور احباب نمازوں کی ادائیگی اور مجلس عرفان کے لئے حضور کا انتظار کر رہے تھے اس لئے آخری گروپوں کو ایک ساتھ حضور کے ساتھ ملاقات کا موقعہ فراہم کیا گیا۔ اس مجلس میں ۶ رشین، ۴ پولش، ایک آئیوری کوسٹ، ۴ گیمبیا، ایک نائیجیریا، ۵ انگولا اور دو زائیر کے زیرِ تبلیغ احباب و خواتین شامل ہوئے۔ اس مجلس میں رشین میں ترجمانی کے فرائض رشین ڈیسک کے انچارج محترم اعجاز احمد صاحب نے فرینچ زبان میں ترجمانی کے فرائض مکرم ھبۃ النور فرحاخن امیر جماعت ہالینڈ نے انجام دیئے۔

حضور نے ایک رشین فیملی کو پہچان کر فرمایا کہ میں پچھلی بار جب آپ سے ملا تھا اس وقت سے اب تک ۱۰۰ سے زائد رشین احمدی ہو چکے ہیں۔ KAZAK کی لیڈر شپ احمدیت قبول کر چکی ہے۔ تاجکستان، بخارا اور تاشقند میں احمدیت پھیل رہی ہے اور امسال ان علاقوں کے احمدی انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ لندن میں شرکت کے لئے آئیں گے۔ حضور نے بتایا قازقستان کی صوبائی اسمبلی کے ایک ممبر نے مجھ سے ملاقات کی اور کہا احمدیت کا پیغام روس کے لئے بہت ضروری ہے۔ چنانچہ میرا نمائندہ وہاں گیا اور اب خدا کے فضل سے ALMAAT میں جو کہ صوبائی دارالحکومت ہے ایک جماعت قائم ہو چکی ہے۔

حضور نے انگولن دوستوں سے بھی گفتگو فرمائی اور اُن کو بتایا کہ ۶۰۰ سے زائد انگولن احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ زائر میں حضور نے جماعت کے ہسپتال اور سکول کی کارکردگی کا ذکر فرمایا اسی طرح گیمبیا کی بعض اہم ترین شخصیّات کے احمدیت قبول کرنے کا ذکر فرمایا۔ آخر میں حضور نے تمام افریقن دوستوں کی خواہش پر اُن کے ساتھ تصاویر بنوائیں اور سب کو معانقہ کا شرف بخشا۔

رات ساڑھے دس بجے اس مجلس کے اختتام پر حضور نمازِ مغرب و عشاء کے لئے تشریف لے گئے۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور مجلس عرفان میں رونق افروز رہے جو رات ۱۱½ بجے تک جاری رہی جس کے بعد حضور ناصر باغ سے نور مسجد فرینکفرٹ تشریف لے گئے۔

۱۲ رمئی بروز اتوار

نمازِ فجر حضور کی اقتداء میں نور مسجد میں ادا کی گئی۔ ہر چند کہ کل کا دن حضور کا انتہائی مصروفیت میں گزرا تھا اور دن کا ایک ایک منٹ حضور کا بے حد مصروف گزرا تاہم اتوار کو بھی حضور صبح نو بجے اپنے دفتر میں تشریف لے آئے۔

انفرادی ملاقاتیں

حضور نے اخبار احمدیہ کے پرنٹر MR MEHTA کو شرفِ ملاقات بخشا۔ ان کے پریس میں "اخبار احمدیہ" "نور الدین" اور "خدیجہ" شائع ہوتے ہیں اس کے علاوہ جماعت کی پرنٹنگ کا زیادہ تر کام ان ہی کے پریس میں ہوتا ہے جس کی تمام تفصیل سے حضور کو آگاہ کیا گیا۔

آج صبح ۹½ بجے سے ایک بجے تک ۵۵ خاندانوں کے ۳۰۰ احباب و خواتین اور بچّوں نے حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ آخر میں AACHAN سے تعلق رکھنے والی ایک یوگوسلاوین خاتون MRS JSINOVA BATHTIJE اور اُن کے تین بچّوں نے حضور کے ہاتھ پر بیعت کر کے اسلام قبول کیا۔ ان کے یوگوسلاوین خاوند نے ۱۹۸۳ء میں اسلام قبول کیا تھا۔

ناصر باغ میں انفرادی ملاقاتیں

حضور دوپہر کا کھانا تناول فرمانے کے بعد ۲½ بجے ناصر باغ تشریف لائے جہاں حضور کی اقتداء میں ظہر و عصر کی نمازیں ادا کی گئیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور اپنے دفتر میں تشریف لے گئے۔ جہاں ۱۱ فیملیز کے ۶۰ احباب و خواتین نے حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ حضور نے فضل عمر کلب ربوہ کے سابق کپتان اور پاکستان کے باسکٹ بال کے مشہور کھلاڑی مکرم شریف الرحمن صاحب سے اپنی اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ احمدی بچّوں اور نوجوانوں پر مشتمل ایک ایسی باسکٹ بال ٹیم تیار کریں جو فضل عمر کلب ربوہ کی طرح اپنا نام پیدا کرے اور جرمنی میں سب پر سبقت لے جا کر دکھلائے۔

اختتامی تقریب

ملاقاتوں سے فراغت کے بعد حضور مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے سالانہ اجتماع کے اختتامی اجلاس کی صدارت کے لئے پنڈال میں تشریف لائے تو تمام خدام نے نعرہ تکبیر اللہ اکبر اور دیگر اسلامی نعرے بلند کئے۔ حضور نے پہلے مختلف مقابلہ جات میں اول پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال میں انعامات تقسیم فرمائے اور پھر خدام کو ایک نہایت اہم اور بصیرت افروز تربیتی خطاب سے نوازا۔

حضور کا یہ خطاب ایک خاص شان کا حامل تھا جس کے دوران فضا بار بار نعرہ ہائے تکبیر سے گونجتی رہی اور احباب پر عجیب وارفتگی کا عالم طاری رہا۔ تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے خطاب کے شروع میں مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے اجتماع کے نہایت کامیاب انعقاد پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور ہر لحاظ سے اجتماع کے نہایت اعلیٰ انتظامات کو سراہا نیز حضور نے سال بہ سال شرکت کرنے والے خدام کی تعداد میں بتدریج اضافہ پر بھی خوشی کا اظہار فرمایا۔

حضور نے فرمایا اجتماع میں عددی اکثریت کے لحاظ سے بھی ماشاء اللہ بہت رونق رہی۔ اس سے مجھے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک شعر یاد آیا جس کے پہلے مصرعہ میں حضرت اقدسؑ نے فرمایا ہے ؎

اِک سے ہزار ہوویں بابرگ و بار ہوویں

اس اجتماع میں بھی اک سے ہزار ہونے اور بابرگ و بار ہونے کا نظارہ آنکھوں کے سامنے آکر ہمارے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہوا۔ لیکن عارف باللہ کی نگاہ جہاں تک جاتی ہے عام آدمی کی نہیں جا سکتی۔ حضرت اقدسؑ نے جہاں عددی اکثریت عطا ہونے کی دعا کی وہاں ساتھ ہی دوسرے مصرعہ میں یہ بھی فرمایا۔

؎ مولیٰ کے یار ہوویں حق پر نثار ہوویں

اس شعر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ایک بہت ہی عظیم الشان حقیقت کی طرف توجہ دلائی ہے اور وہ یہ ہے کہ عددی اکثریت کا ہونا ضروری تو ہے لیکن محض عددی اکثریت کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی جب تک وہ اکثریت مولیٰ کی یاد اور حق پر نثار ہونے والی نہ ہو۔ وہی اکثریت ناز کے قابل ہے جو تقویٰ کی راہ پر کاربند ہو اور جس میں ہمدردیٔ نوعِ انسان کا جذبہ کارفرما ہو۔ جس اکثریت کو تقویٰ سے کوئی لگاؤ نہ ہو اور نوعِ انسان سے پیار نہ ہو وہ دنیا کے لئے لعنت بن جایا کرتی ہے۔ حضور نے فرمایا پس محض عددی اکثریت پر خوش نہ ہوں بلکہ اپنے دلوں کا جائزہ لیں کہ ہمیں ظاہری برکت کے ساتھ باطنی برکت بھی مل رہی ہے یا نہیں اور یہ کہ ہمارے خلوص اور نیک اعمال میں بھی اضافہ ہو رہا ہے یا نہیں، اگر ہو رہا ہے تو یہ اضافہ بابرکت ہے اور ہمارے لئے بھی اور دوسروں کے لئے بھی خیر کا موجب ہے۔

اس ضمن میں حضور نے قرآنی دُعا

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝

کی نہایت لطیف تفسیر بیان فرما کر یہ امر ذہن نشین کرایا کہ آج مغربی دنیا میں بسنے والے احمدیوں کے لئے سب سے زیادہ اس بات کی ضرورت ہے کہ وہ متقیوں کے امام بنیں۔ اگر وہ خود متقی نہیں بنیں گے تو متقیوں کے امام کیسے بن سکیں گے۔ حضور نے متقی بننے کی اہمیت اور حصول تقویٰ کے ذرائع کی طرف اشارہ کر کے مغربی دنیا میں بسنے والے احمدیوں کو ان کی عظیم ذمہ داریوں کی طرف بہت ہی پُردرد و پُراثر انداز میں توجہ دلائی۔

حضور کا یہ پُرمعارف اور بصیرت افروز خطاب تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ جس کے اختتام پر حضور نے پُرسوز اجتماعی دعا کروائی۔ اس طرح مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا بارہواں سالانہ اجتماع اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

دو جرمن فیملیوں سے تبادلۂ خیال

اختتامی دعا کے بعد حضور ناصر باغ سے واپسی پر نور مسجد تشریف لائے جہاں ۷½ بجے شام حضور نے دو جرمن فیملیوں کے ساتھ ملاقات کرنا تھی۔ ان میں ایک GROSS GERAU میں SPD کے صدر MR STÜBER تھے اور دوسرے صوبہ ہیسن کے ERSTE KREISSTAG ABGEORTNER شامل تھے۔ دونوں حضرات جماعت سے دوستانہ تعلقات رکھتے ہیں آج حضور سے ملاقات کے لئے دونوں اپنی اپنی بیگمات کے ساتھ تشریف لائے تھے۔

حضور نے ان دونوں فیملیوں کے ساتھ رات کا کھانا تناول فرمایا کھانے میں مکرم امیر صاحب جرمنی، مکرم مشنری انچارج صاحب اور حضور کے پرائیویٹ سیکریٹری بھی شامل ہوئے۔

حضور اپنے مہمانوں کو رخصت کرنے کے لئے مشن ہاؤس سے باہر اُن کی کاروں تک تشریف لے گئے۔ اس دوران اجتماع خدام الاحمدیہ میں کام کرنے والے کارکنان مشن ہاؤس کے احاطہ میں لائنوں میں ایستادہ ہو چکے تھے۔ حضور نے تمام کارکنان کو شرفِ مصافحہ عطا کیا۔ جس کے بعد مغرب و عشاء کی نمازیں حضور کی اقتداء میں ادا کی گئیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

۱۳ مئی سوموار۔ انفرادی ملاقاتیں

نماز فجر حضور نے مسجد نور میں پڑھائی۔ صبح نو بجے حضور دفتر تشریف لائے۔ آج کا دن بھی حضور کا انتہائی مصروف دن تھا۔ اگلی صبح حضور نے واپس انگلستان روانہ ہونا تھا اس لئے تمام انفرادی ملاقاتوں کا جو منظور ہو چکی تھیں آج مکمل ہونا ضروری تھا۔ حضور نے صبح ۹½ بجے سے ۱۲½ بجے دوپہر تک ۵۵ خاندانوں کے ۲۸۰ احباب کو ملاقات کا شرف بخشا۔ اسی طرح شام کو سوا آٹھ بجے سے دس بجے تک ۱۶۰ احباب و خواتین اور بچّوں نے حضور سے ملاقات کی۔ اسی شام حضور نے شعبہ ملاقات کے کارکنان کو بھی ملاقات کا شرف عطا فرمایا اور اُن کے ساتھ

گروپ فوٹو بھی اتروایا۔

اہم شخصیات کے ساتھ لنچ

دوپہر کو حضور نے ایک بجے قانون کے شعبہ سے تعلق رکھنے والی بعض اہم شخصیات سے ملاقات کرنا تھی اور دوپہر کا کھانا مشن ہاؤس میں اُن کے ساتھ تناول فرمانا تھا۔ مہمانوں کے تشریف لانے پر حضور نے اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر اُن کو خوش آمدید کہا اور پھر دوپہر کے کھانے تک حضور اُن کے ساتھ اپنے دفتر میں گفتگو فرماتے رہے۔ اس موقعہ پر مکرم عبداللہ واگس ہاوزر صاحب امیر جماعت جرمنی، مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی مشنری انچارج جرمنی، مکرم محمد عاقل خان سیکریٹری امور عامہ اور سیکریٹری امور خارجہ کو بھی اس گفتگو میں شامل ہونے کا موقعہ ملا۔ دوپہر کا کھانا حضور نے دفتر سے ملحق چھوٹے ہال میں مہمانوں کے ساتھ تناول فرمایا۔ شام ۴ بجے تک ان کے ساتھ گفتگو جاری رہی۔

مہمانوں کی روانگی کے بعد حضور نے ظہر و عصر کی نمازیں مسجد نور میں پڑھائیں اور نمازوں کے معاً بعد بونا میس سنٹر کے لئے روانہ ہو گئے۔

طالبات سے ملاقات

بونا میس سنٹر ایک بہت وسیع ہال اور دفاتر پر مشتمل ہے۔ ان دفاتر میں امیر صاحب جرمنی، نیشنل سیکرٹریان، فرینکفرٹ ریجن اور فرینکفرٹ سٹی کے عہدیدار اور ذیلی تنظیموں کے عہدیداران اپنے مفوضہ فرائض انجام دیتے ہیں۔ فرنکفرٹ سٹی کی جملہ تقریبات اور اجتماعات یہاں پر منعقد ہوتے ہیں نیز نماز جمعہ بھی یہاں پر ادا کی جاتی ہے۔ آج یہاں پر مکرم طاہر محمود صاحب نیشنل سیکریٹری تعلیم کے زیرِ انتظام جرمنی میں زیرِ تعلیم طالبات سے حضور کی ملاقات کا انتظام تھا۔ طالبات کو بھی دو گروپس میں تقسیم کیا گیا تھا۔ پہلے گروپ میں پہلی سے چھٹی جماعت تک اور دوسرے گروپ میں ساتویں جماعت سے یونیورسٹی تک کی طالبات شامل تھیں۔ حضور نے طالبات سے مجلس سوال و جواب کی صورت میں ملاقات کی۔ طالبات دینی، سیاسی اور معاشرتی سوالات حضور سے پوچھتی رہیں اور حضور احسن پیرائے میں اُن کو جواب دے کر سمجھاتے رہے۔

اس مجلس کے بعد حضور نے لجنہ اماء اللہ کی عہدیداران کے اجلاس کی صدارت بھی فرمائی اور ۸ بجے شام واپس نور مسجد تشریف لے آئے جہاں رات گئے تک انفرادی ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ مغرب و عشاء کی نمازیں حضور نے نور مسجد میں پڑھائیں۔

۱۴ر مئی بروز منگل

آج حضور کی جرمنی سے روانگی کا دن تھا حسبِ معمول نماز فجر حضور کی اقتداء میں نور مسجد میں ادا کی گئی۔ آج صبح سے موسم خراب تھا اور وقفہ وقفہ سے بارش ہو رہی تھی۔ حضور صبح نو بجے اپنے دفتر میں تشریف لائے ڈاک ملاحظہ فرمانے کے بعد دوپہر ۱۱ بجے تک حضور نے ۱۹۵ احباب و خواتین اور بچوں کو شرفِ ملاقات بخشا۔ آج انفرادی ملاقات کا یہ آخری گروپ تھا۔ حضور کے قیام کے دوران کل ۳۷۶ خاندانوں کے ۱۱۷۰ احباب نے حضور سے ملاقات کی۔ ۲۹۵ مریضان نے حضور سے نسخہ جات تجویز کروا کر دفتر پرائیویٹ سیکریٹری سے ادویات حاصل کیں۔

۱۱½ بجے دوپہر حضور لندن روانگی کے لئے باہر تشریف لائے۔ باہر موسم کی خرابی کے سبب حضور نے مسجد سے ملحق ہال میں حضور کے قیام کے دوران کام کرنے والے تمام کارکنان کو مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔ اس موقعہ پر تصاویر بھی اتاری گئیں۔ مصافحہ کے بعد حضور باہر تشریف لائے اور حاضر احباب جن کی تعداد ایک سو سے زائد تھی کے ہمراہ دعا کروائی اور عازم انگلستان ہونے کے لئے نور مسجد سے روانہ ہوئے۔ حاضر احباب نے نمناک آنکھوں اور دلی دعاؤں کے ساتھ حضور کو رخصت کیا۔

ڈیوٹی

حضور کے ۸ روزہ قیام کے دوران مکرم عبداللہ واگس ہاوزر صاحب امیر جماعت جرمنی، دونوں نائب امراء مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی اور مکرم محمد شریف خالد ہمہ وقت مشن ہاؤس میں موجود رہے اور حضور کے قیام اور پروگرام کے انتظامات کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں ہر ممکن مدد بہم پہنچاتے رہے۔

حضور اور سیدہ بیگم صاحبہ محترمہ کی مہمان نوازی میں مکرم چوہدری مقصود احمد امیر جماعت فرینکفرٹ اور آپ کی بیگم صاحبہ مکرمہ ثریا مقصود صاحبہ، مکرمہ اہلیہ صاحبہ لئیق احمد منیر مبلغ سلسلہ اور مکرم مشنری انچارج صاحب کی اہلیہ صاحبہ نے انتھک محنت اور پوری ذمہ داری سے خدمات سرانجام دیں اور حضور اور حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی خدمت میں ہمہ تن مصروف رہے۔ حضور کے ساتھ قافلہ میں تشریف لانے والے دوستوں کی مہمان نوازی کے شعبہ میں مکرم عبدالرحمٰن خاں صاحب، مکرم ملک اکرام الحق، مکرم رانا سعید احمد خان صاحب اور مکرم عبدالعظیم خان صاحب نے خدمات سرانجام دیں۔

حضور کے ساتھ انفرادی ملاقاتوں کے انتظام میں مکرم عبدالرشید بھٹی جنرل سیکریٹری جماعت جرمنی اور ان کی ٹیم کے اراکان مکرم انس محمود صاحب، مکرم عبدالرحیم احمد صاحب، مکرم حمیداللہ ظفر صاحب، مکرم ڈاکٹر محمود احمد طاہر صاحب، مکرم عبدالکریم زاہد صاحب، مکرم محمد رشید جوئیہ صاحب نے محترم پرائیویٹ سیکریٹری کی مدد کی۔

نور مسجد کی سیکورٹی میں درج ذیل خدام نے دن رات پوری محنت اور لگن کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دیئے۔

مکرم یٰسین احمد صاحب، مکرم حفیظ احمد صاحب، مکرم محمود انور صاحب، مکرم آصف محمود صاحب، مکرم ملک وحید احمد صاحب، مکرم محمد اعظم صاحب، مکرم داؤد احمد صاحب، مکرم محمد یوسف خان صاحب، مکرم منظفر احمد فائق صاحب، مکرم عبدالباسط بھٹی صاحب، مکرم محمد رمضان صاحب، مکرم خالد محمود صاحب، مکرم نصیر احمد قریشی صاحب، مکرم محمد انور صاحب، مکرم رفاقت احمد سندھو صاحب اور مکرم مسعود محمود صاحب۔

حضور کے قافلہ کی مہمان نوازی اور سیکورٹی سٹاف نے مکرم مبشر احمد باجوہ صاحب ریجنل امیر فرینکفرٹ کی زیر نگرانی خدمات سرانجام دیں۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ تمام خدمت گزاروں کی خدمات کو قبول فرمائے اور انہیں بہترین جزاء دے۔ آمین۔

حضور کو خط لکھتے وقت اپنا ایڈریس
خط کے صفحہ پر ضرور تحریر فرمائیں

نمائندگانِ شوریٰ کے لئے

سیّدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی بعض اہم ہدایات

سیکرٹری مجلس مشاورت، جرمنی

شوریٰ کا قیام

اسلامی شریعت کے مطابق کسی امر کے فیصلہ کا حق خلیفہ کو ہی ہے۔ دوسروں کا کام مشورہ دینا ہے۔ مجلس مشاورت کوئی فیصلہ نہیں کرتی بلکہ مشورہ دیتی ہے۔ فیصلہ خلیفہ کرتا ہے۔ یہ نہ کہا یا لکھا جائے کہ مجلس نے یہ فیصلہ کیا ہے بلکہ یہ کہا جائے کہ مجلس نے یہ مشورہ دیا یا مجلس کے مشورہ پر خلیفہ نے یہ فیصلہ کیا ہے۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۸ء صفحہ ۴۷)

اجلاس شوریٰ سے غیر حاضر نمائندگان

جو ممبران شوریٰ سے بلا رخصت حاصل کئے اجلاس میں حاضر نہ ہوں آئندہ کے لئے ان کو شوریٰ کی ذمہ داری سے سبکدوش کر دیا جائے۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۵۸ء صفحہ ۳۴)

نمائندگانِ شوریٰ کیلئے ہدایات

۱۔ ہر شخص خدا کی طرف توجہ کرے اور دعا کرے کہ الٰہی میں تیرے لئے آیا ہوں تو میری راہنمائی کر کسی معاملہ میں میری نظر ذاتیات کی طرف پڑے نہ ایسا ہو کہ کوئی رائے غلط دوں اور اس پر زور دوں کہ مانی جائے اور اس سے دین کو نقصان پہنچے۔ نہ ایسا ہو کہ مجھ میں نفسانیت آجائے یا اپنی شہرت وعزت یا بڑائی کا خیال آجائے نہ میں کسی غلط رائے کی تائید کروں۔ میری نیت اور رائے درست ہو اور تیری منشاء کے ماتحت ہو۔

۲۔ مشورہ کے وقت ذاتی باتوں کو دل سے نکال دیا جائے۔ مشورہ کے معنی ہیں کہ اپنے دماغ کو صاف اور خالی کر بیٹھو۔ عام طور پر لوگ فیصلہ کر کے بیٹھتے ہیں کہ یہ بات منوانی ہے اور پھر اس کو پیش کرتے ہیں۔ مگر ہماری جماعت کو صحیح بات ماننی اور منوانی چاہیئے۔

۳۔ کسی کی خاطر رائے نہیں دینی چاہیئے بلکہ جو رائے صحیح سمجھیں وہ دیں۔

۴۔ کسی اور حکمت کے ماتحت رائے نہیں دینی چاہیئے بلکہ یہ مدِنظر ہو کہ جو سوال درپیش ہے اس کے لئے کون سی بات مفید ہے۔

۵۔ جو بات سچی ہو اُسے تسلیم کرنے سے پرہیز نہیں کرنا چاہیے خواہ اُسے کوئی پیش کرے۔

۶۔ کوئی رائے قائم کرتے وقت جلد بازی سے کام نہ لیں لوگوں کی باتیں سنیں اور ان کا موازنہ کریں اور پھر رائے پیش کریں۔

۷۔ کبھی دل میں نہ رکھو کہ ہماری رائے مضبوط اور بے خطا ہے۔ بعض آدمی اس میں ٹھوکر کھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہماری رائے غلط نہیں ہوسکتی۔ سچی اور علمی بات کو تسلیم کرو اور جہالت کی بات نہ مانو۔

۸۔ اس بات کے حق میں رائے دینی چاہیئے جس میں دینی فائدہ زیادہ ہو۔

۹۔ ہماری تجاویز جن کے مقابلہ میں ہم کھڑے ہیں ان کی تجاویز سے بڑھ کر اور مؤثر ہوں۔

۱۰۔ رائے دیتے وقت دیکھ لو کہ جو بات پیش ہے وہ واقعہ میں مفید ہے یا مُضر۔ فروعات کو نہ دیکھو بلکہ واقعہ کو دیکھو مفید ہے یا مُضر۔

۱۱۔ سوائے کسی خاص بات کے یونہی دُوہرانے کے لئے کھڑے نہ ہوں۔ ہاں اگر نئی تجویز ہے تو پیش کرو۔

(ملخّص از رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۲ء صفحہ ۱۲۸ اور ۱۹۲۳ء صفحہ ۱۲۹)

شوریٰ کے نمائندہ کے فرائض

نمائندہ جو مجلس مشاورت میں شامل ہوتا ہے اُس کی نمائندگی یہاں کی کارروائی کے اختتام کے بعد ختم نہیں ہو جاتی بلکہ وہ ایک سال تک جماعت کا نمائندہ رہتا ہے اور اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ سارا سال لوگوں کو تحریک کرتا رہے اور وہ باتیں انہیں بار بار بتائے جو یہاں پاس ہوتی ہیں۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۴۳ء صفحہ ۴۵)

شوریٰ سے متعلق معاملات کی نوعیت

اس مجلس کا نام مجلس مشاورت ہے۔ اس کے نام سے اس کے فرائض کی نشاندہی ہوتی ہے۔ مگر بعض لوگ اس کے نام کو بھول جاتے ہیں۔ اس نام کو اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ مجلس مشاورت ہے اور وہ مسائل نہیں آنے چاہئیں جو انتظام کی تفصیلات سے متعلق ہوں۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۲۵ء صفحہ ۱۸)

سب کمیٹی کے ممبران کے لئے ہدایات

سب کمیٹیوں میں ایسے آدمیوں کے نام لینے چاہئیں جو اس کے لئے کافی وقت دے سکیں اور ان مضامین کے ساتھ ان کو مناسبت ہو۔ مناسبت سے میری مُراد ذہنی مناسبت ہے۔ یہ مراد نہیں کہ وہ گریجویٹ ہوں یا خاص حد تک تعلیم حاصل کئے ہوں بلکہ اخلاص اور تقویٰ ہی ایسی چیزیں ہیں جو کسی شخص کو دینی کاموں کو اہل ثابت کرتی ہیں۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۴۳ء صفحہ ۲)

سب کمیٹی شوریٰ کے اجلاس سے غیر حاضری

جو اصحاب، مجلس مشاورت کی مقرر کردہ سب کمیٹیوں کے اجلاس میں باوجود اطلاع دیئے جانے اور بلانے کے جواب نہیں دیتے یا شریک نہیں ہوتے ان کا نام مجلس مشاورت میں پیش ہوا کرے اور تین سال تک ان کو کسی سب کمیٹی کا ممبر مقرر نہ کیا جائے۔

سب کمیٹیوں کا طرزِ عمل

کوشش یہ ہو کہ رائے متفقہ ہو۔ اگر نہ ہوسکے تو کثرت رائے لکھی جائے لیکن اگر قلیل التعداد والے سمجھیں کہ ان کی یہی رائے ہے جسے ضرور پیش کرنا چاہیئے تو ان کی رائے بھی لکھی جائے۔

(رپورٹ مشاورت ۱۹۲۹ء صفحہ ۸۸)

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے بارھویں سالانہ اجتماع سے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز افتتاحی خطاب

جرمنی کا جماعت احمدیہ کیساتھ بہت حسن و احسان کا تعلق رہا ہے اس ملک کیلئے میرے دل کی گہرائی سے دعائیں اٹھتی ہیں

اپنے امام کی اتباع میں ساری جماعت کو چاہیئے کہ وہ بھی جرمنی کو ہمیشہ اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھا کرے

مشرقی جرمنی کی اقتصادی بحالی جن کی ذمہ داری ہے وہ اسے پوری بیدار مغزی اور محنت سے ادا کر رہے ہیں

ان کی روحانی اور اخلاقی بحالی آپ کی ذمہ داری ہے لہذا مشرقی جرمنی میں پہلے سے بہت بڑھ کر دعوت الی اللہ کا کام کریں

فرمودہ ۱۰ رمئی ۱۹۹۱ء مطابق ۱۰ رہجرت ۱۳۷۰ ھش بمقام ناصر باغ نزد گروس گیراؤ

مرتبہ : شفیق سلطان ناصر

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :-

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آج پھر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کو ایک عظیم الشان اجتماع منعقد کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ آج منعقد ہونے والا یہ اجتماع اب مغربی جرمنی کا نہیں بلکہ سارے جرمنی کا اجتماع ہے۔ مگر خدام کی شمولیت کے لحاظ سے عملاً زیادہ بلکہ بہت زیادہ شمولیت اس میں مغربی جرمنی کی طرف سے ہی ہے۔

اب جرمنی کے مغربی اور مشرقی دونوں حصّوں کی اقتصادیات آپس میں مل رہی ہیں۔ اس کے نتیجہ میں کچھ عرصہ کے بعد ایک نیا جرمنی معرضِ وجود میں آئے گا جس کی اقتصادی حالت آج کے جرمنی سے کئی گنا زیادہ بڑھ چکی ہوگی۔ ہر چند کہ یہ قوم مشرقی اور مغربی حصّوں کے باہم پھر متحد ہو جانے پر ذہنی اور قلبی لحاظ سے خوش ہے لیکن مغربی جرمنی کو سر دست مشرقی جرمنی کا اقتصادی بوجھ اٹھانے کی وجہ سے وقتی طور پر ایک اقتصادی صدمہ پہنچا ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ مشرقی جرمنی کے بوجھ نے مغربی جرمنی کے اقتصادی معیار کو بھی نیچے جھکا دیا ہے۔ لیکن عنقریب آپ دیکھیں گے کہ جرمنی اقتصادی لحاظ سے پھر ایک بہت بڑی طاقت بن کر ابھرنے والا ہے۔ صرف مشرقی جرمنی ہی نہیں بلکہ مشرقی یورپ کے بعض ممالک بھی جلد جرمنی کی طرف متوجہ ہوں گے اور اس کے ساتھ منسلک ہونے کی کسی نہ کسی رنگ میں کوشش کریں گے۔ اس احساس کے نتیجہ میں ابھی سے بعض دوسرے ممالک میں جرمنی کے خلاف حسد پیدا ہو چکا ہے۔ وہ مستقبل پر نگاہ ڈالتے ہوئے گھبراہٹ محسوس کرتے ہیں کہ جرمنی کہیں ان کے مقابلہ پر بہت زیادہ طاقتور ملک بن کر نہ ابھرے اور اس طرح آپس میں فاصلے زیادہ نہ بڑھ جائیں۔

جرمنی کا جماعت احمدیہ کے ساتھ بہت ہی حسن و احسان کا تعلق رہا ہے۔ یورپ میں بلکہ دنیا بھر میں جتنا جرمنی نے پاکستان کے غم زدہ اور تکلیف اٹھانے والے احمدیوں کو پناہ دی ہے اور جس جذبہ کے ساتھ اپنے ملک کے دروازے ان پر کھولے ہیں اور ان کو امن مہیا کیا ہے، یہ ایک ایسا احسان ہے جو مجھے ہمیشہ جرمنی کے لئے دعائیں کرنے کی یاد دہانی کراتا رہتا ہے اور اکثر اوقات رات کی تنہائیوں میں میرے دل کی گہرائی سے اس ملک کے لئے دعا اٹھتی ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ اس ملک کے باشندوں کے خواب و خیال میں بھی یہ بات نہیں ہوتی کہ کوئی شخص کہیں بیٹھا ان کے لئے دعا کر رہا ہے۔ ساری جماعت احمدیہ کو اس معاملہ میں امام کے ساتھ شامل ہونا چاہیئے اور جرمنی کو ہمیشہ اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھنا چاہیئے۔ دنیا کے لحاظ سے تو ہم ان کو بدلہ نہیں دے سکتے۔ اگر کچھ بدلہ دے سکتے ہیں تو اعلیٰ اخلاقی تعلیم دے کر اور انہیں اسلام کی طرف بلا کر دے سکتے ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ ان کی نظر میں یہ بدلہ کوئی بدلہ نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو چیزیں ہماری نظر میں قدر رکھتی ہیں ان کی نظر میں وہ کوئی قدر و قیمت نہیں رکھتیں مگر جب ہم ان کے لئے دعائیں کرتے ہیں تو محض اعلیٰ کردار اور مذہبی ہدایت عطا ہونے کی ہی دعا نہیں کرتے بلکہ ہم ان کے لئے دنیا کے لحاظ سے بھی دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ ان کو دنیوی حسنات بھی عطا فرما۔ پس ان کے لئے ہدایت یابی کے ساتھ ساتھ دنیوی حسنات عطا ہونے کی دعا بھی کیا کریں تاکہ یہ خوشحال ہوں اور اس طرح پہلے سے بہتر اور مضبوط ہوتے جائیں۔ ان کو اس کا علم ہو یا نہ ہو لیکن آپ جانتے ہوں اور آپ کے دل اس امر کے گواہ ہوں کہ آپ کے خدا نے آپ کی طرف سے اس قوم کے احسانات کا بدلہ اتنا اتارا ہے کہ جتنے وہ حقدار بھی نہیں تھے۔

پس اب جبکہ جرمنی کے مشرقی اور مغربی حصّے کی دو علیحدہ علیحدہ اقتصادیات آپس میں مل رہی ہیں اور اس کے نتیجہ میں نئے حالات پیدا ہو رہے ہیں میں آپ کو توجہ دلاتا ہوں کہ دعائیں کرتے ہوئے آپ بھی اس امر کے لئے کوشش شروع کر دیں کہ مشرقی جرمنی کے بھی خدام الاحمدیہ کو اور وہاں کی جماعت کے دیگر خدام کو پورے جرمنی کے جماعتی اجتماعات میں اسی

طرح بھرپور حصّہ لینے کی توفیق ملے جس طرح سابقہ مغربی جرمنی کے خطہ کے احمدی ایسے روحانی اجتماعات میں بکثرت شامل ہوتے ہیں۔ اس پہلو سے جرمنی کے مشرقی حصّہ میں جو کمی ہے اللہ تعالیٰ اس کو دور فرمادے۔ اقتصادی لحاظ سے مشرقی حصّہ کی کمی کو دور کرنا جن لوگوں کی ذمّہ داری ہے وہ اپنی اس ذمّہ داری کو بڑی توجہ سے ادا کر رہے ہیں۔ وہ بڑی بیدار مغزی اور بڑی محنت کے ساتھ بڑے بڑے چیلنج قبول کر رہے ہیں اور وہ یقین رکھتے ہیں کہ ان کی انتھک مساعی کے نتیجہ میں کچھ عرصہ کے اندر اندر مشرقی جرمنی کی اقتصادیات بھی مغربی جرمنی کی اقتصادیات کے برابر ہوجائیں گی۔ روحانی قدروں کے لحاظ سے آپ ذمّہ دار ہیں۔ آپ کا خاموش اور غافل رہنا آپ کو زیب نہیں دیتا۔ خدا تعالیٰ کی ہستی پر زندہ ایمان لانے کے اعتبار سے، مذہبی اخلاق کو سمجھنے اور ان کی کماحقہ پابندی کرنے کے اعتبار سے اور جماعت کی تعداد کے نقطۂ نگاہ سے مشرقی جرمنی میں فی الوقت جتنی بھی کمی ہے وہ آپ نے پوری کرنی ہے۔ پس اپنی دعاؤں میں اس بات کو خاص طور پر پیش نظر رکھیں اور مشرقی جرمنی میں پہلے سے بڑھ کر دعوت الی اللہ کا کام کریں۔

گزشتہ مرتبہ جب میں جرمنی میں حاضر ہوا تو میں نے امیر صاحب اور مجلس عاملہ کو توجہ دلائی کہ آپ مشرقی جرمنی میں مختلف اہم مقامات پر زمینیں حاصل کرنے کی کوشش کریں تاکہ ہم وہاں مشن ہاؤس اور مساجد بنا سکیں۔ مجھے علم نہیں کہ جماعت کو اس طرف پوری سنجیدگی کے ساتھ توجہ دلائی جاسکی ہے یا نہیں۔ ہوسکتا ہے کہ انہوں نے اس ہدایت کو اس خیال سے نرمی سے لیا ہو کہ مشرقی جرمنی میں ابھی جماعتیں تو ہیں نہیں وہاں مسجدیں وغیرہ بنانے کی ابھی کیا جلدی ہے۔ حالانکہ میں نے تو خدا تعالیٰ پر توکل اور جماعت پر حسن ظن رکھتے ہوئے اس خیال سے یہ تحریک کی تھی کہ عنقریب وہاں جماعت پھیلے گی اور خدا سے روٹھے ہوئے لوگوں کو بڑی تیزی سے خدا کی طرف واپس لائے گی۔ تاریخی لحاظ سے مشرقی یورپ کے لوگ دو طرح اپنی بعض سابقہ اقدار سے روٹھے تھے۔ ایک اعتبار سے وہ سرمایہ دارانہ نظام سے روٹھ گئے تھے۔ انہوں نے اس کے مقابل ایک نیا نظام قائم کیا۔ دیکھیں آپ کے سامنے یہ مثال ہے کہ سرمایہ دارانہ نظام والوں نے انہیں اپنا بنالیا ہے اور انہیں اپنی طرف واپس لوٹا لیا ہے۔ حالانکہ مشرقی یورپ کے لوگوں کے لئے یہ نقصان دہ ہے۔ جہاں تک میں نے غور کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ مشرقی یورپ اور روس اگر واپس سرمایہ داری کی طرف لوٹیں گے تو شدید نقصان اٹھائیں گے۔ ان کے لئے نئی راہ تلاش کرنا ضروری ہے اور یہ نئی راہ ان کو اسلام مہیا کرسکتا ہے۔ دوسرے اعتبار سے وہ خدا سے بھی روٹھ گئے تھے، وہ مذہب سے بھی روٹھ گئے تھے حتیٰ کہ وہ اخلاقی اقدار سے بھی روٹھ گئے۔ اُنہیں مذہب، اخلاقی اقدار اور خدا کی طرف واپس لانے کی ذمّہ داری آپ کی ہے۔ آپ نے انہیں اسلام کا پیغام پہنچا کر خدا کی طرف واپس لانا ہے۔

دنیا کی قومیں اپنی اپنی سمجھ کے مطابق اپنی ذمّہ داریاں ادا کر رہی ہیں۔ اس کے بالمقابل اگر خدا کی قوم اور خدا کے بندے اپنی ذمّہ داریوں سے غافل ہوجائیں یہ انہیں زیب نہیں دیتا۔ پس اس مختصر خطاب میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ جہاں سابقہ مغربی جرمنی کے احسانات کو یاد رکھتے ہوئے آپ ان کے لئے دعائیں کرتے ہیں میں امید بھی رکھتا ہوں کہ آپ ان کے لئے دعائیں کرتے ہیں اور اگر نہیں کرتے تو میں امید رکھتا ہوں کہ آئندہ ضرور دعائیں کریں گے۔ ان کی دنیا کے لئے بھی دعائیں کریں گے اور آخرت کے لئے بھی دعائیں کریں گے، وہاں اگرچہ مشرقی جرمنی کے آپ پر کوئی احسان نہیں پھر بھی ان پر احسان کرنے میں پہل کر جائیں اور مشرقی جرمنی کے لوگوں کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں، ان کے لئے بھی بھلائی کے کام کریں، ان کو بھی اللہ کی طرف بلائیں۔ کوشش کریں کہ ان کی ہر قسم کی کمی پوری ہو اور ان کے تمام خلاء دور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

اب کوئی کرے نالۂ آشفتہ سراں بند

تحریر ہے پابند تو تقریر و بیاں بند
اب کوئی کرے نالۂ آشفتہ سراں بند

رُکتی ہیں کبھی عرش کو اُٹھتی ہوئی آہیں ؟
ہوتی ہے کبھی سینۂ بریاں کی فغاں بند ؟

یارب مجھے دی طاقتِ پرواز وہ تُو نے
کیا مجھ پر کرے گا کوئی اطرافِ جہاں بند

تُو حشر کا مالک ہے مگر حشر سے پہلے
مُلّا نے کیا مجھ پر درِ باغِ جناں بند

ہو اُس کی فضاؤں سے فرشتوں کا گزر کیوں
جس ملک میں ہو جائے موذّن کی اذاں بند

جائز ہے کہ پتھر تو برستے رہیں تم پر
لیکن ہے رہِ حفظ و اماں شیشہ گراں بند

جس عہد میں مجھ پر ہوئے بہتان بہت عام
اُس عہد میں ناہید ہوئی میری زباں بند

عبدالمنان ناہید

شاندار دینی و روحانی روایات کے حامل

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے بارہویں سالانہ اجتماع کا ناصر باغ میں انعقاد

بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیشِ نظر جرمنی میں ایوانِ خدمت تعمیر کرنے کا پُرعزم اعلان

ملک کے طول و عرض سے اجتماع میں ۱۵۵ مجالس کے چار ہزار خدام کی شرکت

پولینڈ، سویڈن، ناروے، ہالینڈ، فرانس اور انگلستان کے نمائندگان کی شمولیت

علمی و ورزشی مقابلہ جات کے علاوہ جرمن کرکٹ بورڈ کی ٹیم کے ساتھ دوستانہ کرکٹ میچ کا مظاہرہ

مرتبہ:۔ ڈاکٹر عمران احمد خان

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا ۱۲واں سالانہ اجتماع اپنی شاندار اور مخصوص روایات کے ساتھ اخوت کے خوشگوار ماحول میں ۱۰، ۱۱، ۱۲ مئی کو ناصر باغ گروس گیراؤ میں منعقد ہوا۔ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اجتماع میں شمولیت کی غرض سے بطور خاص لندن سے تشریف لائے اور آپ نے اجتماع کے افتتاحی و اختتامی اجلاس سے خطاب فرمایا۔

امسال ناصر باغ میں تعمیراتی کام کے آغاز کی وجہ سے ناصر باغ کے اس حصّہ کو جو مقامِ اجتماع اور انتظامی شعبہ جات کے کام کے لئے مخصوص کیا گیا تھا خدام نے مسلسل ۱½ ماہ تک وقارِ عمل کر کے اجتماع کے لئے تیار کیا۔ مقامِ اجتماع میں داخلہ کے لئے تمام خدام کی رجسٹریشن کی گئی اور داخلہ کارڈ جاری کیا گیا۔ اختتامی اجلاس میں پیش کی جانے والی رپورٹ کے مطابق اجتماع میں جرمنی کی ۱۶۰ مجالس میں سے ۱۵۵ مجالس کے ۳۱۷۳ خدام کے علاوہ ۳۸۸ اطفال اور ۵۶۸ زائرین نے شرکت کی۔

پہلی بار پولینڈ سے نو مسلم احمدی مکرم سلمان احمد بطور خاص اجتماع میں شرکت کی غرض سے فرینکفرٹ تشریف لائے اور اجتماع کے پروگرام سے مستفیض ہوئے علاوہ ازیں مکرم نصیر الحق صاحب صدر خدام الاحمدیہ سویڈن، مکرم جمیل احمد قمر مہتمم عمومی خدام الاحمدیہ ناروے، مکرم مرزا عبد الرشید صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ انگلستان، مکرم محمد اسحاق صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ایمسٹرڈم اور مجلس خدام الاحمدیہ فرانس کے ایک خادم نے اجتماع میں اپنے ممالک کی نمائندگی کا شرف حاصل کیا۔ زائرین میں سے مکرم ھبتہ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ، مکرم عبد الحکیم اکمل صاحب مشنری انچارج ہالینڈ اور مکرم حامد کریم محمود مبلغ سلسلہ پولینڈ اور مکرم بشارت محمود صاحب مبلغ سلسلہ سوئٹزرلینڈ کے نام بطور خاص قابلِ ذکر ہیں۔

ایوانِ خدمت

اجتماع کے پہلے روز پرچم کشائی کے بعد خطبہ جمعہ کے آغاز میں حضور نے فرمایا کہ جرمنی کی خدام الاحمدیہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیشِ نظر خدام الاحمدیہ جرمنی ایوانِ خدمت کے نام سے ہال تعمیر کرنا چاہتی ہے۔ ایوانِ خدمت کی تعمیر کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ کو چندہ اکٹھا کرنے کی اجازت ہے لیکن چندہ دینے والے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے دیگر جماعتی چندہ جات پر اس کا اثر نہیں پڑنا چاہیئے۔ ہماری جماعت کا طریق کار ہے کہ جب بھی کوئی مقامی جماعت یا جماعت کی ذیلی تنظیمیں کسی خاص مقصد کے لئے مالی تحریک کرنا چاہیں تو انہیں خلیفہ وقت سے اجازت لینا ہوتی ہے اور خلیفہ وقت کی اجازت سے جس کسی مقصد کے لئے وہ دوستوں سے چندہ اکٹھا کریں اس میں ضروری ہے کہ اس تحریک کی وجہ سے جماعت کے ضروری چندہ جات متاثر نہ ہوں۔

اجتماع کے دوران حضور نے ایوان خدمت کی تعمیر کے لئے اپنی طرف سے ایک ہزار مارک کا وعدہ فرمایا جس کا اعلان محترم امیر صاحب جرمنی نے اپنے خطاب میں کیا۔

اجتماع کے دوسرے روز مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے تبلیغی نشست کا اہتمام کیا گیا جس میں حضور ایدہ اللہ نے بنفسِ نفیس شرکت فرمائی اور حاضرین کے سوالوں کے جوابات دیئے۔ اس مجلس میں زیرِ تبلیغ جرمن احباب و خواتین کے علاوہ روس، پولینڈ، چیکوسلواکیہ، رومانیہ، متعدد عرب و افریقن ممالک، افغانستان، انڈیا اور پاکستان سے تعلق رکھنے والے ۱۴۰ سے زائد زیر تبلیغ احباب و خواتین شامل تھے۔ اسی روز نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد حضور مجلسِ عرفان میں رونق افروز رہے اور خدام کے سوالوں کے جوابات دیئے۔

تلقینِ عمل کے پروگرام میں غیر ممالک کے نمائندگان نے بھی تقاریر کیں۔ ایسی ہی ایک مجلس میں امیرِ جماعت احمدیہ جرمنی مکرم عبد اللہ واگس ہاوزر صاحب نے خدام سے خطاب فرمایا۔ اپنے خطاب میں محترم امیر صاحب نے خدام کو خصوصی طور پر دو باتوں کی طرف توجہ دلائی۔ اولاً تبلیغ، خصوصاً انفرادی تبلیغ۔ امیر صاحب نے

باقی صفحہ نمبر ۲۶ پر ملاحظہ فرمائیں

سلاطینِ عثمانیہ کے عہد کی ایک عظیم شخصیّت اور نظریۂ وفاتِ مسیح

مورخ احمدیت مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد

کوئی مورخ اسلامی تاریخ پر قلم اٹھاتے ہوئے عثمانی ترکوں اور سلاطینِ عثمانیہ کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا جنہوں نے کم و بیش چھ صدیوں تک اسلام کی گرانقدر علمی، دینی اور تبلیغی خدمات سرانجام دیں۔ انہوں نے سقوطِ بغداد کے بعد اپنی مجاہدانہ سرگرمیوں سے سلطنتِ اسلامیہ کے شیرازے کو یکجا کیا اور مسلمانوں کے ملّی اور قومی وجود میں ایسی جان ڈال دی کہ اُن کے روشن ماضی کی یاد تازہ ہو گئی اور اُن کی فتوحات کا دائرہ ممالکِ ایشیا سے یورپ کی حدود کے اندر دور تک وسیع ہو گیا۔ عثمانی ترکوں کو سلطنتِ اسلامیہ کی تاریخ کے تاج کا ایک گوہرِ بے بہا قرار دیا جائے تو مبالغہ نہ ہو گا۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ سیّدنا مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"سچی اور حقیقی بات کے اظہار سے ہم رک نہیں سکتے۔ ترکوں کے ذریعہ سے اسلام کو بہت بڑی قوت حاصل ہوئی ہے ..... اب تک حرمین شریفین ترکوں ہی کی حفاظت کے نیچے خدا نے رکھے ہوئے ہیں۔ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں خدا تعالیٰ نے دوؔ ہی گروہ رکھے ہیں ایک **ترک** دوسرے **سادات**۔ ترک ظاہری حکومت اور ریاست کے حق دار ہوئے اور سادات کو فقر کا مبدء قرار دیا گیا۔ چنانچہ صوفیوں نے فقر اور روحانی فیوض کا مبدءؔ سادات ہی کو ٹھہرایا ہے اور میں نے بھی اپنے کشوف میں ایسا ہی پایا ہے۔ دنیا کا عروج ترکوں کو ملا ہے۔"

(الحکم ۲۴ رنومبر ۱۹۰۱ء)

عثمانی ترکوں کے علمی عہد میں ایسی ایسی یگانہ روزگار شخصیات پیدا ہوئیں جن کے فضل و کمال کے ڈنکے بج گئے اور اُن کے تبحرِ علمی کی شہرت تمام عالم اسلام میں دور دور تک پھیل گئی۔ تفسیر میں علامہ ابو سعید آفندی، طب میں حاجی پاشا اور علی احمد چلپی وسیم عباس، تاریخ میں سعد الدین مداد ثانی، حاجی خلیفہ، مصطفیٰ پاشا، عطا بے اور علی آفندی، جغرافیہ نویسی میں سپاہ زادہ محمد، اطلاس خورد اور رئیف احمد کا پیدا کردہ لٹریچر اسلامی دنیا کا ایک بہترین علمی سرمایہ ہے۔

عثمانی ترکوں کو تصوف سے دلی لگاؤ تھا۔ علم تصوف میں جن صوفیاء نے نام پیدا کیا ان میں قاضی عسکرِ عثمانی حضرت شیخ بدرالدین سیماوی متوفی ۱۴۲۰ء / ۸۲۳ھ ایک نہایت ممتاز اور بلند پایہ روحانی پیشوا تھے جو ترکی میں تصوف کے سلسلۂ محمدیہ کے بانی تھے۔ اُن کے مرید آج تک اُن کی جائے ولادت سماونہ کی نسبت سے "سماونی" کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔ آپ کا اصل نام محمود بن اسرائیل تھا۔ "عثمانلی مؤلفلری" کے مؤلف محمد طاہر ان کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

آپ آزاد فکر اور فاضل مشائخ میں سے ایک فلسفی شخصیت رکھنے والے بزرگ تھے اور "سیماد" کے رہنے والے تھے۔ تحصیلِ علم کے لئے مصر گئے اور سیّد شریف اور حاجی پاشا کے ساتھ مل کر "مبارکشاہ" نامی علاقے سے تعلیم حاصل کی۔ عظیم مشائخ میں سے "حسین اخلاطی" سے علم تصوف حاصل کیا۔ تبریز میں تیمور لنگ نے علماء کی ایک بہت بڑی مجلس میں اُن کو منصف مقرر کر کے آپ کے علم و فضل کو تسلیم کیا۔ آپ کی کُتب مندرجہ ذیل ہیں۔

نور القلوب (علمِ تفسیر) لطائف الاشارات (فروعِ علم فقہ) جامع الفصولین (لطائف الاشارات کی تسہیل اور شرح ہے) جامع الفتاویٰ (فقہ) مسرۃ القلوب، واردات کبریٰ (تصوف) عقود الجواہر (علم صرف) چراغ الفتوح (علم نحو) ان میں سے صرف جامع الفصولین مطبوعہ ہے۔ کتاب واردات کی بنیاد امورِ آخرت، مبدا اور معاد ہیں۔

(عثمانلی مؤلفلری جلد ۱ صفحہ ۳۹ از محمد طاہر ناشر مطبعۂ عامرہ استنبول ۱۳۳۶ھ)

مؤخر الذکر کتاب "واردات" استنبول کی سلیمانیہ لائبریری میں موجود ہے بلکہ اس کے آٹھ قلمی نُسخے اس لائبریری کی زینت ہیں۔ مولانا محمد جلال صاحب شمس کی کوشش سے مجھے کتاب کے ایک مستند نُسخہ کی مائیکرو فلم مہیا ہوئی ہے جس کے ایک حصّے کا عکس اس مختصر مقالہ کے آخر میں بھی دیا جا رہا ہے (نمبر ۱)۔ اس معرکۃ آراء کتاب کی یہ خصوصیت ہے کہ حضرت شیخ بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں اپنے ایک مکاشفہ کی بناء پر حضرت مسیحؑ کی وفات کا نہایت واضح اور بصیرت افروز انداز میں اعلان کیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

"عیسیٰ علیہ السلام روحیلہ حی جسد یلہ میتدر ولکن روح اللہ اولوب وروحانیّت اوزرینہ غالب اولدیغی اجلدن حکماً للغالب اوالمدی دیمشؒ مضاسنہ محالدر شیخ بدرالدین قدس سرہ العزیز خضرتلری بیورکہ سکن یوزسنہ سنتؒ جمعہ کوننده ایکی آدم کوردم یانغہ حاضر اولدیلر برینکؒ الندہ حضرت عیسیٰ علیہ السلامکؒ جسدلری وشریلہ ظن ایلدمکہ عیسیٰ علیہ السلامکؒ بدنی وفات ایلدی۔"

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام جسمانی لحاظ سے وفات یافتہ ہیں لیکن ان کی روح زندہ ہے چونکہ آپ روح اللہ تھے اور روحانیت آپ پر غالب تھی، اس لئے روحانی طور پر آپ زندہ ہیں۔ حضرت شیخ بدرالدین قدس سرّہ العزیز فرماتے ہیں کہ میں نے کشفی طور پر ۸۰۸ھ بروز جمعہ دیکھا کہ دو آدمی میرے سامنے حاضر ہوئے جن میں سے ایک کے ہاتھ میں عیسیٰ علیہ السلام کا مردہ جسم تھا اور گویا وہ مجھے اشارہ سے یہ بتا رہے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کا بدن وفات پا چکا ہے۔"

(قلمی نسخہ کتاب الواردات صہ ۱ مصنّفہ بدرالدین سیماوی سیلمانیہ لائبریری قسم حاجی محمود افندی نمبر ۳۰۵۲، نمبر ۲۸۴۱)

(نمبر ۱ عکس صفحہ نمبر ۲۰ پر ملاحظہ فرمائیں)

ماخذ:- (۱) الواردات (۲) عثمانلی مؤلفلری جلد ۱ صہ ۳۹ مصنّفہ محمد طاہر (۳) کشف الظنون جلد نمبر ۲ صہ ۱۹۹۵ (حاجی خلیفہ و کاتب چلپی (۴) معجم المؤلفین جلد نمبر ۱۲ صہ ۱۵۲ عمر رضا کوحالہ (۵) تاریخِ ملّت (مفتی انتظام اللہ صاحب شہابی اکبر آبادی ناشر ندوۃ المصنّفین جامع مسجد دہلی) (۶) رسالہ العربی (کویت) رمضان المبارک ۱۴۰۰ھ مطابق اگست ۱۹۸۰ء صہ ۱۲۴ تا صہ ۱۲۹۔

ملکۂ برطانیہ کے ایک سابق معالج کا

دلیرانہ انکشاف

قرآنی صداقت کی ایمان افروز تائید و توثیق

"طبّی نقطۂ نگاہ سے مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے، ان پر محض بیہوشی طاری ہوئی تھی"

مکرم مولانا عطاء المجیب راشد ـــــ امام مسجد فضل لندن

۲۷ اپریل ۱۹۹۱ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مومنوں کے دلوں کو تقویت دینے والا اور ایمانوں میں اضافہ کرنے والا واقعہ رونما ہوا۔ اس روز برطانیہ کے قریباً سب اخبارات نے (اور بعض اخبارات نے صفحۂ اوّل پر شہ سرخیوں کے ساتھ ملکۂ برطانیہ کے ایک سابق طبیب کے بیان کی خبر کو نمایاں طور پر شائع کیا جس نے قرآن مجید کے بیان پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہوئے یہ اعلان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر ہرگز فوت نہیں ہوئے۔

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ اب دانشمندانِ غرب اور احرارِ یورپ اس عظیم صداقت کو قبول کرنے کی طرف آ رہے ہیں اور بعض نے تو اس کے کھلم کھلا اعتراف کی سعادت بھی حاصل کر لی ہے۔ یہ وہی صداقت ہے جس کا قرآن مجید نے سب سے پہلے اعلان کیا اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ نے اپنی متعدد تصانیف میں واشگاف الفاظ میں تذکرہ فرمایا۔ نیز یہ پیشگوئی بھی فرمائی کہ بہت جلد ساری دنیا میں اس حقیقت کا اعتراف کیا جائے گا اور اس موقف کی تائید میں ہر طرف سے آوازیں بلند ہوں گی۔ ۲۷ اپریل ۱۹۹۱ء کے اخبارات اس بات پر زندہ گواہ ہیں کہ یہ منزل قریب تر آ رہی ہے۔ بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہؑ نے جو فرمایا تھا اس کے ظہور کی ایک ایمان افروز جھلک آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ ؎

آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار
آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ، میں کرتا ہوں اس کا انتظار

اللہ تعالیٰ اس پیشگوئی کے کامل ظہور کا انتہائی ایمان افروز نظارہ بھی اپنے فضل سے جلد دکھائے آمین۔

خاص طور پر برطانیہ کے اخبار "ٹوڈے" (TODAY) نے ملکہ برطانیہ کے سابق معالج DR. TREVOR LLOYD DAVIES کے اس دعوے کو صفحۂ اوّل پر شہ سرخیوں کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اُس کی خبر کا اُردو ترجمہ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے۔

"ملکہ کے ایک سابق معالج نے دعویٰ کیا ہے کہ مسیح کو جب صلیب پر سے اتارا گیا تھا تو اُس وقت وہ زندہ تھے اور فوت نہیں ہوئے تھے۔ ڈاکٹر لائیڈ ڈیویز کا کہنا ہے کہ ان پر بیہوشی طاری ہو گئی تھی اور بعد میں وہ پھر ہوش میں آ گئے تھے۔"

کلیسیا کے بپھرے ہوئے لیڈروں نے گذشتہ رات ان کے اس دعوے کی شدید مذمت کی کہ مریم میگڈلینی اور دوسرے شاگرد حالات کے زبردست دباؤ میں تھے اور غالباً انہوں نے مسیح کے دوبارہ جی اٹھنے کی کہانی اپنے پاس سے گھڑی تھی۔

ڈاکٹر موصوف فرماتے ہیں کہ

"واقعاتی شہادت سے اس امر کا پتہ لگتا ہے کہ مسیح صلیب پر صرف چھ گھنٹے رہے تھے جبکہ بالعموم صلیب پر موت کے واقع ہونے میں تین چار دن لگتے تھے۔ ان کا دعویٰ یہ ہے کہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح پر صرف بیہوشی طاری ہوئی تھی۔ ٹھنڈی جگہ پر رکھے جانے کے نتیجہ میں (جیسا کہ فی الواقعہ انہیں ٹھنڈی جگہ میں رکھا گیا تھا) وہ ہوش میں آ گئے۔ اس امر کو باور کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ وہ زخموں سے صحتیاب ہونے کے بعد سالہا سال زندہ نہیں رہ سکتے تھے۔"

ڈاکٹر لائیڈ ڈیویز ۱۹۶۸ء سے ۱۹۷۱ء تک ملکہ برطانیہ کے اعزازی معالج رہے۔ انہوں نے اپنے اس متنازعہ نظریہ کو صفِ اول کے طبّی رسالہ میں پیش کیا ہے۔

ڈاکٹر موصوف کے ان دعاوی کو چرچ کے لیڈروں نے شدید تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ بشپ آف آکسفورڈ کے ترجمان ریورنڈ رچرڈ تھامس نے کہا بہت سے عیسائی اس نظریہ کو توہین آمیز پائیں گے۔ انہوں نے کہا یہ ایک ایسی بات ہے کہ جسے ہم نے پہلے بھی بعض لوگوں کی زبانی سنا ہے۔ یہ حقیقت کہ اب کی بار اس میں طبّی نقطۂ نگاہ بھی شامل ہو گیا ہے اس کے صحیح ہونے کے حق میں جواز کا کام نہیں دے سکتی۔ یہ کہنا کہ مسیح مر کر جی نہیں اٹھا بائبل کی مقدس تحریرات کو غلط معانی پہنانے کے مترادف ہے۔

ایک کیتھولک ترجمان نے کہا ہمارا کلیسیا دو ہزار سال سے قائم چلا آ رہا ہے ہمارے عقائد کو تبدیل کرنے کے لئے اس سے بھی زیادہ عرصہ درکار ہو گا۔ اس کے بالمقابل ڈاکٹر ڈیویز کا کہنا یہ ہے عیسائیوں میں اتنی ہمت ہونی چاہیئے کہ وہ مسیح کی موت سے متعلق عقلی اور آزاد خیالی پر مبنی توجیہہ کو قبول کر سکیں۔

کتاب واردات کے قلمی نسخے کا عکس

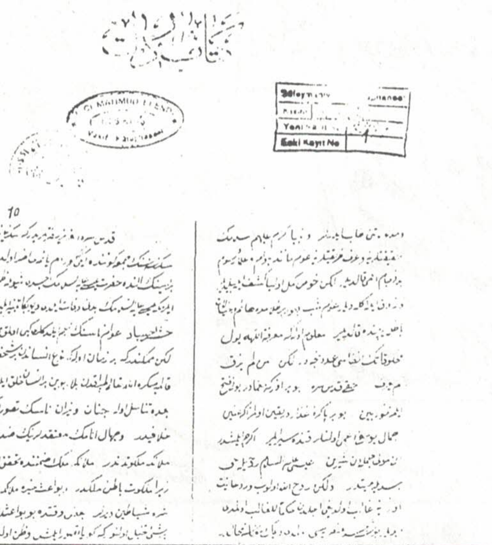

ڈاکٹر موصوف اوران کی ماہر دینیات بیوی مارگریٹ نے رائل کالج آف فزیشنز کے رسالہ میں صلیب پر مسیح کی حالت کا طبّی نقطۂ نگاہ سے تفصیلی تجزیہ پیش کیا ہے انہوں نے لکھا ہے صلیب دیئے جانے پر مسیح شدید صدمہ کی حالت سے دوچار تھے اوران کے خون کے دباؤ میں شدید کمی واقع ہوگئی تھی اور دماغ کو خون کی بہم رسانی میں قلت کی وجہ سے ان کے ہوش وحواس برقرار نہ رہے تھے۔ ان کی کھال کی خاکستری یعنی زرد رنگت اور بے حسی کو موت کی علامت سمجھ لیا گیا۔ قریب کھڑے ہوئے لوگوں نے یہ باور کر لیا کہ مسیح کی موت واقع ہوگئی ہے۔

ڈاکٹر لائیڈ ڈیویز جو ایسکس کے علاقہ سیفران والڈن کے رہنے والے ہیں نے لکھا ہے کہ اگرچہ ان کے دل اور سانس کی حرکت محسوس نہ ہوتی تھی لیکن فی الحقیقت وہ ابھی زندہ ہی تھے اور مرے نہ تھے۔

(ٹوڈے بابت ۲۷ اپریل ۱۹۹۱ء صفحہ اول)

ڈاکٹر لائیڈ ڈیویز کے اس نظریہ کے متعلق لندن کے اخبارات ٹائمز، ڈیلی ٹیلیگراف، گارڈین، ڈیلی ایکسپریس اور ڈیلی سن نے بھی تفصیلی خبریں شائع کی ہیں

Jesus uproar

From Page 1

our beliefs." Dr Lloyd Davies said Christians should be able to accept a rational explanation of Jesus's death.

The doctor and his theologian wife Margaret give a detailed medical explanation of Christ's condition on the cross in the journal of the Royal College of Physicians.

"At his crucifixion, Jesus was in shock and suffering from falling blood pressure, and lost consciousness because of diminished blood supply to the brain," he says.

"His ashen skin and immobility were mistaken for death, and bystanders believed he was dead."

He was still alive, although his heartbeat and breathing could not be detected, said Dr Lloyd Davies, a practising Anglican from Saffron Walden, Essex.

His version of events differs from the Bible in several respects:

- *Bible: "And when Jesus had cried with a loud voice, he said Father into Thy hands I commend my spirit."*

Lloyd Davies: Christ may have said nothing as He died, just let out a huge breath as He slumped into a coma.

- *Bible: Joseph of Arimathaea "took the body down and wrapped it in linen and laid it in the sepulchre that was hewn in stone."*

Lloyd Davies: As Christ showed signs of life after the crucifixion he was not placed in a tomb but taken away and tended.

- *Bible: A number of apostles reported seeing Christ and talking to him.*

Lloyd Davies: The people who "saw" Christ in the following days must have been under intense phsychological pressure far beyond their capacity to cope with emotionally."

Today

SATURDAY April 27, 1991

Church in uproar at sensational claim by the Queen's ex-doctor

JESUS DID NOT DIE ON CROSS

by NICKI POPE and NICK CRAVEN

JESUS was still alive when he was taken off the cross, a former doctor to the Queen claims.

He merely fainted and was resuscitated, says Dr Trevor Lloyd Davies.

Outraged Church leaders last night condemned his claim that Mary Magdalen and the disciples were under stress and probably made up the story of the resurrection.

The doctor says evidence points to Jesus spending just six hours on the cross, whereas death by crucifixion normally took three to four days. "It was the same as if he had fainted," he claims. "Lying him in a cool place, as they would have done, would have revived him.

"There is no reason, once recovered from his wounds, why he could not have lived for years."

Dr Lloyd Davies, honorary physician to the Queen from 1968 to 1971, puts forward his controversial theory in a leading medical journal.

But the sensational claims were attacked by Church leaders. The Rev Richard Thomas, spokesman for the Bishop of Oxford, said many Christians would find it offensive.

He said: "This is something we have heard before from others and the fact that it is now presented with a medical tinge doesn't make it valid. To say that Jesus was not resurrected is to simply misread the biblical scriptures."

A Catholic spokesman said: "Our church has been around for 2,000 years and it will take more than this to change

Turn to Page 2

مقالہ خصوصی
م - ا - د

گناہ کو نیکی قرار دینے والوں کی خوش فہمیاں

جناب عقیل دانش اپنے ایک کالم میں جو روزنامہ "جنگ" لندن میں "رسائی دل تک" کے زیرعنوان شائع ہوتا ہے رقمطراز ہیں:۔

"انسانی معاشرہ بھی کیا خوب ہے، عذاب سے بھی ثواب کا جواز نکال لیتا ہے، گناہ سے نیکی کشید کرتا ہے اور برائی سے اچھائی کا پہلو تراشتا ہے۔ رشوت اور ہیراپھیری کی کمائی سے محل کھڑے کئے جاتے ہیں اور ان کی پیشانی پر "ھذا من فضل ربّی" تحریر کر دیا جاتا ہے۔ منشیات کے زہر سے نسلوں کو تباہ کیا جاتا ہے اور اس خطیر آمدنی سے عوام کی خدمت کے لئے انتخابات میں حصّہ لے کر قومی ایوانوں میں نشست سنبھالی جاتی ہے اور اس طرح غیر اخلاقی، غیر قانونی اور غیر شرعی اعمال کے جلو میں جنّت کی راہ متعین کی جاتی ہے۔"

(روزنامہ "جنگ" لندن ۲۹ اپریل ۱۹۹۱ء صہ ۳)

جناب عقیل دانش نے جس ہمہ گیر خرابی کی نشاندہی کی ہے وہی معاشرتی فساد و بگاڑ کی اصل جڑ ہے۔ یہی وہ خرابی ہے جو پاکستانی معاشرے کو اندر ہی اندر گھُن کی طرح کھا رہی ہے۔ چھوٹے ہوں یا بڑے، عوام ہوں یا خواص، آزاد خیال ہوں یا قدامت پسند، جدیدیت کے دلدادہ ہوں یا بنیاد پرست اگر بلا استثناء سب کے سب نہیں تو ان کی غالب اکثریت عذاب سے ثواب کا جواز نکالنے، گناہ سے نیکی کشید کرنے اور بُرائی سے اچھائی کے پہلو تراشنے میں اپنا جواب نہیں رکھتی۔ ایسے لوگ گناہ پر گناہ کرتے چلے جاتے ہیں اور حیلے بہانوں اور لفظی و معنوی موشگافیوں سے کام لے کر اپنے ہر ناروا فعل کو کارِ ثواب قرار دینے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے، الٹا یہ سمجھتے ہیں کہ ایسے "کارہائے ثواب" کی انجام دہی ان کے لئے توشۂ آخرت کا کام دے گی اور وہ ضرور بالضرور جنت میں ہی جائیں گے۔

بالخصوص منشیات کی سمگلنگ سے حاصل ہونے والے کالے دھن کے بل پر قومی ایوانوں میں نشستیں سنبھالنے والے گناہ سے کیسی کیسی نیکیاں کشید کرتے ہیں اور بُرائی سے اچھائی کے کیسے کیسے پہلو تراشتے ہیں اس کی مثالیں آئے دن اخباروں میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ لاکھوں کروڑوں روپئوں کی "ہارس ٹریڈنگ" اور بینکوں سے حاصل کئے ہوئے اربوں روپئوں کے قرضوں کی معافی کے ذریعہ قومی دولت کی لوٹ کھسوٹ سے کون واقف نہیں ہے۔ کالے دھن کی بدولت قومی ایوانوں میں پہنچنے والے اسی نوع کے سیاسی جادوگر ہی تو تھے جنہوں نے ۱۹۷۴ء میں اپنے غیر اخلاقی، غیر قانونی اور غیر شرعی اعمال پر پردہ ڈالنے کے لئے ایک آئینی ترمیم کے ذریعہ لاکھوں کلمہ گو احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے کر انہیں بنیادی انسانی حقوق سے محروم کر ڈالا۔ قومی ایوانوں میں ان نشستیں سنبھالنے والوں کو کسی ایک غیر مسلم کو مسلمان بنانے کی توفیق تو نہ ملی الٹا کیا یہ کہ جو لاکھوں پاکستانی احمدی مالی اور جانی قربانیاں دے دے کر یورپ، امریکہ، افریقہ اور مشرق بعید کے ممالک میں غیر مسلموں کو مسلمان بنا رہے تھے ان کے متعلق فتوای صادر کر دیا کہ یہ مسلمان نہیں ہیں۔ پھر اسی پر بس نہیں ان کی اس سراسر بلاجواز کارروائی سے شہ پا کر مولویوں کے جاہل پیروکاروں نے بیسیوں احمدیوں کو شہید کر کے ان سے جینے کا حق بھی چھین لیا۔ مزید برآں سینکڑوں احمدیوں کے خلاف سراسر جھوٹے اور بے بنیاد مقدمے قائم کر کے انہیں جیلوں میں ٹھونس دیا گیا۔ عجب تر بات یہ ہے کہ ان ناروا افعال کا ارتکاب کرنے والے ممبران اسمبلی اور مولویوں کے پیروکاروں نے ان افعال میں سے بزعم خود نیکی کا پہلو تراش کر اپنے لئے جنت میں ٹھکانہ ریزرو کرا لیا۔ یہ دوسری بات ہے کہ بعد میں آنے والی حکومت نے جنّت کے ٹھیکیدار ان ممبران اسمبلی کی غیر اخلاقی اور غیر شرعی کارروائیوں اور سیاہ کارناموں کے متعلق قرطاس ابیض چھاپ کر ان کی بے گناہی اور پارسائی کا پول کھول کر رکھ دیا۔

بہرحال اُس وقت سے ہی عذاب سے ثواب کا جواز نکالنے، گناہ سے نیکی کشید کرنے اور بُرائی سے اچھائی کا پہلو تراشنے کا مشغلہ زور شور سے جاری ہے جس کی وجہ سے بداعمالیاں جنگل کی آگ کی طرح پھیل رہی ہیں۔ بالخصوص سندھ میں ڈاکوؤں، قتل و غارت گری اور اغوا برائے تاوان کی بھرمار کی وجہ سے شہر ہوں یا دیہات امن ہر جگہ مفقود ہو کر رہ گیا ہے۔ غیر ملکی سیاحوں وغیرہ کے ساتھ بھی ناروا سلوک کی مثالیں بڑھتی جا رہی ہیں۔ ایک سویڈش انجینئر کو ڈاکوؤں نے اغوا کیا۔ پولیس نے تعاقب کر کے اسے چھڑوانے کی کوشش کی طرفین کی طرف سے فائرنگ کا تبادلہ ہوا۔ غیر ملکی انجینئر رہا ہونے کی بجائے جان سے ہی ہاتھ دھو بیٹھا۔ زیادہ عرصہ نہیں ہوا ڈاکوؤں نے ریسرچ کی غرض سے پاکستان آئے ہوئے تین جاپانی طلباء کو اغوا کر لیا اور ان کی رہائی کے لئے کروڑوں روپے کی رقم بطور تاوان طلب

کی۔ چھ ہفتہ کی انتہائی دوڑ دھوپ کے بعد ان کی رہائی عمل میں آئی۔ اس دوران ڈاکوؤں کی طرف سے بہت خطرناک قسم کی دھکیاں ملتی رہیں اور بار بار انتہائی مخدوش صورت حال پیدا ہوتی رہی۔ سندھ میں امن و امان کی صورت حال کس حد تک بگڑ چکی ہے اس کا اندازہ آئی جے آئی کے سیکریٹری جنرل اور جماعت اسلامی کے نائب امیر پروفیسر غفور احمد کے ایک طویل بیان کے ایک فقرہ سے لگایا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا۔

"اندرونِ سندھ اغوا کنندگان اب اتنے مستحکم ہو گئے ہیں کہ انہوں نے حکومتی سطح پر اپنی اتھارٹی تسلیم کرا لی ہے اب سرکاری سطح پر ان کے ساتھ مذاکرات ہوتے ہیں"

(روزنامہ "جنگ" لندن ۲۹۔اپریل ۱۹۹۱ء صٓ)

الغرض سندھ میں خوف و ہراس اور دہشت کے سائے دن بدن بڑھتے پھیلتے اور گہرے سے گہرے ہوتے جا رہے ہیں۔ حکومت کی بے بسی پر خود پاکستانی ہی نہیں ایک دنیا حیران و پریشان ہے۔

۱۹۷۴ء سے شمار کر کے گزشتہ سترہ سال کے دوران رونما ہونے والے حالات اور روز افزوں اخلاقی انحطاط کا قوم اگر گہری نظر سے جائزہ لے کر ایک بنیادی حقیقت کا صحیح معنوں میں ادراک کر لے تو تلافیٔ مافات کے بعد حالات کے سدھرنے اور روبہ اصلاح ہونے کی صورت پیدا ہو سکتی ہے اور وہ حقیقت یہ ہے ؎

گندم از گندم بروید جَو از جَو　　از مکافاتِ عمل غافل مشو

❀❀❀❀❀❀❀❀

ظلمت کے سب آثار مٹا کیوں نہیں دیتے　　سچائی کے سورج کو چڑھا کیوں نہیں دیتے
اب نغمۂ توحید سنا کیوں نہیں دیتے　　ان نیند کے ماتوں کو جگا کیوں نہیں دیتے
جب جرم ہے ثابت تو سزا کیوں نہیں دیتے　　اشرار کو سولی پہ چڑھا کیوں نہیں دیتے
نمرود کے اخلاف نے بھڑکائی ہے پھر آگ　　اُس آگ کے شعلوں کو بجھا کیوں نہیں دیتے
شیطان کے چیلوں کا جہاں راج ہو قائم　　اُن بستیوں کو آگ ــــ لگا کیوں نہیں دیتے
بڑھتی ہی چلی جاتی ہے دن رات شقاوت　　ظلموں کا مزہ ان کو چکھا کیوں نہیں دیتے
کیوں کھیلتے ہیں خون سے انسان کے یہ ہولی　　مومن ہیں تو پھر آبِ بقا کیوں نہیں دیتے
کیا ظلم و تعدّی پہ ہے سچائی کی بنیاد　　یہ اپنے دماغوں کو جِلا کیوں نہیں دیتے
آ جاتا ہے جو منہ میں وہ بک جاتے ہیں نادان　　قفل ان کی زبانوں پہ لگا کیوں نہیں دیتے
یہ خادمِ دیں ہیں تو جفا پیشہ بنے کیوں　　یہ نکتۂ خاص ان کو ــــ بتا کیوں نہیں دیتے
ناکامی و محرومی ہے ظالم کا مقدّر　　یہ فیصلہ اب ان کو سنا کیوں نہیں دیتے
دنیا ہوئی الحاد کی بیماری سے لاچار　　تم شافی ہو پھر اُس کو شفا کیوں نہیں دیتے
اسلام کا جو نقش جمایا تھا دلوں پر　　پھر آج وہی نقش جما کیوں نہیں دیتے

یہ سچ ہے کہ تم میری رگِ جاں سے قریں ہو　　پھر تم کو پکاروں تو صدا کیوں نہیں دیتے
کیوں مجھ کو بھٹکنے کے لئے چھوڑ دیا ہے　　غفلت میں پڑا ہوں تو جگا کیوں نہیں دیتے
آئے ہیں بڑے شوق سے یہ تشنۂ دیدار　　تم شربتِ دیدار ــــ پلا کیوں نہیں دیتے
کیوں اذن نہیں دیتے نسیمِ سحری کو　　منہ بند ہیں کلیاں تو کھلا کیوں نہیں دیتے

ہیں کون؟ اگر ہم نہیں اسلام کے خادم　　اُن خادموں کا ہم کو پتا کیوں نہیں دیتے
بنیاد اگر جھوٹ پہ ہے احمدیت کی　　اس جھوٹ کو دنیا سے مٹا کیوں نہیں دیتے
ہے کذب تو کیوں پھیلتا جاتا ہے جہاں میں　　باطل کی یہ آواز دبا کیوں نہیں دیتے
ہیں دشمنِ دیں ہم تو یہ اعزاز دیا کیوں　　کانٹے ہیں تو رستے سے ہٹا کیوں نہیں دیتے
ہر گوشۂ عالم میں اُجالا ہے ہمیں سے　　ہیں شمعِ ضلالت تو بجھا کیوں نہیں دیتے
اے ختمِ رسل، فخرِ جہاں، محسنِ عالم　　ہم آپ کے ہیں آپ دعا کیوں نہیں دیتے
جب فتح تمہاری ہے سلیم آخری دن تک　　تم سارے مظالم کو بھلا کیوں نہیں دیتے

سلیم شاہجہان پوری، امریکہ

جماعت احمدیہ کی طرف سے جاری کردہ ایک

پریس ریلیز

گذشتہ کچھ عرصہ سے علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور کے احمدی طلباء جماعت اسلامی کی ذیلی تنظیم اسلامی جمعیت طلباء کے مخالفانہ رویہ سے بہت تنگ ہیں۔

یہ پچھلے ستمبر کی بات ہے کہ اس میڈیکل کالج کے ہوسٹل میں رہائش پذیر طلباء کو زبردستی ہوسٹل سے نکال دیا گیا اور ان کی قیمتی املاک جس میں تعلیمی کتب اور میڈیکل آلات وغیرہ تھے لوٹ لئے گئے یا جلا دیئے گئے۔

احمدی طلباء اور ان کے لواحقین کی کوششوں کے باوجود کالج انتظامیہ، ضلعی انتظامیہ یا پنجاب گورنمنٹ نے ان ظالمانہ واقعات کے خلاف کالج رولز یا سول رولز کے تحت کوئی کارروائی نہیں کی۔ اس سے قبل بھی ۱۹ اور ۲۰ مئی ۱۹۹۰ء کو مذکورہ کالج کے تمام احمدی طلباء کو ہوسٹل سے نکال دیا گیا تھا اور ان میں سے ۴ احمدی طلباء کو بری طرح زدوکوب کیا تھا اور ان کی قیمتی املاک کو لوٹا گیا یا جلایا گیا۔ دو احمدی طلباء کا ۹۵۰۰ روپیہ چھین لیا گیا اور ایک طالب علم کی موٹر سائیکل چھین لی گئی۔ املاک کے نقصان کی کل مالیت ایک لاکھ روپیہ بنتی ہے۔

معلوم ہوتا ہے انتظامیہ اور حکومت کے رویہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی جس کا مطلب ہے کہ وہ احمدی طلباء کے حقوق کے تحفظ کے لئے کسی قسم کا کوئی نوٹس نہیں لے رہی اور اس طرح کی ظالمانہ کارروائیاں کرنے والوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جاتی۔ متاثرہ احمدی طلباء نے صدر پاکستان، وزیر اعظم پاکستان، وزیر اعلیٰ پنجاب اور مقامی انتظامیہ کو تاریں بھیجی ہیں مگر ان کی طرف سے کسی قسم کی کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کارروائیوں کے پیچھے کوئی مخفی ہاتھ ہے جو احمدی طلباء کے خلاف ان ظالمانہ واقعات کو دُہرا رہا ہے۔ ان کے خلاف سیاسی طور پر منظم طلباء تنظیمیں جن کے پیچھے مذہبی تنظیمیں کام کر رہی ہیں سرگرم عمل ہیں جیسا کہ جماعت اسلامی۔

ان گھناؤنی کارروائیوں کا مقصد احمدی طلباء کو میڈیکل اور انجینئرنگ جیسے پروفیشنل اداروں میں تعلیم حاصل کرنے سے محروم کرنا ہے تاکہ وہ نوکری یا اپنا کام کرنے کے قابل نہ ہو سکیں۔ حکومت پنجاب واضح طور پر اس حق میں نہیں ہے کہ احمدیوں کو نوکریاں دی جائیں۔ ایسا ماحول پیدا کر دیا جائے کہ کالج انتظامیہ اندیشہ نقص امن کا بہانہ بنا کر احمدی طلباء کو داخلہ کے حق سے ہی محروم کر دے۔

اس قسم کے واقعات کے مدنظر آپ باآسانی اس بات کی نشاندہی کر سکتے ہیں کہ یہ ظالمانہ واقعات دوسرے تعلیمی اداروں اور یونیورسٹیوں کے طلباء کو حوصلہ دیں گے کہ وہ ایسی کارروائیاں کریں۔ یہاں اس بات کی بھی نشاندہی کرنا ضروری ہے کہ ۲۱ مئی سے ۳۱ مئی کے دوران ایک اور تنظیم "تحفظِ ختم نبوت" "یوتھ لیگ" حکومت پنجاب کے مرکز میں انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور کے طلباء کو اکساتی رہی۔ ابھی تک ایسی کارروائیوں کی حوصلہ شکنی کا کوئی آغاز نہیں ہوا۔

کھاریاں سے ایک خط

محترمہ مسز امۃ الحفیظ صاحبہ لکھتی ہیں:۔ میں بطور ہیڈ مسٹریس گورنمنٹ گرلز سکول پنجن کسانہ ضلع گجرات میں کام کرتی تھی۔ میرے ساتھ کچھ اس قسم کے واقعات پیش آئے جس کے نتیجہ میں میری صحت دن بدن بڑی تیزی سے خراب ہوتی گئی ان واقعات سے میرے دل کو ایک ٹھیس پہنچی۔

۱۶ اکتوبر ۱۹۸۹ء کی بات ہے جب کچھ طالبات نے ضلعی سطح پر ہونے والے تحریری مقابلہ جات میں حصہ لینے کا فیصلہ کیا۔ اس مقابلہ میں عنوان "حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی" تھا۔ سکول کی شرپسند ٹیچرز اور درس دینے والے قاری کو میرے احمدی ہونے کا علم تھا۔ جنہوں نے میرے خلاف باقاعدہ منصوبہ بنایا ہوا تھا اور موقع کی تلاش میں تھے۔ انہوں نے مضمون پڑھنے والی بچی کو جان بوجھ کر "ختم نبوت" اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں نازیبا الفاظ لکھوائے۔ جب مضمون مجھے دکھایا گیا تو میں نے اس پر اعتراض کیا اور کہا کہ یہ الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں تقریر سے حذف کر دیئے جائیں۔ لیکن مجھے اس بات کا علم نہ ہو سکا کہ یہ الفاظ جان بوجھ کر مجھے برانگیختہ کرنے کے لئے تقریر میں داخل کئے گئے تھے۔ ہر کوئی جانتا تھا کہ میں احمدی ہوں۔ میرے خلاف سازش بنائی گئی جس کا اس وقت مجھے علم نہیں تھا۔

چھٹی کے بعد میں حسبِ معمول واپس اپنے گاؤں چلی گئی۔ استانیوں نے چند ملاؤں سے گٹھ جوڑ کر کے اگلے دن سکول بند کر دیئے اور ایک جلوس نکالنے کا فیصلہ کیا۔ راتوں رات انہوں نے اشتہارات چھپوائے۔ مجھ پر الزام لگایا کہ میں نے حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے۔ سکول کے تمام عملہ کو کہا گیا کہ وہ کسی بھی صورت مجھے اس واقعہ کا علم نہ ہونے دیں۔

اگلے روز میں حسبِ معمول بس پر سوار ہو کر سکول پہنچنے کے لئے روانہ ہوئی۔ جب بس سکول کے قریب پہنچی تو میں نے دیکھا کہ سڑک کو بند (بلاک) کر دیا گیا ہے اور ایک جلوس نکالا گیا ہے۔ پرانے ٹائروں کو آگ لگا کر سڑک کو بند کر دیا گیا تھا۔ بسوں اور سواریوں کی تلاشی لی جا رہی تھی۔ بعد میں مجھے علم ہوا کہ وہ مجھے تلاش کر رہے تھے۔ انہوں نے مجھے مارنے کا منصوبہ بنایا ہوا تھا اور اس کے بعد میری لاش کو جلوس کی شکل میں کھاریاں لے جانا چاہتے تھے۔ مجھے ان باتوں کا تب علم ہوا جب میرے ساتھ بیٹھی ہوئی ایک مسافر خاتون نے جلوس کے لیڈر سے پوچھا کہ یہ کیا تلاش کر رہے ہیں۔ میں نے اپنے اللہ سے بڑی عاجزی سے دعا کی کہ مجھے ان ظالموں کے (چنگل) سے نجات دلا۔ چونکہ دیر ہو رہی تھی اس لئے ہماری بس میں سے ایک خاتون نے ہڑتالیوں سے درخواست کی کہ ہمیں ایک فوتگی (FUNERAL) پر جانا ہے اس لئے ہماری بس کو جانے دیں ہم پہلے ہی لیٹ ہیں۔ ڈرائیور نے بس جلوس میں سے نکال لی۔ میں نے اپنے اللہ کا شکریہ ادا کیا اور پنجن کسانہ اترنے کی بجائے سیدھی گجرات پہنچ گئی۔ وہ ظالم چارپائی بھی ساتھ لے آئے کہ مجھے مار کر میری لاش چارپائی میں ڈالیں گے۔

شاہراہ کیونکہ بند ہو گئی تھی اس لئے پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ انتظامیہ نے لوگوں کو یقین دلایا کہ میرے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ ان یقین دہانیوں کے بعد ہڑتالیوں نے سڑک کلیئر کر دی۔

میرے خلاف دفعہ A/۲۹۵ (سزائے موت) اور A/۲۹۸ کے تحت مقدمات درج کئے گئے۔ انہوں نے میرے خلاف الزام لگایا کہ میں نے تقریر میں سے رسول اکرمؐ کا نام کاٹ کر توہین رسول کی ہے۔ مطالبات کئے گئے کہ مجھے فوری طور پر سروس سے نکال دیا جائے اور میرے خلاف عدالت میں مقدمہ چلایا جائے اور دوبارہ کسی تعلیمی ادارہ میں کام کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔ پولیس نے تحقیقات

کی لیکن میرے خلاف ان کو کوئی ثبوت نہ مل سکا۔ یہ کیس اب عدالت میں چلا گیا ہے۔ میرا تبادلہ کسی اور سکول میں کر دیا گیا جو میرے گھر سے دور تھا۔ میں ۲۲ سال سے محکمہ تعلیم میں ہوں۔ میں ملّاؤں کے اسلام کے خلاف رویہ سے تنگ ہوں وہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ احمدی رسولِ پاک صلعم کی عزّت نہیں کرتے۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ ہر احمدی رسولِ پاک صلعم کی عزّت کے لئے اپنی زندگی اور ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔

ترجمہ:۔ عبد الرشید بھٹی نیشنل جنرل سیکریٹری ______ جرمنی

(ماخوذ از ریویو آف ریلیجنز جنوری ۱۹۹۱ء)

قبولیتِ دُعا کے دو ایمان افروز واقعات

ہمارے مشرقی افریقہ کے مبلغ مکرم محمد ہاشم بن عثمان نے اپنی پندرہ روزہ ڈائری میں رقم فرمایا ہے۔

مجھے آئیوو (IWISO) شہر کے ایک معلم نے اپنے ہاں مدعو کیا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ وہاں کی مقامی جماعت احمدیہ نے دو مختلف مواقع پر شہر کی ایسی دو عورتوں کے لئے دعا کی جو اولاد کی نعمت سے محروم چلی آرہی تھیں۔ اللہ نے اپنے فضل سے جماعت کی دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے ان دونوں خواتین کو اولاد سے نوازا۔ وہ دونوں ہی اللہ تعالیٰ کی شکر گزار اور جماعت کی ممنون ہیں۔

ایک اور موقع پر ایک عورت کا بچہ مفرور ہو کر لاپتہ ہو گیا۔ اس نے بھی جماعت احمدیہ سے بچہ کی واپسی کے لئے دعا کی درخواست کی۔ چنانچہ احمدی احباب نے دعا کی۔ خدا تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ بچہ پانچ روز بعد گھر واپس لوٹ آیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مراسلہ ______ وکالت تبشیر

احمدیہ ہیلتھ سنٹر موروگورو (تنزانیہ) کی قابلِ قدر خدمات

حکومت کی طرف سے دلی شکریہ اور ممنونیت کا اظہار

مبلغ تنزانیہ مکرم مولانا نسیم احمد صاحب باجوہ اپنے ایک مکتوب میں مطلع فرماتے ہیں کہ پچھلے دنوں موروگورو میں ٹائیفائڈ کی وبا پھیل گئی تھی جس کی وجہ سے وہاں کے ایک عیسائی سکول کی متعدد طالبات ٹائیفائڈ میں مبتلا ہو گئیں اور ایک طالبہ وفات بھی پا گئی۔ اس پر گورنمنٹ کے بعض نمائندگان نے جن میں ریجنل میڈیکل آفیسر ڈاکٹر ایچ کیتانگے اور ممبر پارلیمنٹ مسز شمیم خاں شامل تھے۔ موروگورو کے مقامی احمدیہ ہیلتھ سنٹر سے رابطہ قائم کیا اور درخواست کی کہ میڈیکل سنٹر مذکورہ ٹائیفائڈ پر قابو پانے اور مریض بچیوں کا علاج کرنے میں حکومت کے ساتھ تعاون کرے۔ چنانچہ احمدی ڈاکٹروں نے نہ صرف طالبات کا طبّی معائنہ کر کے ان کا علاج کیا بلکہ ان کی خوراک کے لئے پانچ ہزار شلنگ کی رقم بھی بطور امداد دی نیز وافر مقدار میں ادویہ بھی مفت فراہم کی گئیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے وبا پر بہت جلد قابو پا لیا گیا اور جملہ بچیاں صحتیاب ہو گئیں۔

احمدیہ ہیلتھ سنٹر کی اس خدمت کو حکومت نے بنظرِ استحسان دیکھا۔ چنانچہ مسز ایس۔ پی خان ممبر پارلیمنٹ نے احمدیہ مسلم مشن کی وساطت سے احمدیہ ہیلتھ سنٹر موروگورو کے انچارج مکرم ڈاکٹر مبارک۔ اے شریف صاحب کے نام شکریہ کا جو خط ارسال فرمایا اس میں احمدیہ مشن اور احمدیہ ہیلتھ سنٹر کے بروقت تعاون اور انتہائی قابلِ قدر خدمت کو سراہا اور اس توقع کا اظہار کیا کہ انسانی جانوں کو مہلک امراض سے محفوظ رکھنے میں آپ کا بھرپور تعاون ہمیں آئندہ بھی حاصل رہے گا اور ہم مستقبل میں بھی آپ کے اسی طرح ممنونِ احسان رہیں گے ______ (وکالت تبشیر)

جلسہ مسیح موعود علیہ السلام کا اہتمام کرنیوالی جماعتیں

جماعت احمدیہ جرمنی کی جن جماعتوں نے یوم مسیح موعود علیہ السلام کے موقعہ پر اجلاسِ عام کا خصوصی اہتمام کیا ان سب کے اجلاسات کی رپورٹ شائع کرنا تو ممکن نہیں البتہ ایسی جماعتوں کے نام ریکارڈ کی غرض سے شائع کئے جا رہے ہیں۔

LAHR, ELLWANGEN, BÖBLINGEN, STUTTGART, FREIBURG
HEILBRONN, WAIBLINGEN, LANGENAU, KARLSRUHE, CALW,
GEISSEN, EICH, DIEBURG, BADKARSCHAFEN, NIDA, KORBACH,
ODENWALD, ALZEY, LÖRSCH, IDAROBERSTEIN, HEIDELBERG,
GROSSROHRHEIN, WITZENHAUSEN, GEMUNDEN, WETTER,
WEITERSTADT, NEUHOF, NEUISENBURG, OFFENBACH,
SELENGENSTADT, NEUSTADT, LIMBURG, SCHLÜCHTERN,
LOHFELDEN.

قابلِ تقلید مساعی

جماعت آفن باغ نے تین شہروں "مائن تھال، ابر ہاوزن اور آفن باخ کی لائبریریوں میں سلسلہ کی اہم جرمن کتب رکھوائیں۔ نیز افن باخ کی لائبریری میں ترکی، انگلش، عربی اور اُردو کُتب بھی رکھوائی گئیں۔ جرمن کُتب میں قرآن مجید، منتخب آیاتِ قرآنی، منتخب احادیث، منتخب ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام، مسیح ہندوستان میں، اسلامی اصول کی فلاسفی، لائف آف محمد صلعم شامل ہیں۔ آفن باغ کی مرکزی لائبریری میں جماعتی کُتب کی نمائش کے انعقاد کے لئے انتظامیہ سے گفت و شنید کی جارہی ہے۔ منتخب کُتب اور تصاویر کے نمونے مقامی انتظامیہ کے اصرار پر اُن کو دے دیئے گئے ہیں۔ امید ہے اس بارے میں جلد پیش رفت ہوگی اور نمائش کی اجازت مل جائے گی۔

میر عبد الطیف ______ افن باخ

چندہ برائے تعمیر گیسٹ ہاؤس قادیان

جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۱ء کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی متوقع آمد کے پیشِ نظر مہمانوں کی رہائش کے لئے گیسٹ ہاؤس تعمیر کرنے کا پروگرام ہے۔

مجلس انصار اللہ جرمنی نے اس مد میں دس ہزار مارک دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اس لئے تمام انصار بھائیوں سے گذارش ہے کہ وہ اس مد میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں۔

عبد الغفور بھٹی صدر مجلس انصار اللہ ______ جرمنی

تقرر

مکرم چوہدری رحمت علی صاحب کا تقرر بطور زعیم اعلیٰ انصار اللہ سٹٹ گارٹ ریجن اور مکرم مظفر احمد ملک کا تقرر بطور زعیم اعلیٰ انصار اللہ برلن ریجن عمل میں آیا ہے۔ تمام انصار بھائیوں سے تعاون کی درخواست ہے۔

طرزِ تحریر اور آپ کی شخصیّت

ڈاکٹر عمران احمد خان

اس تحریر سے آپ کو اپنی شخصیّت کے تمام پہلوؤں سے آگاہی میں مدد ملے گی اور دوسرے لوگوں کی ایک نئے زاویۂ نگاہ سے پرکھنے کا موقع ملے گا تا آپ باہمی رویہ کا بہتر طور پر تعین کر سکیں۔

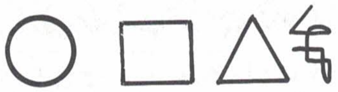

مندرجہ بالا چار اشکال کو اپنی پسند کے مطابق ترتیب وار ذیل میں درج کریں۔

۱ ________________ ۲ ________________

۳ ________________ ۴ ________________

اپنی پسند کی توثیق کے لئے مشاہدہ کریں کہ کیا آپ کا طرزِ تحریر اس سے کلی یا جزوی طور پر مطابقت رکھتا ہے یا نہیں کیونکہ یہ چار اشکال آپ کی لکھائی کی بنیاد فراہم کرتی ہیں۔ اگر ان دونوں میں یکسانیت ہے تو آپ ان سطور کو قبول کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کریں گے۔

دائرہ :۔ یہ محبت کی علامت ہے اگر یہ آپ کا پہلا چناؤ ہے تو محبت آپ کی شخصیّت کا غالب عنصر ہے اس حالت کو آپ o, s, a, e & کے الفاظ میں بآسانی مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ نمونہ کے طور پر دیکھیں۔

I truly miss you

یہ سمجھنے کے لئے کہ یہ محبت کی علامت کیوں ہے آپ کو اپنے بچپن کی طرف لوٹنا ہوگا کہ ایک بچّے کا محبت کا تصور کیا ہے۔ اُس کے نزدیک محبت ایک لطف اندوز ہونے والی چیز ہے اور گول چیزیں جیسا کہ بال اُس کے لئے آرام اور خوشی کا موجب ہوتی ہیں اُن میں کوئی ایسی نوکیلی چیز نہیں جو اُسے نقصان پہنچا سکے۔ اگر آپ اب بھی گول شکل سے ذہنی طور پر منسلک ہیں تو آپ کے طرزِ عمل میں محبت اور زندہ دلی منعکس ہوگی۔ آپ کو تشدد سے نفرت ہے، آپ گلی میں ہونے والے جھگڑے سے دور بھاگتے ہیں اور حادثہ کو دیکھ کر آپ کو کپکپی لگ جاتی ہے۔ اگر دائرہ آپ کی لکھائی میں کلی طور پر منعکس ہے تو آپ دوسروں کے لئے بُرا چاہنے والے جذبات نہیں رکھتے ماسوائے اس کے کہ آپ کے محبت کے جذبات کو خطرہ درپیش ہو۔ اگر دائرے آپ کے طرزِ تحریر میں جزوی طور پر الفاظ کی نوک پلک میں ظاہر ہوں تو آپ اُن اشیاء کے بارہ میں جو آپ کو راحت پہنچائیں، خود غرضی، حسد اور بالادستی کے جذبات رکھتے ہیں۔ آپ کی محبت اپنے لئے ہے اور آپ خود میں مگن ہیں۔ نمونہ کے طور پر دیکھیں۔

Cm Ro I U E

کہیں کہیں آپ اپنی محبت میں دوسروں کو بھی شریک کریں گے لیکن آپ کی نوازشات میں یہ ضمانت فراہم ہوگی کہ آپ اس میں نقصان سے زیادہ فائدہ حاصل کریں گے۔ یہ اضافی دائرے دوسروں کے لئے ان اشیاء کا حصول مشکل بنا دیتے ہیں جو آپ اپنے لئے رکھنا چاہتے ہیں۔ آپ کے اندر کا بچّہ ابھی تک یہ کہہ رہا ہے کہ "مجھے یہ اپنے لئے چاہیئے"۔

مربع :۔ یہ تحفظ کی علامت ہے۔ اسے اپنی پہلی ترجیح کے طور پر چننے میں آپ کی تحفظ کی خواہش کارفرما ہے۔ اس حالت کو آپ h, m, n, r, p, u, N کے الفاظ میں بآسانی مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ نمونہ کے طور پر دیکھیں۔

Your home is lovely

مربع شکل سے آپ پہلی دفعہ اس وقت متعارف ہوئے جب آپ کو پنگھوڑے میں ڈالا گیا اس میں آپ اپنے کو محفوظ تصور کرتے تھے۔ پھر آپ کو بلاکس کھیلنے کے لئے دیئے گئے جنہیں آپ نے اوپر نیچے رکھ کر چیزیں بنانا سیکھا پھر جب آپ نے ڈرائنگ شروع کی تو اُس میں جو گھر آپ بناتے تھے وہ چوکور شکل رکھتے تھے اس گھر میں آپ کے ماں باپ، بہن بھائی رہتے تھے جو آپ کے لئے تحفظ کی علامت تھے۔ تحفظ سے متاثر شخصیّت کے طور پر آپ اپنے گھر کو اپنا قلعہ تصور کرتے ہیں اور وہاں آپ باغبانی سجاوٹ اور دیگر مشاغل میں مصروف رہ کر خوب مطمئن اور آرام دہ محسوس کرتے ہیں۔ آپ اپنے ہاتھ سے کام کرنے اور مختلف چیزیں بنانے کی طرف میلان رکھتے ہیں۔ آپ صحیح استدلال کرنے والے اور عملیت پسند ہیں اور ایسی معلومات اور خیالات اکٹھے کرتے رہتے ہیں جو آپ کے لئے فائدہ مند ثابت ہوں آپ خیالی دنیا سے دور رہتے ہیں اور رومانوی اور فلسفیانہ خیالات میں الجھنا نہیں چاہتے۔ آپ اپنے طرزِ عمل کے لئے ایک مضبوط بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ گو کچھ لوگ آپ کو جلد بھڑک اٹھنے والے سمجھتے ہوں گے لیکن اُنہیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ آپ جیسے مضبوط لوگ ہی ہیں جو قابلِ بھروسہ ہیں۔

تکون :۔ جارحیت کی علامت ہے تکونی اور نوکیلی چیزیں زیادہ توانائی فراہم کر سکتی ہیں اور زیادہ نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہیں۔ اگر بچپن میں آپ نے تکونی اشیاء کھیلنے کے لئے چنیں تو آپ جارح اور زیادہ مستعد تھے۔ آپ اس سے چبھونے اور کھودنے کا کام لیتے تھے۔ کھیل میں آپ سیکھنے کی لگن اور توانائی کے استعمال سے خوشی محسوس کرتے تھے۔ ڈرائنگ میں آپ تکونی چھتیں، جہاز، کشتی اور تکونے درخت بنانا پسند کرتے ہوں گے۔ لکھائی میں نمونہ کے طور پر دیکھیں۔

I must see you!

آپ کی لکھائی میں یہ نوکیں جتنی زیادہ بلند ہوں گی اتنا آپ اپنے کاموں کے باہر سے اعتراف کے خواہش مند ہوں گے۔ آپ کی سوچ اور ادراک میں ایک باریکی پائی جائے گی۔ آپ بہت جلد معاملے کی تہہ تک پہنچنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ آپ کم سے کم ممکنہ راستے سے اپنی منزل تک پہنچنا چاہتے ہیں۔ وقت کے ضائع کرنے سے آپ کو چڑ ہے اور آپ ایسے لوگوں کے ساتھ نہیں چل سکتے جن کی سوچ کی سست رفتاری آپ کے آگے بڑھنے کی راہ میں روک بنے۔ آپ ایک آزادانہ سوچ رکھنے والے انسان ہیں جو کسی کی ماتحتی قبول نہیں کرتا۔ آپ متجسس

اور تخلیقی ذہن رکھنے والے ہیں جو کہ نئے نئے خیالات پیش بھی کرتا ہے اور مسائل کا بنیادی حل بھی پیش کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ چھوٹی موٹی تفصیلات دوسروں کے حل کرنے کے لئے چھوڑ دی جائیں کیونکہ اُن کے حل کرنے میں آپ کے لئے کوئی چیلنج نہیں ہوتا۔ گو کہ آپ انتہائی جذباتی ہو سکتے ہیں لیکن آپ دوسروں کے ساتھ ذاتی حد تک قربت اختیار نہیں کرتے اور اپنے مقصد کے حصول میں کسی کے ساتھ مل کر کام کرنا آپ کو پسند نہیں اس لئے آپ دوسروں کے جذبات کا خیال رکھنے میں اتنے حساس نہیں لیکن جب آپ کسی کی طرف ہاتھ بڑھائیں اور اُس کی خاطر جتنا بھی کر پائیں وہ بہت مثالی ہوتا ہے۔ ہنگامی حالت میں آپ کا ردِّ عمل فوری ہوتا ہے۔ آپ بحث اور چھوٹی موٹی باتوں میں وقت ضائع کرنا پسند نہیں کرتے۔

جارحیت اور نفسانی خواہشات دونوں اشتعال پر منتج ہوتی ہیں اور اپنے مستعمل ہونے کے راستے ڈھونڈتی ہیں اگر ان دونوں میں سے کسی ایک خواہش کی بوجوہ پوری طرح تشفی نہیں ہو پائی اور اپنا سکون دین میں تلاش کرنا نہیں سیکھا تو پھر آپ نے ایک خواہش کو دوسری میں تبدیل کرنے کی کوشش ضرور کی ہوگی۔ اگر یہ توانائیاں مثبت طور پر استعمال نہ ہو سکیں یہی سب سے زیادہ نفسیاتی الجھنوں کا باعث ہوتی ہیں۔ آپ کی شخصیت میں جارحیت کس حد تک ہے اس بات پر منحصر ہے کہ آپ اپنے جذباتی جوش، ولولے اور تحریک سے کس حد تک فائدہ اٹھانے میں کامیاب رہے ہیں جارح شخصیت اگر صحیح سمت میں چلے تو بڑی متحرک اور فعال ثابت ہو سکتی ہے ورنہ اپنے اور معاشرہ کے لئے ضرر رساں۔ بہت سے لوگ آپ کو پسند کرتے ہیں اور آپ کے معترف ہیں لیکن وہ آپ سے بہت گہرا اور قریبی تعلق پیدا کرنے میں جھجک محسوس کرتے ہیں۔

پیچیدہ :- یہ تخیل کی علامت ہے۔ باقی سب اشکال کو ملانے سے یہ اپنی ایک علیحدہ وضع پیدا کرتی ہے اور سب سے کمیاب ہے اس کی مثال ایسے ہے۔

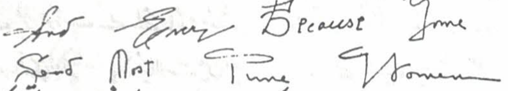

اگر آپ کی لکھائی اُس سے مطابقت رکھتی ہے تو پھر آپ کی شخصیت پر تخیل کی چھاپ نمایاں ہے۔ آپ مشاہدہ اور جاننے کی لامحدود خواہش رکھتے ہیں۔ آپ کا ذہن رسا ذرا آگے اور مختلف انداز میں سوچتا ہے جب آپ کوئی بھی چیز دیکھیں تو آپ کے تخیل کے دریچے جو معلوم ہے اُس کو نظر انداز کرتے ہوئے جو نہیں معلوم اُس کے لئے متجسّس ہو جاتے ہیں اور ایسی چیز تخلیق کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو نئی ہو اور آپ ہی کے لئے مخصوص ہو۔ آپ ہمیشہ حقیقت سے رشتہ جوڑے ہوئے نہیں ہوتے رومانس، مذہب، فلسفہ پر ورائُ الوریٰ انداز میں سوچ کر اُس سے لطف اندوز ہونا آپ کا مخصوص مشغلہ ہے۔ آپ مادی قسم کے انعام کے خواہش مند نہیں ہوتے بلکہ اپنے اندرونی خیالات کے اظہار کا موقع مل جانے پر مطمئن ہو جاتے ہیں۔ اگر آپ کسی وجہ سے اپنی اس عادت کو شعوری طور پر دبانے کی کوشش کریں گے تو اُس کے منفی نتائج نکلیں گے۔

اپنی اس تخلیقی صلاحیت کے اظہار کی ضرورت کے پیشِ نظر آپ اپنے روزمرّہ کے معمول، پابندی اوقات، حفظِ مراتب اور یکسانیت کو مسترد کر دیتے ہیں۔ آپ معاشرتی مقام کے حصول یا تقریبات میں جانے کے خواہش مند نہیں۔ آپ لوگوں کی اہمیّت اُن کی باطنی اور حقیقی صلاحیتوں سے متعین کرتے ہیں نا کہ اُن کے ظاہری معاشرتی معیار اور حیثیت سے۔ آپ شاعری، موسیقی، سائنس اور فن سے متاثر ہیں۔ آپ خود کو پوری دنیا کا حصّہ متصور کرتے ہیں نا کہ صرف اُس معاشرے کا جس میں آپ موجود ہیں۔ تاریخ کے دوسرے ادوار اور تمدن آپ کی سوچ اور تخلیقی صلاحیت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ آپ کو صرف اپنے خوابوں کو عمل میں ڈھالنے کی ضرورت ہے۔

بقیہ : رپورٹ سالانہ اجتماع

فرمایا کہ خدام مقامی جرمن باشندوں کے ساتھ ذاتی تعلق پیدا کریں۔ نرمی اور محبت کا ایسا سلوک کریں جس کے یہ لوگ عادی نہ ہوں۔

ثانیاً جہادِ اکبر جس میں کہ خدام نے اپنے نفس کے ساتھ مقابلہ کرنا ہے۔ دوسروں کی غلطیوں کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنے کی بجائے اپنی غلطیوں کی اصلاح کی طرف دھیان دینا ہے۔ اپنی تقریر کے آخر محترم امیر صاحب نے خدام الاحمدیہ کی طرف سے ایک بیج بھی متعارف کروایا جس کی آمدنی افریقہ کے قحط زدہ علاقوں کی امداد کے لئے وقف کر دی گئی ہے۔ محترم امیر صاحب نے جرمن زبان میں خطاب فرمایا جس کا ترجمہ مکرم فضل الرحمٰن انور لوکل امیر ہمبرگ ساتھ ساتھ کرتے رہے۔

دورانِ اجتماع اطفال کے علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے۔ ورزشی مقابلہ جات کے دوران دو بار حضور نے کھیل کے میدان میں تشریف لے جا کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ دورانِ اجتماع کرکٹ کا ایک نمائشی میچ جرمن کرکٹ بورڈ کی ٹیم اور خدام الاحمدیہ جرمنی کے مابین کھیلا گیا۔ اجتماع کے آخری روز محترم امیر صاحب جرمنی نے تمام علمی و ورزشی مقابلہ جات میں دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے اطفال و خدام میں انعامات تقسیم فرمائے۔ آخری اجلاس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مذکورہ تمام مقابلوں میں اول انعام کے حقدار قرار پانے والوں میں اپنے دستِ مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔ حضور کے پُر معارف تربیتی خطاب کے بعد اجتماعی دعا کے ایمان افروز ماحول میں مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا ۱۲واں سالانہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

اس اجتماع کو کامیابی سے ہمکنار کرنے میں ۲۹ شعبوں کے ۴۵ ناظمین، نائب ناظمین اور ۲۸۲ معاونین نے دن رات کام کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان تمام کارکنان کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

جلسہ سیرت النبیؐ

مورخہ ۷ اپریل ۱۹۹۱ء کو جماعت احمدیہ PFUNGSTADT نے جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد کیا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد زبیر احمد صاحب شفیع نے حضورؐ کی سیرت کی تقریر کی۔ دوسری تقریر مرزا محمود احمد صاحب نے تحفظِ حقوق انسانی کے علمبردار کے موضوع پر کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اندازِ تبلیغ کے موضوع پر عظیم احمد صاحب نے تقریر کی۔ آخر میں صاحبِ صدر محمد اکرم انجم گردیزی صاحب نے خطاب کیا۔ مکرم احمد علی صاحب نے دعا کروائی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

اگر آپ کو اسیرانِ راہِ مولیٰ بننے کی سعادت حاصل ہوئی ہے تو اپنے اُن تاریخی ایام کی روداد لکھ کر اخبار احمدیہ کو ارسال فرمائیں (ایڈیٹر)

فرینکفرٹ میں مٹھائیاں بنانیوالا آپ کا اپنا نام
ہر خوشی کے موقع پر خدمت کا موقع دیں۔

لڈو ★ برفی ★ رسگلے ★ گلاب جامن
بادام کی برفی ★ لڈو موتی چور ★ شکر پارے
بالوشاہی ★ میسو ★ جلیبیاں ★ کراچی حلوہ

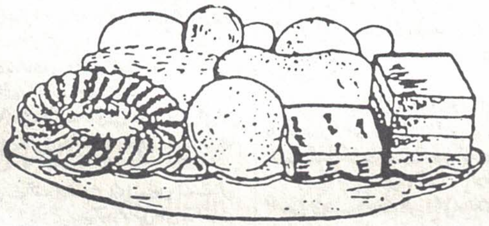

پروپرائیٹر حاجی محمد اکمل

سموسے ★ پکوڑے ★ نمک پارے ★ شامی کباب
ایک دفعہ خدمت کا موقع دیں آپ کی تشریف آوری
کا شکریہ

ASC 1974
The Quality Sweet Manufacturers

AKMAL SWEET CENTRE

اکمل
کی مٹھائیوں کی تو
بات ہی کچھ اور ہے

Kaiserstr. 53
6000 Frankfurt/Main Tel. 069/234847 u.556394

قومی اسمبلی سے منظور کئے جانے والے شریعت بل کا متن

ہر گاہ کہ ساری کائنات پہ حاکمیت صرف اللہ تعالیٰ کی ہے اور اس حاکمیت کو پاکستان کے عوام کی طرف سے اپنے منتخب نمائندوں کے ذریعے اس کی بیان کردہ حدود کے اندر استعمال کرنا ایک مقدس امانت ہے۔

اور ہر گاہ کہ اسلام کو پاکستان کا سرکاری مذہب قرار دیا جا چکا ہے اور اس طرح تمام مسلمانوں کا یہ فرض ہے کہ وہ قرآن مجید اور سنت کے احکام پر عمل کریں تاکہ ان کی زندگیاں مکمل طور پر خدائی قوانین کی اطاعت کے تحت آجائیں۔

اور ہر گاہ کہ قرارداد مقاصد کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں مستقل جزو کے طور پر شامل کیا گیا ہے اور ہر گاہ کہ اسلامی ریاست کی یہ ایک بنیادی ذمہ داری ہے کہ وہ شہریوں کی عزت' زندگی' آزادی' جائیداد اور بنیادی حقوق کا تحفظ کرے اور امن کو یقینی بنائے اور اسلامی نظام عدل کے ذریعے تمام عوام کو سستا اور جلد انصاف فراہم کرے۔

اور ہر گاہ کہ اسلام امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اسلامی اقدار کی بنیاد پر سماجی نظام قائم کرنے کا حکم دیتا ہے۔

اور ہر گاہ کہ مذکورہ بالا مقاصد اور اہداف کے حصول کے لئے یہ ضروری ہے کہ ان اقدامات کو آئینی اور قانونی پشتیبانی کی جائے۔

چنانچہ درج ذیل قانون بنایا جاتا ہے

(1) مختصر نام اطلاق اور آغاز'

(2) اس ایکٹ کو نفاذ شریعت ایکٹ 1991ء کا نام دیا گیا ہے۔

(3) اس کا اطلاق پورے پاکستان پر ہو گا۔

(4) یہ فوری طور پر نافذ العمل ہو گا۔

(5) اس ایکٹ کا کوئی جزو غیر مسلموں کے پرسنل لاز' مذہبی آزادی' روایات' اسلام و رواج اور طرز زندگی پر اثر انداز نہیں ہو گا۔

(2) تعریف...... اس ایکٹ میں شریعت کا مطلب قرآن و سنت کے بیان کردہ اسلامی احکامات ہیں۔

وضاحت......1 شریعت کی تشریح و توضیح کرتے وقت قرآن و سنت کی تشریح و توضیح کے مسلمہ اصولوں کی پیروی کی جائے گی اور اسلام کے مسلمہ فقہاء کی تشریح اور آراء پر عمل کیا جائے گا۔ موجودہ اسلامی مکاتب فقہ کی آراء پر بھی غور کیا جا سکتا ہے۔

وضاحت......2 جیسا کہ آئین کے آرٹیکل 227 میں بیان کیا گیا ہے' مسلمانوں کے کسی بھی فرقہ کے پرسنل لاز کے حوالے سے تشریح کرتے وقت قرآن و سنت کی تشریح سے مراد قرآن و سنت کی اس فرقہ کی تشریح ہو گی۔

(3) شریعت کی بالادستی...... شریعت یعنی اسلام کے احکامات جو قرآن و سنت میں بیان کئے گئے ہیں' پاکستان کا بالادست قانون (سپریم لاء) ہوں گے بشرطیکہ سیاسی نظام اور حکومت کی موجودہ شکل متاثرہ نہ ہو۔

(4) قوانین کی تشریح شریعت کی روشنی میں ہو گی اس ایکٹ کے مقصد کے لئے

الف...... سٹیچولا...... کی تشریح کرتے وقت اگر ایک سے زائد تشریحات ممکن ہوں تو عدالت اس تشریح کو اپنائے گی جو اسلامی اصولوں اور فقہ کے مطابق ہو گی اور

ب...... جہاں دو یا اس سے زائد تشریحات مساوی طور پر ممکن ہوں' تو وہ تشریح اختیار کی جائے گی جو آئین میں پالیسی کے اصولوں اور اسلامی دفعات کو آگے بڑھائے۔

(5) مسلمان شہریوں کی طرف سے شریعت پر عمل کرنا...... پاکستان کے تمام مسلمان شہری شریعت اور ایکٹ پر عمل کریں گے۔

(6) شریعت کی تعلیم اور اس کی تربیت وغیرہ...... ریاست درج ذیل مقاصد کے لئے موثر انتظامات کرے گی۔

الف...... تعلیمی اور پیشہ ورانہ تربیت کی مناسب سطح پر شریعت اسلامی فقہ اور اسلامی قانون کی دیگر تمام شاخوں کی تعلیم اور تربیت

ب...... لاء کالجوں کے نصاب میں شرعی کورس شامل کرنا۔

ج...... عربی زبان کی تعلیم دینا اور

د...... شریعت اسلامی فقہ اور افتاء کی مناسب تعلیم رکھنے والے افراد کی خدمات عدالتی نظام کے لئے حاصل کرنا۔

(7) تعلیم کی اسلامائزیشن......1 ریاست اس بات کو یقینی بنانے کے لئے اقدامات کرے گی کہ پاکستان کا تعلیمی نظام تعلیم تدریس اور کردار سازی کی اسلامی اقدار کی بنیاد پر قائم ہو۔ (2) وفاقی حکومت اس ایکٹ کے نفاذ کے بعد 30 دنوں کے اندر اندر ماہرین تعلیم' ماہرین قانون' علماء اور منتخب نمائندوں جنہیں وہ مناسب سمجھے پر مشتمل ایک کمیشن قائم کرے گی اور ان میں سے ایک کو کمیشن کا چیئرمین مقرر کرے گی (3) کمیشن کا کام یہ ہو گا کہ وہ پاکستان کے نظام تعلیم کا جائزہ لے تاکہ ذیلی دفعہ 1 میں بیان کردہ مقاصد حاصل کئے جا سکیں اور اس سلسلہ میں سفارشات تیار کرے۔ (4) کمیشن کی سفارشات پر مشتمل ایک رپورٹ وفاقی حکومت کو پیش کی جائے گی۔ جو اسے مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے دونوں ایوانوں کے سامنے رکھے گی۔ (5) کمیشن کو یہ اختیار ہو گا کہ وہ جس حوالے سے بھی مناسب سمجھے اپنی کارروائی کرے۔ اور اپنا طریقہ کار بنائے۔ (6) تمام انتظامی اتھارٹیاں ادارے اور مقامی اتھارٹیاں کمیشن کی مدد کریں گی (7) حکومت پاکستان کی وزارت تعلیم کمیشن سے متعلقہ انتظامیہ امور کی ذمہ دار ہو گی۔

(8) معیشت کی اسلامائزیشن (1) ریاست اس امر کو یقینی بنانے کے اقدامات کرے گی کہ پاکستان کا اقتصادی نظام اسلامی اقتصادی مقاصد اصولوں اور ترجیحات کی بنیاد پر تعمیر کیا جائے۔

(2) وفاقی حکومت اس ایکٹ کے نفاذ کے بعد 30 دن کے اندر اندر ماہرین اقتصادیات' بنکاروں' قانون دانوں' علماء اور منتخب نمائندوں اور ایسے دوسرے افراد جنہیں وہ مناسب سمجھے' پر مشتمل ایک کمیشن قائم کرے گی اور ان میں سے ایک کو کمیشن کا چیئرمین مقرر کرے گی۔ (3) کمیشن کے ذمہ یہ کام ہوں گے۔

(الف) ایسے اقدامات' جن میں مناسب متبادل بھی شامل ہوں گے' تجویز کرنا جن کی بدولت اسلام کا بیان کردہ اقتصادی نظام قائم کیا جا سکے۔

(ب) پاکستان کے اقتصادی نظام میں ایسی تبدیلیوں کے لئے جن سے آئین کے آرٹیکل 38 میں بیان کردہ عوام کی سماجی اور اقتصادی بہبود حاصل ہو سکے' ذرائع' طریقے اور حکمت عملی تجویز کرنا۔

(ج) ہر مالی قانون یا ٹیکس اور فیس عائد کرنے یا ان کی وصولی سے متعلقہ قانون یا بنکاری اور انشورنس کے قانون یا طریقہ کار کا جائزہ لینا تاکہ یہ امر متعین کیا جا سکے کہ یہ قوانین شریعت سے متصادم ہیں یا نہیں اور ان قوانین طریقہ ہائے کار کو شریعت کے مطابق بنانے کے لئے سفارشات تیار کرنا اور

(د) اقتصادیات کی اسلامائزیشن میں ہونے والی پیش رفت کی نگرانی کرنا اس میں کوتاہیوں اور رکاوٹوں کی شناخت کرنا اور کسی بھی مشکل کو دور کرنے کے لئے متبادل تجویز کرنا۔

(4) کمیشن اقتصادی امور کے ہر شعبہ سے کم از کم ممکن وقت میں ربوٰ کے خاتمہ کے عمل کی نگرانی کرے گا اور حکومت کو اقدامات کی سفارش کرے گا جو معیشت سے ربوٰ کے مکمل خاتمہ کو یقینی بنائیں گے۔

(5) کمیشن باقاعدہ بنیادوں پر مناسب وقفوں سے اپنی رپورٹیں وفاقی حکومت کو پیش کرے گا جو انہیں مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے دونوں ایوانوں میں رکھے گی اور کمیشن اسلامی اقتصادی نظام کے قیام کے سلسلے میں وفاقی حکومت کے کسی بھی استفسار کا جواب دے گا۔

(6) کمیشن کو اختیار ہو گا کہ وہ اپنی کارروائی اور طریقہ کار کو ہر حوالے سے جو وہ مناسب سمجھے چلائے

(7) تمام انتظامی اتحاد اتھارٹیاں' ادارے اور مقامی اتھارٹیاں کمیشن کی مدد کریں گی۔

(8) حکومت پاکستان کی وزارت خزانہ کمیشن سے متعلق انتظامی امور کی ذمہ دار ہو گی۔

(9) ذرائع ابلاغ کے ذریعے اسلامی اقدار کا فروغ۔ 1' حکومت ذرائع ابلاغ کے ذریعے اسلامی اقدار کو فروغ دینے کے سلسلے میں ضروری اقدامات کرے گی۔ 2' شریعت کے خلاف توہین آمیز مواد جس میں فحاشی کی ترغیب دی گئی ہو کی اشاعت پر مکمل پابندی ہو گی۔

(10) ہر شہری کی جان و مال اور شخصی آزادی کی ضمانت۔ پاکستان کے ہر شہری کے جان و مال عزت حقوق اور آزادی کے تحفظ کی خاطر حکومت قانونی اور انتظامی اقدامات کرے گی جس کے تحت (الف) انتظامیہ اور پولیس میں اصلاحات کا نفاذ (ب) دہشت گردی اور سبوتاژ اور تخریبی سرگرمیوں کو روکنا (ج) غیر قانونی اسلحہ کا رکھنا اور اس کے مظاہرے پر پابندی لگانا۔

(11) رشوت اور کرپشن کا خاتمہ۔ رشوت ستانی' کرپشن اور بددیانتی پر قابو پانے کے لئے حکومت قانونی اور انتظامی اقدامات کرے گی اور ہر جرم کے لئے مثالی سزا دی جائے گی۔

(12) فحاشی اور بے حیائی کو دور کرنا۔ فحاشی بے حیائی اور دیگر غیر اخلاقی حرکات کے خاتمہ کے لئے حکومت قانونی اور انتظامی اختیارات کا سختی سے استعمال کرے گی۔

(13) سماجی برائیوں کا خاتمہ.. قرآن حکیم کے ارشاد کے مطابق امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے اصولوں کے تحت اسلامی شعائر کے فروغ کے لئے حکومت سماجی برائیوں پر قابو پانے اور ان پر عمل درآمد کے لئے ضروری قوانین وضع کرے گی۔

(14) نظام عدل۔ حکومت عدلیہ کے نظام کو اسلامی رنگ دینے کے لئے ضروری اقدامات کرے گی اور ایسے قوانین کو ختم کرے گی جس میں مختلف عدالتوں میں ایک ہی مقدمہ کی سماعت سے انصاف حاصل کرنے میں تاخیر ہوتی ہو اس کے علاوہ مقدمہ کے اخراجات میں کمی کے علاوہ عدالت سے انصاف کے حصول کی جستجو کو یقینی بنایا جائے گا۔

(15) بیت المال (ویلفیئر فنڈ)۔ غریبوں' بے سہارا' حاجت مندوں' معذوروں' بیواؤں' یتیموں اور بے کس لوگوں کی مالی امداد کے لئے حکومت ایک بیت المال قائم کرے گی۔

(16) نظریہ پاکستان کا تحفظ)۔ پاکستان کو ایک اسلامی مملکت کی حیثیت سے اس کے نظریہ' یکجہتی اور استحکام کی حفاظت کے لئے حکومت ضروری قوانین نافذ کرے گی۔

(17) جھوٹے الزامات کے خلاف حفاظتی اقدامات۔ پاکستانی شہریوں کے خلاف جھوٹے الزامات کردار کشی اور ان کی پرائیویٹ زندگی کے خلاف سرگرمیوں کو روکنے کے لئے حکومت قانونی اور انتظامی کارروائی کرے گی تاکہ ان کی عزت اور شہرت کا تحفظ کیا جائے۔

(18) بین الاقوامی مالیاتی فرائض۔ اس ایکٹ میں شامل ہر جزو یا کسی عدالت کے فیصلے کے باوجود جب تک کہ متبادل اقتصادی نظام نافذ نہیں کر دیا جاتا۔ موجودہ مالی ذمہ داریاں اور قومی اداروں اور غیر ملکی اداروں کے درمیان کئے جانے والے معاہدے' یہ قرار قانونی واجب العمل اور جاری رہیں گے۔

تشریح۔ اس شق میں قومی ادارے کی تشریح کے طور پر ایسے تمام وفاقی اور صوبائی ادارے قانونی کارپوریشن' کمپنیاں' ادارے' باڈی' کار عظیم یا پاکستان کا کوئی شخص اور غیر ملکی ایجنسی کی اصطلاح میں بیرونی حکومت' غیر ملکی مالیاتی ادارہ' غیر ملکی کیپٹل مارکیٹ جس میں بنک یا کوئی غیر ملکی قرضہ جاری کرنے والی کمپنی بشمول فرد واحد اور مال مہیا کرنے یا خدمات ادا کرنے والا شخص۔

(19) موجودہ فرائض کو پورا کرنا۔ اس ایکٹ میں شامل ہر جزو یا اس کے تحت کیا جانے والا کوئی فیصلہ' کسی بھی ادا شدہ مالیاتی فرائض بشمول کوئی معاہدہ جو کسی کنٹریکٹ کے تحت کیا گیا ہو یا کسی دوسرے طریقہ سے جس میں رقم کی ادائیگی کا وعدہ کیا گیا ہو یا وفاقی' صوبائی حکومت کسی مالیاتی یا قانونی ادارے یا کسی دیگر ادارے نے ادائیگی کا وعدہ کیا ہو اور یہ سب کنٹریکٹ اور ادائیگی کے وعدے قانونی اور پابند رہیں گے اور اس وقت تک جاری رہیں گے جب تک کہ ایک متبادل اقتصادی نظام معرض وجود میں نہ آجائے۔

(20) عورتوں کے حقوق اثر انداز نہیں ہوں گے۔ اس ایکٹ میں شامل کسی بھی جزو کے باوجود آئین کے تحت عورتوں کے دیئے جانے والے کوئی بھی حقوق اثر انداز نہیں ہوں گے۔

(21) پارلیمنٹ کے قانون سازی کے حقوق اثر انداز نہیں ہوں گے۔ اس ایکٹ میں شامل کسی بھی جزو کے باوجود پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیوں کو آئین کے تحت متعلقہ امور کے بارے میں قانون سازی کے خصوصی حقوق حاصل ہوں گے۔

(22) اس ایکٹ کے مقاصد کی تکمیل کے لئے وفاقی حکومت سرکاری گزٹ میں ایک نوٹیفیکیشن کے ذریعے قوانین کا اعلان کر سکے گی۔

مقاصد اور ان کی وجوہات کی تشریح

پاکستان کو ایک اسلامی ریاست بنانے کی عوامی خواہش کا احترام کرتے ہوئے دیگر امور کے علاوہ (الف) ایک ایسا سماجی نظام قائم کیا جائے گا جس میں شہریوں کے مابین مساوات پر مبنی ایک ایسی سوسائٹی قائم کی جائے جو لوٹ کھسوٹ کی بجائے شہریوں کے جان و مال آزادی اور حقوق کو یقینی بنائے اور آزادانہ اسلامی انصاف کی طرز پر ہر شہری کو سستا اور فوری انصاف مہیا کرے۔

(ب) شریعت کے مطابق ایسا سسٹم رائج کیا جائے گا جس کے تحت رشوت' کرپشن اور بدعنوانی کا خاتمہ ہو۔

(ج) فحاشی' غیر اخلاقی اور دیگر سماجی برائیوں کا قلع قمع کر دیا جائے گا۔ یہ بل قرار دیتا ہے کہ شریعت یعنی قرآن و سنت کے بیان کردہ احکام پاکستان کا سپریم لاء ہوں گے۔ بل تقاضا کرتا ہے کہ پاکستان کے تمام مسلمان شہری شریعت پر ایمانداری سے عمل کریں گے بل ریاست پر ذمہ داری عائد کرتا ہے کہ

(الف) شریعت اور اسلامی فقہ کے اصولوں کی تعلیم و تربیت کے لئے نتیجہ خیز انتظامات کرے۔

(ب) اسلامی طریقہ انصاف کو با اثر بنانے کے لئے ضروری اقدامات کرے تاکہ لوگوں کو مختلف عدالتوں سے رجوع کرنے کی ضرورت سے بچایا جا سکے۔

(ج) لوگوں کی زندگی' عزت' آزادی' جائیداد اور حقوق کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لئے پولیس میں اصلاحات کرے۔

(د) ہر قسم کی کرپشن کو ختم کرنے کے لئے قانون کو جامع اور اثر پذیر بنائے

(ڈ) غریبوں' حاجت مندوں' بیواؤں' یتیموں اور بے سہارا شہریوں کی مدد کے لئے ایک بیت المال قائم کرے

(ذ) فحاشی' بے حیائی اور دیگر برائیوں کے خاتمہ کے لئے قانونی اور انتظامی اقدامات کرے۔

(و) پاکستان کے نظریہ استحکام اور یکجہتی کی حفاظت کے لئے ضروری قوانین وضع کرے۔

(ڈ) غیر قانونی اسلحہ رکھنے یا اس کا مظاہرہ کرنے پر پابندی لگانے کے لئے ضروری قوانین بنائے۔

(ز) پاکستان کے اقتصادی نظام کو اسلامی اقدار اور اصولوں کی بنیاد پر قائم رکھنے کے لئے ایک کمیشن قائم کرے جس میں ماہر اقتصادیات' بنکنگ' قانونی ماہرین' علما اور عوام کے منتخب نمائندے شامل ہوں جن کے فرائض میں ایسے اقدامات اور طریق کار کی سفارش کرنا ہے جو موجودہ اقتصادی نظام کے بدلے ایک اسلامی اقتصادی نظام کی بنیاد رکھ سکے جس پر عمل کرنے سے اقتصادیات کو اسلامائزیشن کے روپ میں ڈھالا جا سکے اور یہ ایک ایسا اسلامی اقتصادی نظام ہو جو اقتصادیات کے ہر شعبہ سے ربا کا کلی طور پر خاتمہ کر سکے اور یہ عمل جلد از جلد ہونا چاہئے۔

(ڈ) ذرائع ابلاغ کے ذریعے اسلامی اقدار کے فروغ کے لئے ضروری اقدامات کرے۔

(س) پاکستان کے تعلیمی نظام کو اسلامی اقدار پرستی تعلیمات درس و تدریس اور اخلاقیات کے فروغ کو یقینی بنانے کے لئے ضروری اقدامات کے سلسلے میں ایک کمیشن قائم کرے جس میں تعلیمی ماہرین' قانون دان' علما اور عوام کے منتخب نمائندے شامل ہوں گے جو درج ذیل امور کے لئے اپنی سفارشات پیش کریں۔

(1) سماجی برائیوں کو دور کرنے اور قرآن و سنت میں بیان کردہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے اسلامی اصولوں پر مبنی اسلامی اقدار کے فروغ کو یقینی بنائے۔

(ب) پاکستان کے اقتصادی نظام کو تباہی سے بچانے اور تمام معاہدوں کا احترام کرتے ہوئے انہیں باعزت طور پر پورا کرنے کی خاطر یہ بل تمام مالی فرائض اور معاہدہ جات جو قومی اداروں اور غیر ملکی ایجنسیوں کے مابین کئے گئے ہیں کسی نئے اقتصادی نظام کے نفاذ تک ان پر عمل درآمد کو یقینی بنائے۔

جہاں سے مصلحت کے فیصلے ہی صادر ہوں
سرِ نیاز کو اس در پہ خم نہیں کرتے
جو دن کی روشنی پہ دوستو مسلط ہیں
وہی تو ظلمتِ شب کو بھی کم نہیں کرتے

(سید عطا جالندھری۔ برمنگھم)

شریعت بل ۔ ایک جائزہ

ارشاد احمد حقانی

ہمارے پاس قرآن تو ہمیشہ سے موجود تھا اور اس سے بڑا اسلام لانے کا اور کونسا ذریعہ ہو سکتا ہے لیکن ہمارے ہاں پھر بھی اسلام نہیں آیا تو اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ پیش قدمی کی راہیں واضح نہ تھیں' وجہ یہ تھی کہ ہماری نیت اسلام اور قرآن پر عمل کرنے کی نہ تھی اور وہ قیادت نہ تھی جو سچے اور حقیقی اسلام کو روبہ عمل لانے کے لئے شرط لازم کی حیثیت رکھتی ہے جنرل ضیاء الحق کے پاس اسلام لانے کے لئے قوت بھی تھی اور وہ اس کا ارادہ رکھنے کے مدعی بھی تھے لیکن ان کے گیارہ سالہ دور مطلق العنانی میں اتنا اور اسی قدر اور ویسا ہی اسلام آیا جیسا وہ لانا چاہتے تھے اور جو انہیں "سوٹ" کرتا تھا۔ پاکستان کے سماجی و معاشی ڈھانچے کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تبدیل کرنا ان کے ایجنڈے میں شامل نہ تھا اس لئے کہ ایسا کرنا ان کے اقتدار کے لئے سازگار نہ تھا اس لئے گیارہ سال تک اسلام اسلام پکارنے کے باوجود ایک اسلامی فلاحی معاشرہ وجود میں نہ آسکا۔ اب شریعت بل کی منظوری سے اسلامی قانون سازی کی عمارت میں ایک ردہ اور چڑھ گیا ہے لیکن اس کے نتیجے میں بھی اسی قدر اسلام آئے گا جتنا اسلام لانے کی آمادگی اور صلاحیت ہماری حکومتی قیادت میں ہوگی۔

قانون کی کتابوں میں اسلام کے احکام لکھ دینے سے وہ نافذ نہیں ہو جاتے۔ نافذ وہ تب ہوتے ہیں جب ان کے تقاضوں کو سمجھنے اور خود ان پر عمل کرنے والی قیادت موجود ہو

پی پی پی پر زبان طعن دراز کرنے کے بعد شریعت بل کے نام کا کوئی قانون منظور کرنا آئی جے آئی کی قیادت کی بھی مجبوری تھی۔ وہ اب پوری ہو گئی ہے لیکن اس سے اسی قدر اسلام آئے گا جسقدر حقیقی اسلام کی حامل اور متحمل آئی جے آئی کی قیادت ہوگی یا جسقدر اسلام ہماری معاشرتی اور معاشی حقیقتوں سے مطابقت رکھتا ہوگا۔ شریعت بل پاس ہونے سے معاشرے میں عدل کی حکمرانی کا اہتمام خود بخود نہیں ہو جائے گا۔ زرعی اصلاحات اپنے آپ نہیں ہو جائیں گی۔ شہری جائیداد کی ملکیت اور سرمایہ داری کی منصفانہ حدیں از خود مقرر نہیں ہو جائیں گی۔ معاشرے کی اخلاقی اصلاح کسی جادو کی چھڑی سے نہیں ہو جائے گی۔ کرپشن راتوں رات غائب نہیں ہو جائے گی۔ سماجی اور معاشی اونچ نیچ (جو اسلام کی ضد بلکہ اس کی نفی ہے) ہوا میں تحلیل نہیں ہو جائے گی۔ حکمرانوں کے طور طریقے خلفائے راشدہ کے اسوہ حسنہ کے عکاس نہیں بن جائیں گے۔ شریعت کے نام پر بل پاس کرنا آسان ہے' تعلیمات اسلام کے حقیقی تقاضے پورے کرنا دوسری بات ہے اور حکمرانوں کی اصل آزمائش اسی میں ہے کہ وہ اپنے اوپر اپنی ذات پر' اپنے خاندان پر' اپنے طبقے پر' اپنی حکومت پر کسقدر اسلام نافذ کرتے ہیں۔ کہنے والوں نے غلط نہیں کہا کہ شریعت بل نافذ ہونے کے باوجود حیات اجتماعی ظلم' بے انصافی' ناہمواری' کرپشن' جرم اور گناہ سے پاک نہ ہوئی تو لوگوں کا شریعت پر سے یا صحیح تر لفظوں میں حکومت کی شریعت پر سے اعتماد اٹھ جائے گا اور وہ مذہب بیزاری کے مظہر رویوں کی طرف مائل ہو جائیں گے۔ شریعت بل کی منظوری کے بعد بھی اگر اس ملک کے خط افلاس سے نیچے رہنے والے چار کروڑ انسانوں کو انصاف نہ ملا۔ بیروزگاروں کو روزگار یا قوت لایموت کے وسائل نہ ملے' کمزور کو تحفظ نہ ملا۔ بھوکے کو روٹی نہ ملی' محتاج کی احتیاج کا مداوا نہ ہوا۔ بیوہ اور یتیم اور مسکین کو سہارا نہ ملا۔ انتظامیہ کے مظالم سے عام شہری کو پناہ نہ ملی' پولیس کے جبر کا ازالہ نہ ہوا تو لوگوں کا (حکمرانوں کے) اسلام پر ایمان متزلزل ہو جائے گا۔ شریعت بل پاس کر کے حکمرانوں نے اپنے آپ کو ایک امتحان' ایک آزمائش سے دو چار کر دیا ہے۔ اب ان کا عمل یہ واضح کرے گا کہ وہ اس امتحان میں سرخرو ہوتے ہیں یا نہیں۔ 1953 کی اینٹی قادیانی ایجی ٹیشن کی تحقیقات کرنے والی عدالت کے سربراہ چیف جسٹس محمد منیر نے کہا تھا (میں خود وہاں موجود تھا) کہ اگر چھ ماہ کے لئے مولویوں کو اقتدار دے دیا جائے تو یہ ہمیشہ کے لئے میدان سیاست سے خارج ہو جائیں گے ان کا مطلب یہ تھا کہ ان کا تصور زندگی' تصور معاشرت' تصور قانون چونکہ عملی زندگی کا ساتھ نہیں دے سکے گا اس لئے وہ چھ ماہ میں ہی ڈس کریڈٹ ہو جائیں گے۔ شریعت بل پاس کر کے موجودہ حکومت بھی ویسے ہی چیلنج سے دوچار ہو گئی ہے اگر اس اقدام کے بعد یہاں ایک سچا عادلانہ' پاکیزہ' فلاحی اور اسلامی معاشرہ قائم نہ ہوا تو حکمرانوں اور ان کے ہمنواؤں اور حواریوں کے ڈس کریڈٹ ہونے میں بھی زیادہ وقت نہیں لگے گا اور زبان خلق ان کے بارے میں اپنا فیصلہ سنانے میں دیر نہیں کرے گی۔

شریعت بل شر اور فساد کا بل ہے۔ نصرت بھٹو

کراچی (نمائندہ جنگ) پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ آئی جے آئی کی حکومت نے جس شریعت بل کو قومی اسمبلی سے منظور کرایا ہے وہ شر اور فساد کا بل ہے اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں انہوں نے کہا کہ اگر نواز شریف ۱۹۷۳ء کا آئین دیکھ لیتے تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ بھٹو شہید نے آئین کے ذریعے ملک میں نفاذ شریعت کی بنیاد رکھ دی تھی اس آئین کے تحت قرآن و سنت کو تمام قوانین کا ماخذ قرار دیا گیا تھا ہفتے کی شام مقامی ہوٹل میں پیپلز پارٹی شعبہ خواتین ڈسٹرکٹ ویسٹ کی صدر تسنیم بھٹو کی طرف سے اپنے اعزاز میں دیئے گئے ایک استقبالئے سے خطاب کر رہی تھیں۔ بیگم نصرت بھٹو نے کہا کہ مذکورہ شریعت بل کے ذریعے صدر اور وزیر اعظم کو احتساب سے مستثنیٰ کر دیا گیا ہے جبکہ اسلام میں کسی کو بالادستی حاصل نہیں اور حکمران کو پہلے احتساب کا سامنا کرنا ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ شریعت بل کو عجلت میں منظور کرایا گیا ہے اس بل سے ملک کی سماجی سیاسی یا معاشی زندگی میں کوئی تبدیلی نہیں آسکتی بلکہ اس بل سے معاشرے کے مختلف طبقات کے درمیان منافرت پیدا ہوگی۔ اسی طرح ملک کی آبادی کا نصف سے زائد حصہ جو خواتین پر مشتمل ہے خود کو غیر محفوظ تصور کرے گا بیگم نصرت بھٹو نے کہا کہ اقتدار ہماری منزل نہیں بلکہ ہماری منزل عوام کا بہتر مستقبل ہے۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی ملک کی واحد سب سے بڑی سیاسی پارٹی ہے جس میں مختلف قومیتوں کے لوگ شامل ہیں اور یہی پارٹی قوم کو متحد رکھ سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئی جے آئی کی حکومت عوام کے مسائل حل کرنے میں ناکام ہو گئی ہے اسی طرح موجودہ نظام بھی عوام کے مسائل حل کرنے یا سماجی سیاسی سطح پر کسی تبدیلی کی ضمانت نہیں دے سکتا۔ انہوں نے زور دیا کہ عوام کی بھلائی کے لئے ضرورت ہے کہ ملک میں بے روزگاری بھوک افلاس کو ختم کیا جائے۔ بیگم نصرت بھٹو نے بیوروکریسی پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ بیوروکریسی نے ۲۰ ماہ کے دوران پیپلز پارٹی کی حکومت کو بہت پریشان کیا اگر ہم پانچ سال تک برسر اقتدار رہتے تو ملک کے بیشتر مسائل حل کر لیتے۔ انہوں نے کہا کہ عوام متحد ہوں گے اور ضیاء آمریت کی باقیات اور دہشت گردی کا خاتمہ کر دیں گے۔ آئی جے آئی کی حکومت اور جام صادق علی کو جانا ہے انہوں نے کہا کہ ہمیں پارٹی کی خواتین پر فخر ہے جنہوں نے کڑی آزمائش میں ملک و قوم اور پارٹی کی قیادت کے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچائی اور قربانی دیکر عہد وفا کو نبھایا۔ انہوں نے کہا کہ مہنگائی لوٹ مار ڈکیتی لاقانونیت دہشت گردی ناانصافی اور ظلم و ستم نے عوام کو بے حال کر دیا ہے۔ تاہم عوام زیادہ دیر صبر نہیں کریں گے اور بہت جلد طوفان کی طرح اٹھ کھڑے ہونگے اور حکومت کو تنکے کی طرح بہا لے جائیں گے وہ دن دور نہیں جب حق و انصاف سچائی پر مبنی عوام کا راج ہو گا۔

"شریعت بل ملائیت راج قائم کرنیکی کوشش ہے"

ویمن ایکشن فورم نے شریعت بل مسترد کر دیا

لاہور (نمائندہ جنگ) قومی اسمبلی میں جن ارکان نے شریعت بل کی حمایت کی ہے ان میں ایک بھی خاتون شامل نہیں تھی۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ شریعت بل یکطرفہ ہے اس لئے پاکستان کی باشعور خواتین اس شریعت بل کو مسترد کرتی ہیں یہ بات ویمن ایکشن فورم لاہور کی ورکنگ کمیٹی کے ایک ہنگامی اجلاس میں منظور کی جانے والی قرارداد میں کہی گئی ہے ویمن ایکشن فورم نے شریعت بل کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس بل کے بارے میں عوام سے کوئی رائے نہیں لی گئی اور خواتین کے حقوق غضب کرنے کی راہ ہموار کر دی گئی ہے ویمن ایکشن فورم نے شریعت بل کو ملائیت کا راج قائم کرنے کی کوشش قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اب مسلم فیملی لاز اور کمسنی کی شادی پر پابندی کا قانون خطرے میں پڑ گیا ہے۔

شریعت بل انتہاپسندانہ اور غیر جمہوری ہے۔ بے نظیر بھٹو

حکومت اسلامی شریعت کے نفاذ میں جلد بازی سے کام لے رہی ہے۔ پارلیمنٹ میں تقریر

شریعت بل سے مسائل بڑھیں گے۔ محبوب الحق

پاکستان سمیت ۸۸ ممالک میں آزادی اظہار نہیں۔ اقوام متحدہ کے ادارے کے لئے رپورٹ

اہل تشیع پر کوئی مخصوص فقہ مسلط نہیں ہونے دیں گے

ہمارا آج بھی یہی مؤقف ہے کہ 73ء کے آئین کی موجودگی میں شریعت بل کی ضرورت نہیں

تحریک نفاذ فقہ جعفریہ نے شریعت بل مسترد کر دیا

موجودہ نظام میں شریعت کے نام پر قانون سازی سے کوئی فائدہ نہیں : علامہ ساجد نقوی

سمجھ میں نہیں آتا شریعت بل پر مبارکباد دوں یا تعزیت کروں

سرکاری شریعت بل کو مسترد کرنے والی سیاسی' مذہبی جماعتیں اب کہاں ہیں؟ ڈاکٹر اسرار احمد

سرکاری بل کے نفاذ سے ابہام اور پیچیدگیاں پیدا ہوں گی ○ ذاکر حسین شاہ

اسلامی نظریاتی کونسل جیسے آئینی ادارے کو نظر انداز کر کے حکومت نے اپنی مرضی کا بل پیش کیا

شریعت بل پر سینٹ کا بھی بائیکاٹ کیا جائیگا۔ فضل الرحمٰن

ابھی تو اور بڑھے گی تمہارے شہر کی دھند
بہ قدرِ ذوقِ طلب حادثات کرتے رہو

(فیروزہ جعفر۔ لندن)

برلن مشن کی سرگرمیاں

سلطان احمد اٹھوال۔ نمائندہ خصوصی

مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۹۱ء بروز اتوار برلن مشن میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم ضیاء الدین ضیاء صاحب نے کی۔ بعد ازاں مکرم سعادت صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پُر معارف کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ نظم کے بعد مکرم چوہدری حبیب اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احیاء دین کے موضوع پر ایک مضمون پڑھ کر سنایا جس کے بعد عربی احمدی دوست مکرم احمد صغرانی صاحب نے حضور اقدس کا عربی قصیدہ یاعین فیض اللہ والعرفانِ کے چند اشعار پڑھ کر سنائے بعد ازاں پردہ کی رعایت سے محترمہ صبیحہ ملک صاحبہ نے احمدیت کے عالمگیر غلبہ کے بارے میں حضور اقدس مسیح علیہ السلام کی ایک عظیم الشان پیشگوئی جرمن زبان میں پڑھ کر سنائی جس کے بعد مکرم نذر محمد خالد صاحب نے صداقت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں تقریر کی۔ آپ کی تقریر کے بعد ایک طفل عزیزم ہشام نے جرمن زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حیات طیبہ پر تقریر کی۔ آخر میں صاحب صدر مکرم عبدالباسط طارق نے اپنے اختتامی خطاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام پر روشنی ڈالی اور احباب کا شکریہ ادا کیا۔ اس اجلاس میں یہ بات خاص طور پر قابل ذکر تھی کہ ہر نظم اور ہر اردو تقریر کا جرمن زبان میں خلاصہ مکرم عبدالباسط طارق ساتھ ساتھ بتاتے چلے جاتے تھے۔ یہ اجلاس ۱۲ بجے شروع ہو کر ڈیڑھ بجے ختم ہوا۔ اس اجلاس میں ۱۸ مرد، ۱۵ خواتین اور ۲۲ بچوں نے شرکت کی۔

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۹۱ء بروز اتوار شام کو ساڑھے چھ بجے برلن مشن ہاؤس میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز مکرم نصیر احمد صاحب کی تلاوت سے ہوا۔ بعد ازاں مکرم سعادت صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیارا کلام در مدح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں ملک طاہر صاحب نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں" کے موضوع پر تقریر کی۔ جس کے بعد ناصرات میں سے عزیزہ ثمرین اللہ نے جرمن زبان میں "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے نجات دہندہ" کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد ملک مظفر احمد صاحب نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے صحابہ کرام سے بے مثال محبت کا سلوک" کے موضوع پر ایک مضمون پڑھ کر سنایا جس کے بعد ایک طفل عزیزم محمد خالد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے موضوع پر اور طفل عزیزم آصف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی بائیبل میں کے موضوع پر جرمن زبان میں تقاریر کیں۔ آخر میں صاحب صدر عبدالباسط طارق صاحب مبلغ سلسلہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا سے بے رغبتی کے موضوع پر خطاب کیا۔ آخر میں آپ نے قرآن کریم کی آخری تین سورتوں کا درس دیا اور پھر دعا کروائی۔ بعد ازاں تمام خواتین و حضرات کو افطاری پیش کی گئی۔ نماز مغرب کے بعد کھانا سب نے مل کر کھایا۔ عشاء کے بعد سب نے نماز تراویح میں شرکت کی اس طرح رات ۱/۲ ۱۰ بجے تک مشن ہاؤس میں خوب گہما گہمی اور رونق رہی۔ اجلاس میں ۲۰ مرد، ۱۳ خواتین اور ۱۵ بچوں نے شرکت کی۔

جرمن دوستوں کیساتھ عید پارٹی اور برلن مشن میں عید کی مبارک تقریب

مورخہ ۱۶ اپریل بروز منگل برلن جماعت کے ڈیڑھ صد کے لگ بھگ مردوں، عورتوں اور بچوں نے برلن مشن میں نماز عید ادا کی۔ شدید سردی اور تیز ہوا کے پیش نظر مردوں نے گیراج میں اور باہر پائیں باغ میں لگائے گئے خیمہ میں نماز ادا کی جبکہ عورتوں نے مشن ہاؤس کے نچلے دو کمروں میں عید کی نماز ادا کی۔ امسال عید کی نماز میں دو افریقن ڈاکٹر جو نائیجیریا کے مخلص احمدی تھے بھی شریک ہوئے۔ مکرم امام عبدالباسط طارق صاحب نے خطبۂ عید کے شروع میں حضور پر نور کا عید کے موقع پر ارسال کیا گیا پیغام اردو، جرمن اور انگلش میں پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں آپ نے اردو، انگلش اور جرمن زبان میں خطبہ دیتے ہوئے احباب کو بتایا کہ ہماری حقیقی عید اسی دن ہوگی جس دن ساری دنیا میں خدا کی توحید اور عظمت کا قیام ہو جائے گا۔ آپ نے اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے متعدد حوالہ جات پڑھ کر سنائے۔ عید کے بعد تمام دوستوں نے باہم عید ملی بعد ازاں سب دوستوں کو بعض مخلص دوستوں کی طرف سے دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ شام کو بعض زیر تبلیغ اور واقف کار جرمن دوستوں کو ہمسایوں کو چائے کی دعوت پر بلایا گیا۔ اس موقعہ پر لجنہ اماء اللہ برلن کی طرف سے جرمنوں کے لئے سموسے، پکوڑے، کیک اور ایک دوست کی طرف سے گلاب جامن اور رس گلے پیش کئے گئے جسے مہمانوں نے بہت پسند کیا۔ اس سادہ سی دعوت میں ۱۵ جرمن مرد و خواتین شریک ہوئے اور اپنے دوستوں نے بھی شرکت کی۔ اس موقعہ پر مکرم عبدالباسط طارق نے مختصر طور پر رمضان المبارک کی برکات اور روزہ کے مقاصد اور عید کے تہوار کے بارے میں مہمانوں کو بتایا اور سب مہمانوں کو فرداً فرداً مل کر خوش آمدید کہا۔ اس موقعہ پر میز پر جماعت کا لٹریچر سجا کر رکھا گیا۔ سب مہمانوں نے لٹریچر کو دیکھا اور مفت لٹریچر حاصل کیا۔ بعد ازاں رات ۱/۲ ۹ بجے سب مہمان رخصت ہوئے بعد میں ایک تعلیم یافتہ جرمن سے اسلامی ریاست کا تصور اور عفو درگزر اور انتقام کے موضوع پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔ اس سے ایک دن قبل برلن کے مشہور اخبار مورگن پوسٹ کا نمائندہ مشن ہاؤس آیا اور اس نے مبلغ سلسلہ مکرم عبدالباسط طارق سے تفصیلی انٹرویو لیا اور مشن کی فوٹو گرافی کی۔

میونخ ریجن میں تبلیغی نشست

اللہ کے فضل سے مورخہ ۲۹/۴/۹۱ کو میونخ سے ۶۰ کلو میٹر دور ایک چھوٹے سے قصبہ UNTERHOFKIRCHEN میں تبلیغی جرمن میٹنگ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس میٹنگ میں ۳۲ جرمن نوجوان لڑکے اور لڑکیوں نے شرکت کی اور اس موقع پر اس قصبہ کے پادری نے بھی شرکت کی۔ یہ میٹنگ نہایت ہی دوستانہ ماحول میں شام آٹھ بجے شروع ہوئی اور رات گیارہ بجے تک جاری رہی۔ اس میٹنگ کی صدارت مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب مبلغ سلسلہ STUTTGART نے کی۔

اس میٹنگ کے منعقد کرنے کی اصل وجہ ایک فلم جس کا نام ہے، "NICHT OHNE MEINE TOCHTAR" بنی۔ اس فلم میں دشمنانِ اسلام نے نہایت ہی ظالمانہ طریقہ سے اسلامی معاشرے کو پیش کیا ہے اور خاص طور پر ایران میں عورتوں پر ظلم اور غلط قسم کے رسوم و رواج کو اسلامی تعلیم اور قرآنی تعلیم کا نام دیا گیا ہے۔ اس لئے مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب نے اپنی تقریر میں نہایت ہی حکیمانہ انداز میں اس فلم کی بیک گراؤنڈ پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ خاص طور پر ایران کو کیوں نشانہ بنایا

گیا ہے۔اس کے پیچھے ایسی حکومتوں کا ہاتھ ہے جو ایران سے دشمنی رکھتی ہیں۔خاکسار نے جماعت کا تعارف کروایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کی غرض و غایت بیان کی اور بعد میں سوال و جواب کا دلچسپ سلسلہ ہوا۔مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب نے نہایت ہی تسلی بخش جوابات دیئے۔مہمانوں کی چائے سے تواضع کی گئی۔اس تقریب میں MÜNCHNER MERKUER کے اخباری نمائندہ نے بھی شرکت کی۔

نذیر احمد معاون سیکرٹری تبلیغ ـــــــــــ میونخ ریجن

رمضان المبارک میں ھمبرگ ریجن کی تبلیغی مساعی

نعیم الدین احمد ۔ نمائندہ خصوصی

رمضان المبارک میں یہ پروگرام طے کیا گیا کہ غیر احمدی اور غیر مسلم افراد کو دعوت افطار پر مدعو کیا جائے اور اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسلام اور احمدیت کا تعارف کروایا جائے۔اس پروگرام میں مندرجہ ذیل جماعتوں میں تبلیغی نشستیں منعقد ہوئیں۔

BLANKENESE

اس جماعت کے صدر مکرم عبدالشکور صاحب ندیم نے رمضان المبارک کے مبارک مہینے میں فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک تبلیغی نشست کا اہتمام کیا اور خصوصاً ترکی دوستوں کو مدعو کیا۔شام چھ بجے مجلس کا آغاز ہوا اور تین ترکی دوستوں سے تقریباً دو گھنٹے تبادلہ خیالات ہوا۔گفتگو کے دوران پانچ افریقی مسلمان احباب بھی شامل ہوئے جو کہ گھانا، مالی، نائیجیریا اور صومالیہ سے تعلق رکھتے تھے اور ایک افغانی نوجوان مستفیض ہوئے۔مکرم ریجنل امیر صاحب ہمبرگ اور مکرم لوکل امیر صاحب ہمبرگ بھی شامل مجلس تھے۔افطاری کے بعد تمام مہمانوں اور شرکاء نے باجماعت نماز ادا کی۔

ALTONA

ہمبرگ شہر کا حلقہ ALTONA سب سے بڑا حلقہ ہے اور عین شہر کے درمیان واقع ہے۔یہ علاقہ ترکی قوم سے تعلق رکھنے والے احباب کا مخصوص علاقہ ہے۔اسی علاقہ میں مسلمانوں کی چار مساجد بھی ہیں اور نہایت مصروف کاروباری علاقہ ہے۔حلقہ ALTONA کے ایک مخلص داعی اللہ برادرم منیر ساجد صاحب نے اپنے صدر مکرم ناصر احمد صاحب باجوہ سے مل کر ایک تبلیغی نشست کا اہتمام کیا۔اس مجلس میں تین ترک احباب مع اپنی بیگمات کے تشریف لائے اور ایک پاکستانی غیر از جماعت بھی موجود تھے۔پاکستانی دوست کی شادی ترک خاندان میں ہوئی ہے۔مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس مبلغ سلسلہ نے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تفصیل کے ساتھ زیر تبلیغ احباب کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام سے روشناس کروایا۔مہمانوں کا انہماک اور دلچسپی غیر معمولی تھی۔وہ ساتھ ساتھ لکھتے رہے اور سوالات پوچھتے رہے۔افطاری کے بعد نماز باجماعت منیر ساجد صاحب کے گھر ادا کی گئی۔تمام مہمان شریک ہوئے اور تقریباً ڈھائی گھنٹے کی مجلس کے بعد رخصت ہوئے۔

STADE REGION

جماعت STADE اُن چند مثالی جماعتوں میں سے ہے جو کہ اپنی تبلیغی سرگرمیوں، خدمتِ خلق اور کارکردگی کی وجہ سے تمام علاقہ میں مشہور ہے۔ہمبرگ ریجنل امیر مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب اسی جماعت میں رہائش رکھتے ہیں۔اسی جماعت سے ٹیلی وژن، ریڈیو اور اخبارات کے ذریعہ باقاعدگی کے ساتھ جماعت کے پروگرامات کی تشہیر ہوتی رہتی ہے۔اسی طرح ہر موقع پر تبلیغی نشستوں کا انتظام باقاعدگی سے ہوتا ہے۔

رمضان المبارک میں برادرم ناصر احمد صاحب راجپوت جو کہ جماعت STADE کے سیکرٹری تبلیغ ہیں نے ایک نشست اور افطاری کا پروگرام ترتیب دیا جس میں ریجنل امیر صاحب، لوکل امیر صاحب ہمبرگ کے ہمراہ سات احباب مدعو تھے۔سات بجے شام دو نوجوان جرمن جو مکرم ناصر راجپوت صاحب کے زیرِ تبلیغ ہیں تشریف لائے۔انہوں نے اس سے قبل اسلام کا گہرا مطالعہ کر رکھا تھا اور جماعت احمدیہ کے بارے میں عمومی تعارف تھا۔افطاری سے قبل ایک گھنٹہ اور بعد میں آدھا گھنٹہ نہایت دلچسپ گفتگو رہی۔ان جرمن مہمانوں نے ہمبرگ مشن آنے کی خواہش کا اظہار کیا۔

SCHWERIN EAST GERMANY

اس سے قبل بھی اخبار احمدیہ کے ذریعہ SCHWERIN میں ہونے والی انتہائی کامیاب مجالس اور جلسوں کا ذکر ہو چکا ہے۔یہاں قابلِ ذکر بات روسی افواج کی چھاؤنی ہے۔اور ہمارے روسی ڈیسک کے انچارج برادرم اعجاز احمد صاحب کے روسی اعلیٰ افسران کے ساتھ مراسم قائم ہو چکے ہیں۔دوسرے ہمارے ہمبرگ کے لوکل امیر برادرم فضل الرحمٰن صاحب انور نے انتہائی استقلال کے ساتھ کام کر کے سول حکام، دکانداروں اور عوام سے روابط قائم کر رکھے ہیں۔لہذا رمضان المبارک میں ایک خصوصی مشن کے سلسلہ میں تین روز قبل میٹنگ کی گئی اور تمام حتمی امور کا جائزہ لے کر درج ذیل پروگرام بنایا گیا۔

۱ــــ قرآن مجید اور دوسرے جماعت کے لٹریچر کی فروخت کو مزید بڑھایا جائے۔

۲ــــ سول حکام سے تبلیغی سٹالز اور باہمی تعاون کے پیشِ نظر جماعت کا تعارف مزید آگے بڑھایا جائے۔

۳ــــ فوجی افسران سے مزید رابطے بڑھائے جائیں اور جو مسلمان فوجی افسران ہیں اُن کو نماز عید اور رمضان المبارک کے پروگرام سے مطلع کیا جائے اور اگر وہ رضامند ہوں تو باقاعدہ ہر جمعہ کو اور خصوصاً عید الفطر کے موقعہ پر ہمبرگ کے احباب بھجوا کر باجماعت نمازوں کا اہتمام کیا جائے۔

۴ــــ مقامی اخبارات اور جرائد سے تعلقات کو فروغ دیا جائے اور اسلام کے بارے میں پھیلی ہوئی غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش کی جائے۔

۴ اپریل کو صبح مکرم فضل الرحمٰن صاحب انور، مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب اور مکرم حافظ عبدالحمید صاحب آف HANNOVER پر مشتمل قافلہ عازم SHWERIN ہوا۔سب سے پہلے کتابوں کی دکانوں سے رابطہ کیا گیا۔اس کے بعد SCHWERIN میں مستقل تبلیغی سٹال لگانے کی اجازت کا مرحلہ طے کیا گیا۔مغربی جرمنی کے ساتھ وفاق کے بعد سے مشرقی جرمنی میں بنیادی تبدیلیاں لائی جا رہی ہیں جس کی وجہ سے نئے نئے ادارے متعلقہ قائم ہو رہے ہیں اور پرانے قواعد و ضوابط بدل رہے ہیں۔لہذا ہر مرحلہ پر کچھ نئے دفاتر اور نئے افسران سے رابطے ضروری ہو گئے ہیں۔اسی طرح کرائے پر ہال حاصل کرنے کے لئے کوشش کی ابتداء کر دی گئی ہے۔

ہمارا تعارف مقامی MULTIKULTURAMT سے ہے اور اس سے قبل وہ ہماری تقاریب میں شامل ہوتے رہے ہیں۔سب سے آخر میں اُن سے ملاقات کا پروگرام تھا۔یہاں پر ایک جرمن مسلمان BAHAUDDIN HOFFMANN کام کرتے ہیں۔یہ جرمن مسلمان دوست بھی وہاں پر مل گئے اور اس ادارہ کے انچارج WERNER سے بھی نہایت تفصیلی ملاقات کا موقعہ میسر آ گیا۔ان سے مغرب میں اسلام کے بارے میں غلط فہمیوں اور منفی پروپیگنڈا کے اثرات پر بات ہوئی۔حقیقی اسلام یعنی احمدیت کے نقطۂ ہائے نظر وضاحت سے پیش کئے گئے اور جماعت احمدیہ کی طرف سے مکمل تعاون کی یقین دہانی کروائی گئی۔چنانچہ انہوں نے نہایت دوستانہ

رنگ میں ہماری خدمات کو اور جماعت احمدیہ کے نظریات کو سراہا اور ۱۹ اپریل شام ۷ بجے کا وقت طے کیا کہ ہم اور MULTIKULTURAMT کس طرح مل کر اسلام کو متعارف کرواسکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا محض احسان ہے کہ اُس نے خود راہنمائی فرمائی اور ایسے روابط پیدا کر رہا ہے کہ جماعت اور اسلام کی سربلندی ہو۔

ہمبرگ واپس آنے سے قبل SCHWERIN کے روسی افواج کے کمانڈر صاحب اور اُن کی سیکریٹری صاحبہ کو روسی زبان میں نماز مترجم دی گئی۔ انہوں نے اس ترجمہ کو بہت پسند کیا اور شکریہ ادا کیا۔ ان کو گذشتہ تبلیغی میٹنگ کی تصاویر دی گئیں تو انہوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔ شام ۷ بجے واپس ہمبرگ کے لئے روانہ ہوئے۔

ھمبرگ میں تبلیغی سٹالز:۔ ہمبرگ شہر کے تین حلقوں نے رمضان المبارک میں تبلیغی سٹالز لگائے اور اس طرح تین ہفتوں میں سات سٹالز کے ذریعہ جماعت اور اسلام کا تعارف کروایا گیا۔ سٹالز پر ۲۳ احباب نے وقت دیا اور مجموعی طور پر ۴۰۰ شہریوں سے رابطہ ہوا۔ جن حلقوں نے یہ اہتمام کیا اُن کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

KROONHORST (۳) BLANKENESE (۲) ALTONA (۱)

فرینکفرٹ ریجن کی تبلیغی سرگرمیاں

طارق لطیف بھٹی۔ معاون شعبہ تبلیغ فرینکفرٹ ریجن

مارچ اور اپریل ۱۹۹۱ء میں فرینکفرٹ ریجن نے مشرقی حصہ جرمنی میں جو تبلیغی کام کیا اس کی مختصر رپورٹ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

۱۔ "MÜLLHAUSEN" مشرقی حصہ جرمنی کے اس شہر میں وِٹسن ہاؤزن جماعت نے تبلیغی سٹال کا آغاز کیا۔ اس جماعت نے متواتر سات دن تبلیغی سٹال لگایا۔ سٹال پر سیکڑوں لوگ اکٹھے ہوئے اور اسلام اور احمدیت کا تعارف حاصل کیا۔ بہت سے افراد نے سوالات کئے جن کا جواب نہایت احسن رنگ میں دیا گیا۔ لوگ اپنے ساتھ مختلف قسم کا لٹریچر لے کر گئے۔ سات دنوں میں سیکڑوں لوگ اسلام اور احمدیت کے پیغام اور تعارف سے آشنا ہوئے۔

۲۔ BADLENGEZALS، مشرقی حصہ جرمنی کے اس شہر میں ابھی سٹال نہیں لگ سکا۔ مگر یہاں کی لائبریری اور برگاہاؤس میں ایک ایک سیٹ مع تراجم قرآن کریم، مسیح ہندوستان میں اور ایک منتخب سیٹ تحفتاً دیا گیا۔

۳۔ BURDE RODE، مشرقی حصہ جرمنی کا یہ ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ اس گاؤں میں کچھ خاندان اسلام سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ ان کو گھر جا کر لٹریچر دیا گیا۔ جس میں مختلف آیات، احادیث نبوی اور ارشادات مسیح موعودؑ کے علاوہ اسلام میں عورت کا مقام، ہماری تعلیم، ہمارا ایمان اور کچھ اور فری لٹریچر تھا۔

۴۔ GOTHA، برگاماسٹر کی سیکریٹری سے مل کر اس کو کتابوں کا سیٹ دیا گیا۔ اور مقامی لائبریری میں کتابیں رکھوائی گئیں۔

۵۔ NORDHAUSEN، مشرقی حصہ جرمنی کے اس شہر میں جماعت GÖTT-INGEN نے تبلیغی سٹال لگایا۔ اس شہر میں ہر ہفتہ یعنی "WEEK END" پر تبلیغی سٹال لگتا ہے اور اب تک ۱۹۹۰ء سے ۱۹۹۱ء اپریل تک آٹھ سے زیادہ سٹال لگ چکے ہیں۔ GOTTINGEN جماعت کے صدر صاحب اور ان کی بچیاں جو کہ ناصرات ہیں باقاعدگی سے زیر تبلیغ لوگوں سے رابطہ رکھے ہوئے ہیں اور ان لوگوں کو گاہے بگاہے اپنے گھر پر چائے پر بھی مدعو کرتے ہیں۔ لجنہ ہر ہفتہ گوٹنگن شہر کے وسط میں تبلیغی سٹال لگاتی ہیں۔

۶۔ HEILIGENSTADT، جماعت وِٹسن ہاؤزن نے مورخہ ۲۹ اپریل بروز پیر سے ۴ مئی بروز ہفتہ تک لگاتار روزانہ سٹال لگایا۔ ہفتہ بھر موسم کی خرابی کے باوجود سٹال بلاناغہ لگایا گیا ہے۔ بعض دفعہ بارش میں بھی سٹال لگایا۔

۷۔ NEUHOF، مشرقی حصہ جرمنی کے شہر MAHNINGEN میں تین بار جماعتی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ شہر کی کتابوں کی دکانوں پر جرمن لٹریچر پر مشتمل کتب رکھوائی گئیں۔ GEHRINGHOF میں امریکن احباب کے ساتھ تبلیغی نشست کی گئی۔ بعض روسی احباب کو تبلیغ کی گئی اور اُن کو نور مسجد لے جایا گیا۔ جرمن اور سپینش فیملیوں کو کھانے پر بلایا گیا اور تبلیغی گفتگو کی گئی۔ شہر کے سوشل آفس کے سٹاف کو بھی کھانے پر مدعو کیا گیا اور جماعت کا تفصیلی تعارف کروایا گیا۔ یوم تبلیغ کے دن آغاز نماز تہجد سے کیا گیا اور مرکزی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے تبلیغی پروگرام ترتیب دیئے گئے۔ HEILIGENSTADT میں لوگوں کی دلچسپی بہت تھی۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس ماہ کے آخر میں وہاں تبلیغی نمائش لگانے کا ارادہ ہے تاکہ کتابوں کے ساتھ ساتھ تصویری مواد سے تبلیغی کام کو اور موثر بنایا جائے۔

تبلیغی نشست LORSCH

مورخہ ۴ اپریل ۱۹۹۱ء بروز اتوار شام ۴ بجے مجلس خدام الاحمدیہ لارشس (LORSCH) کے تحت عید الفطر کی مناسبت سے ایک جرمن میٹنگ کا اہتمام کیا گیا جس میں مکرم امیر صاحب جرمنی، مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب اور جرمن احمدی احباب نے بھی شرکت کی۔ جلسہ میں خواتین کا انتظام بھی تھا۔ اس موقع پر دو تبلیغی سٹال ہال کے دونوں کونوں میں لگائے گئے تاکہ مرد و خواتین آسانی سے استفادہ کر سکیں۔ مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب نے اپنے خطاب میں احمدیت کا تعارف اور احمدیوں کے مسائل پر ایک جامع اور مفصل تقریر کی۔ جرمن مہمانوں میں ڈاکٹرز، ٹیچرز، طالبعلم، سوشل آفیسرز اور اخباری نمائندگان شامل تھے۔ تقریب دو گھنٹے تک جاری رہی۔ تقریب میں ۲۶ جرمن خواتین، ۲۲ جرمن مرد، ۶ افغانی، ۲ افریقن، ۷ ترکی احباب شامل ہوئے۔

داعیان الی اللہ کیمپ فرینکفرٹ ریجن

جماعت احمدیہ فرینکفرٹ ریجن جرمنی کا داعیان الی اللہ کیمپ مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۹۱ء بروز ہفتہ بونامیس سینٹر میں صبح ۱۰ بجے سے شام ۵½ بجے تک منعقد ہوا۔ کیمپ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم و محترم مبشر احمد صاحب باجوہ ریجنل امیر فرینکفرٹ نے افتتاحی تقریر کے ساتھ کیمپ کا آغاز فرمایا۔ افتتاحی خطاب کے بعد مکرم میر عبد اللطیف صاحب نے گذشتہ کیمپ کی تفصیلی رپورٹ پیش کی۔ بعدہ مکرم عبد الشکور صاحب اسلم نیشنل سیکریٹری تبلیغ نے تقریر کی اور ایک مثالی داعی الی اللہ کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ آپ کی تقریر کے بعد طے شدہ پروگرام کے مطابق دو کمیٹیاں ترتیب دی گئیں جو اس امر پر علیحدگی میں تقریباً سوا گھنٹہ غور و غوض کرتی رہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تبلیغ کیا تھا اور صحابہ نے اس پر کس طرح کس طرح عمل فرمایا۔ تبلیغ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی اہمیت۔ انفرادی، اجتماعی اور جماعتی سطح پر تبلیغی کوششوں کو کس طرح بہتر بنایا جاسکتا ہے۔ ان امور کی روشنی میں ہر دو کمیٹیوں نے اپنی تجاویز مرتب کیں۔ دوسرے اجلاس میں ان تجاویز کو پیش کیا۔

کمیٹیوں کی تشکیل سے قبل مکرم چوہدری حمید احمد صاحب فرینکفرٹ ریجن نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق تبلیغ اور صحابہ کرام کا اس پر عمل کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم میر عبداللطیف صاحب معاون سیکرٹری تبلیغ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب سے زندہ اترنے کے متعلق قرآن کریم اور بائیبل کے مفصل حوالہ جات سے آگاہ کیا۔

کھانے اور نمازوں کے وقفہ کے بعد دوسرا اجلاس زیر صدارت مکرم مولانا مسعود احمد جہلمی، دوپہر تین بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم امام صاحب نے اپنے خطاب میں تبلیغ کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی افادیت اور اہمیت واضح فرمائی۔ بعدہ مذکورہ بالا تشکیل دی گئی ہر دو کمیٹیوں نے اپنی اپنی رپورٹ پیش کی۔ جس کے بعد دعا کے ساتھ اختتام ہوا۔

حمید احمد ——— ریجن آفس فرینکفرٹ

اہم تبلیغی وتعارفی تقریب

مورخہ ۷ مارچ کو جماعت احمدیہ WEITER STADT نے شہر ERZHAUSEN میں ایک تبلیغی نشست کا اہتمام کیا۔ اس نشست کے انعقاد کے لئے مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۹۰ء کو شہر کے میئر سے ملاقات کی گئی۔ اس ملاقات میں شہر کے BURGAMASTER کو قرآن کریم اور جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کی یادگار پلیٹ پیش کی گئی اور اُن سے درخواست کی گئی کہ وہ ہماری ایک جرمن میٹنگ کی صدارت فرمائیں۔ انہوں نے ہماری درخواست کو قبول کرتے ہوئے ۷ مارچ ۱۹۹۱ء کی تاریخ مقرر کی۔

چنانچہ ۷ مارچ کو اس تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں ۴۰ سے زائد جرمن احباب نے شرکت کی۔ ان میں مختلف طبقۂ فکر کے لوگ شامل تھے۔ تلاوت قرآن کریم اور اُس کے جرمن ترجمہ کے بعد مکرم عبدالجلیل ظفر نے جماعت احمدیہ وائٹرسٹڈ کی طرف سے تمام شرکاء مجلس کو خوش آمدید کہا۔ بعد ازاں مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے تمام حاضرین کو جماعت احمدیہ سے متعارف کروایا۔ آپ کے بعد معزز مہمان شہر کے میئر نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنی تقریر کے شروع میں اس تعارفی تقریب کے انعقاد پر شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ ہمارے شہر میں جو احمدی رہائش پذیر ہیں اُن کے ساتھ انفرادی رابطے کا موقعہ تو کئی بار ملا ہے اور بعض احمدی فیملیاں اپنے خصوصی تعاون کی وجہ سے ہمارے علم میں ہیں۔ لیکن اس طرح ایک ساتھ مل بیٹھنے کا موقعہ پہلی بار پیدا ہوا ہے جس کے یقیناً مثبت نتائج پیدا ہوں گے اور ہمیں ایک دوسرے کو سمجھنے میں مزید آسانی پیدا ہوگی اور ایک دوسرے کے مسائل، کلچر اور مذہب کو جاننے کا موقعہ ملے گا۔ بعد ازاں شہر کے کیتھولک چرچ کے پادری نے اپنے جذبات کا اظہار کیا اور مسلمان تنظیم کے ارکان اور کیتھولک عیسائی لوگوں کے ایک ساتھ مل بیٹھنے اور گفتگو کا موقعہ مہیا کرنے پر شکریہ ادا کیا۔ اُن کے خطاب کے بعد مکرم ہدایت اللہ ہبش نے جرمن زبان میں اسلام کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ آپ کا خطاب انتہائی خاموشی اور دلچسپی کے ساتھ سنا گیا۔ خطاب کے بعد برادرم ہبش صاحب نے حاضرین کو سوالات کرنے کی دعوت دی جس پر بہت سے حاضرین نے اُن کے خطاب سے متعلق اور اسلامی طرزِ زندگی سے متعلق سوالات کئے جن کے جوابات مکرم ہبش صاحب اور محترم امیر صاحب جرمنی نے دیئے۔ آخر میں تمام حاضرین کی خدمت میں رات کا کھانا پیش کیا گیا۔

خدا کے فضل سے اس تقریب کا ایک اچھا اثر حاضرین پر قائم ہوا تقریب میں شامل ایک سکول ٹیچر نے محترم امیر صاحب اور برادرم ہبش صاحب کو اپنے سکول میں اسلام پر لیکچر دینے کے لئے مدعو کیا۔ ایک جرمن غیر مسلم خاتون نے اصرار کے ساتھ یکصد مارک بطور عطیہ ادا کیا۔ ایک خاتون نے گفتگو کے دوران بتایا کہ جب سے دعوتی کارڈ ملا تھا میں یہاں آنے کے لئے تذبذب کا شکار تھی اور آخری وقت میں میں نے یہاں آنے کا فیصلہ کیا اب میں پوری طرح مطمئن ہوں کہ میرا فیصلہ درست تھا اور اسلام سے متعلق مجھے بہت سی ایسی مثبت باتوں کا علم ہوا جن کے بارے میں میرا علم بہت محدود تھا۔

اس تقریب میں اسلامی لٹریچر پر مشتمل کتب کا سٹال بھی لگایا گیا تھا جس میں حاضرین نے پوری دلچسپی لی اور لٹریچر خرید کر لے کر گئے۔

محمد شریف، صدر جماعت ——— WEITERSTADT

سابق کارکن دفتر امور عامہ ربوہ

مشرقی حصّہ جرمنی میں

کولون ریجن کی تبلیغی سرگرمیاں

عظمت علی چوہدری۔ نمائندہ خصوصی

KÖLN ریجن کے ایک نمائندہ وفد نے مورخہ ۵ مارچ سے لے کر ۸ مارچ ۹۱ء تک مشرقی حصّہ جرمنی کے نو مختلف شہروں کا تبلیغی دورہ کیا۔ اس دورہ کے اہم مقاصد میں ان شہروں کی انتظامیہ کو جماعت احمدیہ سے متعارف کروانا شامل تھا چنانچہ نمائندہ وفد جو محترم ریجنل امیر کولون مکرم چوہدری سعید الدین، ریجنل مشنری مکرم لئیق احمد منیر، مکرم محمد اسحاق اطہر اور مکرم عبدالمنان ناصر پر مشتمل تھا نے مشرقی حصّہ جرمنی کے ان شہروں کا دورہ کیا۔

SCHÖNEBECK, MAGDEBURG, WERINGERODE, HALLE, KÖTHEN, CALBES, BLANKENBURG, THALE, BALLENSTADT

ان تمام شہروں میں RATHAUS میں جاکر مقامی انتظامیہ کے مختلف دفاتر میں جاکر ان لوگوں تک اسلام واحمدیت کا پیغام پہنچایا۔ قرآن پاک معہ جرمن ترجمہ کے پیش کیا گیا۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع کردہ اسلامی لٹریچر جرمن زبان میں اُن کو تحفہ کے طور پر دیا گیا۔ جن شہروں میں ابھی تک تبلیغی سٹال کی اجازت نہیں ملی تھی وہاں مقامی انتظامیہ سے بات چیت کی گئی اور خدا کے فضل سے انہوں نے سب جگہوں پر تبلیغی سٹال کی اجازت دے دی۔

جماعت OLPE کے ایک تبلیغی وفد نے جو صدر جماعت محمد انیس، مکرم شوکت علی، مکرم مظفر احمد داؤد اور مکرم عبدالسمیع صاحب پر مشتمل تھا نے ۳۰ مارچ کو شہر EISLEBEN میں تبلیغی سٹال لگایا۔ ۷۰ سے زائد احباب سے تفصیلی گفتگو کی۔ جماعتی لٹریچر تقسیم کیا گیا اور بچوں میں چاکلیٹ وغیرہ تقسیم کی گئیں۔ تبلیغی وفد نے رات صدر جماعت KANNEL مکرم عبدالسمیع کے ہاں قیام کیا جنہوں نے نہایت خندہ پیشانی سے مہمان نوازی کی۔ جزاکم اللہ واحسن الجزاء۔

اخبار احمدیہ میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

جلسہ سالانہ انگلستان

جلسہ سالانہ انگلستان انشاءاللہ العزیز ۲۶-۲۷-۲۸ جولائی کو اسلام آباد TILFORD میں منعقد ہو گا۔ اس میں شمولیت کے ایسے خواہشمند حضرات جن کو برطانیہ کے ویزا کی ضرورت ہے اور وہ جماعتی طور پر ویزا لگوانے کا ارادہ رکھتے ہوں وہ جمعہ، ہفتہ، اتوار میں سے کسی دن دوپہر تین بجے سے شام ۶ بجے تک بونا میس میں اپنا پاسپورٹ جمع کروا سکتے ہیں۔ پاسپورٹ یکم جون سے ۳۰ جون تک مقررہ اوقات میں جمع کئے جائیں گے۔ ۳۰ جون پاسپورٹ جمع کروانے کی آخری تاریخ ہے۔

عرفان احمد خان۔ سیکرٹری امور خارجہ ——— جرمنی

شعبہ مال کے اعلانات

۱ــــ جماعت احمدیہ جرمنی کا مالی سال ۳۰ جون کو ختم ہو رہا ہے۔ تمام چندہ دہندگان سے گزارش ہے کہ وہ اپنے بقایاجات ۳۰ جون سے قبل اپنی جماعت کے سیکرٹری مال کو ادا کر دیں۔

۲ــــ تمام صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ مالی سال کے ختم ہونے سے چند دن قبل جس قدر چندہ کی رقم اُن کے پاس موجود ہو اُس کو جماعتی رسید بکوں پر دیتے ہوئے جماعتی مرکزی اکاؤنٹ میں جمع کروا دیں تا ۳۰ جون سے قبل وہ رقم مرکزی اکاؤنٹ میں وصول ہو جائے اور اندراج کے اعتبار سے اسی سال کی آمدنی میں شمار ہو سکے۔

۳ــــ جو دوست عید کے موقعہ پر قادیان میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ ایک بکرے کی قیمت مبلغ نوے مارک اپنی جماعت میں ادا کر کے رسید کی فوٹو کاپی ۱۵ جون سے قبل شعبہ مال فرینکفرٹ کو بھجوا دیں۔

محمد احمد گردیزی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ——— جرمنی

ناصر باغ میں سنگِ بنیاد کی تقریب

اخبار احمدیہ کے ماہ مئی کے شمارہ میں ناصر باغ میں سنگ بنیاد کی مبارک تقریب کی خبر شائع ہوئی تھی۔ اخبار کے شائع ہو جانے کے بعد یہ اہم بات ادارہ کے علم میں آئی کہ محترم امیر صاحب جرمنی نے جو اینٹ سنگ بنیاد میں رکھی وہ اینٹ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروانے کے بعد لندن سے بھجوائی تھی۔

اسی طرح اینٹ رکھنے والوں کی فہرست میں مکرم عبداللہ نیازی آف فرینکفرٹ کا نام شائع ہونے سے رہ گیا تھا۔ ایک نام چوہدری محمد سلیم شائع ہوا ہے اصل نام حکیم چوہدری محمد مسلم کاہلوں (سربراہ ناصر باغ فیملی) ہے۔

——— (ادارہ)

اہم و ضروری اعلانات

۱ــــ ہفت روزہ اخبار "بدر" جو قادیان سے شائع ہوتا ہے کا سالانہ چندہ ۶۰ مارک ہے۔ جو احباب خریدار بننا چاہتے ہیں وہ اپنی جماعت میں چندہ ادا کر دیں اور رسید کی کاپی شعبہ اشاعت کو ارسال کر دیں۔ قادیان سے بقایاجات کی لسٹ موصول ہوئی ہے اس کے مطابق بقایا داران کو خطوط لکھے ہیں۔ براہ کرم ادائیگی کر کے مشکور فرمائیں۔

۲ــــ "DER ISLAM" اور "AHMADIYYA GASSETT" جرمن زبان میں شائع ہوتے ہیں۔ ساتویں کلاس سے اوپر طلباء و طالبات کے لئے بہت مفید رسالے ہیں۔ فی رسالہ سالانہ ڈاک خرچ ۱۲ مارک ہے۔ طلباء و طالبات سے گزارش ہے کہ وہ ان رسالوں کے خریدار بنیں اور اپنی جماعت میں چندہ کی ادائیگی کر کے رسید شعبہ اشاعت کو ارسال کریں۔ یاد رہے کہ یہ رسالے تبلیغ کی غرض سے بھی بہت مفید ہیں۔

۳ــــ صدران جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ تبدیلی ایڈریس/جرمنی سے باہر جاتے وقت شعبہ اشاعت کو مطلع کیا کریں تا کہ اخبار احمدیہ کی ترسیل میں دشواری پیش نہ آئے۔ جزاکم اللہ۔

فلاح الدین خان۔ اسسٹنٹ سیکرٹری اشاعت ——— جرمنی

امورِ عامہ

۱ــــ اس سے قبل یہ اعلان چھپا تھا کہ سولہ سال سے کم عمر کے بچوں کو پاکستان سے جرمنی آنے کے لئے ویزا کی ضرورت نہیں ہے۔ احباب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ یہ قانون اب تبدیل ہو چکا ہے اور تازہ اطلاع کے مطابق یکم جنوری ۱۹۹۱ء سے بچوں کو بھی جرمنی داخل ہونے کے لئے ویزا لینا پڑے گا۔

۲ــــ مکرم رانا محمد انور صاحب آف سٹٹگارٹ ریجن اور ملک محمد ابراہیم صاحب ابن مکرم ملک محمد خان صاحب آف ERFURT اگر خود یہ اعلان پڑھیں یا کوئی دوست جو انہیں جانتا ہو پڑھے تو انہیں اطلاع دے ان کا دفتر امور عامہ جرمنی سے رابطہ کرنا انتہائی ضروری ہے۔

۳ــــ ناصر باغ گروس گیراؤ کے ٹیلی فون نمبر ۸۲۸۹۵ پر اب دوست ٹیلی فون نہ کیا کریں کیونکہ اس نمبر پر اب FAX لگا دی گئی ہے۔ اس ٹیلی فون نمبر کی بجائے آپ ناصر باغ کی جماعتی انتظامیہ سے ٹیلی فون نمبر ۰۶۱۵۲-۷۴۸۵ پر رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔

۴ــــ BUNDESVERWALTUNGSGERICHT BERLIN سے بعض احباب کے کیس مسترد ہوئے ہیں۔ ایسے احباب جن کا کیس اس عدالت سے مسترد ہوا ہو اور ابھی آگے اپیل کرنے کا حق ہو ان سے درخواست کی جاتی ہے کہ فوری طور پر دفتر امور عامہ سے رابطہ قائم کریں تا کہ VERFASSUNGSGERICHT KARLSRUHE میں باقاعدہ کسی اچھے وکیل کے مشورہ سے اپیل کی جائے جس سے نہ صرف متعلقہ احباب کا فائدہ ہو گا بلکہ عمومی طور پر تمام احمدیوں کا بھی فائدہ ہو گا۔

۵ــــ بعض احباب کی طرف سے شکایات موصول ہوئی ہیں کہ ان کے وکلاء نے ان سے اچھی خاصی فیسیں بھی وصول کر لی ہیں لیکن ان کے کیس میں وہ ذاتی دلچسپی نہیں لیتے اور نہ ہی انہیں مناسب وقت دیتے ہیں۔ احباب کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ وکیل کرتے وقت ایسے وکیل کریں جسے صرف پیسوں سے ہی دلچسپی نہ ہو بلکہ اسے اپنے مؤکلان کے مفاد سے بھی دلچسپی ہو اور وہ ہر مؤکل کے کیس میں دلچسپی لینے والا ہو۔ اس سلسلہ میں آپ اپنے ریجنل امراء سے بھی مشورہ کر سکتے ہیں۔

محمد عاقل خان۔ سیکرٹری امور عامہ ——— جرمنی

خوشخبری

ہمارے ہاں سے ہر قسم کی

CAPS

HEAVY METAL

جوگنگ سوٹ

ٹی شرٹ

جیکٹ

پاجامہ

Hallo! Unser Sonderpreis! Hallo! Unser Sonderpreis!

**Rock-Pop-
Heavy-Metal-
T-Shirts.
Tour-T-Shirts.**

- T-Shirt, weiß, 1. Qualität
- Rock-Pop-T-Shirts einseitig
- Sweatshirts
- Freizeit-Gummizughosen, aus Baumwolle (40 versch. Modelle)
- Michael-Jackson-Jacken
- Bomberjacken
- Kinderbomberjacken
- Batik, enge Hosen
- und weite Hosen
- Patchwork-Hosen
- Motorrad-Lederjacken
- Trilobal-Jogginganzüge, Black & White

und viele andere Artikel mehr. Ein Besuch lohnt sich!

Fa. AZIZ GbR
Rudolf-Diesel-Str. 30 · 6900 Heidelberg
Telefon 0 62 21 / 2 79 49 od. 16 22 49 · Fax 0 62 21 / 2 16 79

Hallo! Unser Sonderpreis! Hallo! Unser Sonderpreis!

دستیاب ہیں

اس کے علاوہ مختلف اشیاء بارعایت خرید فرمائیں اور ایک دفعہ خدمت کا موقع دیں

آپ کی تشریف آوری کا شکریہ

Fa. AZIZ GbR
Rudolf-Diesel-Str. 30 · 6900 Heidelberg
Telefon (0 62 21) 16 22 49 u. 27 949

جلسہ سالانہ جرمنی

جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ مورخہ ۳۰، ۳۱ اگست، یکم ستمبر کو بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ناصر باغ میں منعقد ہوگا۔ جرمنی کے تمام احباب و خواتین کو اپنے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔

امیر جماعت ———— جرمنی

مجلس شوریٰ جرمنی

جماعت احمدیہ جرمنی کی سالانہ مجلس شوریٰ امسال ۱۶ و ۱۵، ۱۴ جون بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار بیت النصر کولون میں منعقد ہوگی۔ شوریٰ کے تمام نمائندگان کی شمولیت ضروری ہے۔

عبدالرشید بھٹی ———— سیکرٹری شوریٰ

اعلانات برائے جلسہ سالانہ جرمنی ۱۹۹۱ء

۱۔ جلسہ سالانہ ۱۹۹۱ء میں شمولیت کرنے والے ایسے احباب جو کسی ہوٹل یا PENSION میں اپنی رہائش کے انتظام کے خواہشمند ہوں وہ خاکسار کو جلد از جلد مطلع کریں تاکہ بروقت اُن کی رہائش کے ضمن میں ریزرویشن کروائی جا سکے۔ فرینکفرٹ میں فی بیڈ کرایہ اندازاً ۲۵ مارک اور ناصر باغ کے مضافات میں ۳۵ سے ۴۵ مارک فی بیڈ ہوگا۔

میر عبداللطیف ناظم شعبہ رہائش ———— TEL ۰۶۱۰۸-۷۷۴۲۰

۲۔ جلسہ سالانہ ۱۹۹۱ء کے انتظامات کی انجام دہی کے لئے الیکٹرک اور پائپ فٹنگ کا کام جاننے والے دوستوں کی ضرورت ہے۔ ایسے ہنرمند احباب صدر حلقہ کی وساطت سے اطلاع دیں کہ وہ دوران جلسہ سالانہ یا جلسہ سے کتنی دیر پہلے خدمت دین کے لئے وقت دے سکتے ہیں۔ صدر صاحبان سے بھی درخواست ہے کہ اس سلسلہ میں دوستوں کے نام خاکسار کو بھجوائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

ملک سلطان احمد ناظم مینٹیننس ———— TEL ۰۶۱۳۱-۶۸۱۱۷۵

۳۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی روشنی میں اس سال سے جلسہ سالانہ کے لئے ایک نیا شعبہ تجاویز و شکایات قائم کیا گیا ہے جس کے لئے دوران جلسہ مختلف جگہ پر باکس رکھے جائیں گے۔ نیز جلسہ کے متعلق تجاویز بھی بخوشی قبول کی جائیں گی اور ان کا بغور جائزہ لیا جائے گا۔ جلسہ سالانہ سے متعلق خط و کتابت نور مسجد کے ایڈریس پر کی جائے۔ نیز جو دوست جلسہ سالانہ پر مہمانوں کی خدمت کی خواہش رکھتے ہیں وہ گذشتہ شمارہ میں شائع ہونے والا ڈیوٹی فارم پُر کر کے خاکسار کے نام بھجوا دیں۔

محمد شریف خالد۔ افسر جلسہ سالانہ ———— جرمنی

- ہر احمدی خادم، انصار، مستورات اور طفل (طفل جس کی عمر ۵ سال سے زائد ہو) جو جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت کر رہے ہوں کی رجسٹریشن ضروری ہے۔
- رجسٹریشن کے بغیر ناصر باغ کے احاطہ جلسہ گاہ اور طعام کی جگہ داخل نہ ہوں۔
- جلسہ کے دوران قیام کے انتظامات کے لئے بھی رجسٹریشن کارڈ درکار ہوگا۔
- رجسٹریشن کارڈ کی حفاظت کا جس کے نام جاری کیا گیا ہو وہ خود ذمہ دار ہوگا، گم ہونے کی صورت میں صدر جماعت یا جنرل سیکرٹری کے ہمراہ لانے پر ڈپلیکیٹ جاری ہو سکے گا۔
- احباب کی آسانی کے لئے ریجنل امیر صاحب کی توسط سے پریذیڈنٹ صاحب اور صدر صاحب کو جماعت احمدیہ جرمنی کی شوریٰ (۱۴، ۱۵، ۱۶ جون ۱۹۹۱ء کولون) کے موقع پر رجسٹریشن کارڈ دینے کا انتظام ہوگا جو شامل ہونے والے احباب کو کارڈ جاری کر کے فہرست جلد سے جلد شعبہ رجسٹریشن جلسہ سالانہ جرمنی کو بھجوا دیں گے اس سلسلہ میں شعبہ رجسٹریشن تمام احبابِ جماعت سے تعاون کی درخواست کرتا ہے۔
- رجسٹریشن کارڈ کی چیکنگ خدمت خلق کا ہر کارکن اور ہر متعلقہ ناظم جس کے پاس جلسہ سالانہ کا بیج ہو کر سکتے ہیں جس کے لئے ہر شامل ہونے والے سے تعاون کی درخواست ہے۔
- گمشدہ اشیاء کے جمع کرنے اور بازیابی کے لئے بھی اسی دفتر سے رابطہ فرمائیں۔
- ہر چھوٹے بچے کے جیب میں بچّے کا نام اور پتہ ضرور لکھ رکھیں تا گم ہونے کی صورت میں اس کے عزیزوں تک پہنچانے میں آسانی ہو۔
- رجسٹریشن اور استقبال کی معلومات کے لئے مکرم شرافت اللہ خان صاحب ایڈیشنل ناظم رجسٹریشن فون ۰۶۱۰۵ / ۶۹۳۴ سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

محمد احمد انور ———— فون نمبر ۰۶۱۰۷ / ۶۲۴۷۸

شعبہ رجسٹریشن استقبال و الوداع معلومات گمشدہ اشیاء جلسہ سالانہ جرمنی ۱۹۹۱ء

سمعی و بصری

سال بھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ گھر بیٹھے صرف ۶۵ مارک میں سنیئے۔ اگر آپ اس عزم میں شعبہ سے تعاون فرما دیں تو ایسا ممکن ہے۔ ابتداءً ۱۵۰ مارک مقامی سیکرٹری مال کی رسید پر شعبہ کیسیٹ مَد میں جمع کروا کر رسید کی فوٹو کاپی ہمیں روانہ فرما دیں۔

اگر آپ ہر تین ماہ کے بعد شعبہ سے حاصل کی ہوئی تمام کیسٹس شعبہ کو واپس کر دیں تو آپ سے صرف پوسٹ کا خرچ لیا جائے گا اور ایک سال کے بعد تقریباً ۸۵ مارک آپ کے شعبہ ہذا کے پاس محفوظ رہیں گے۔ جن سے آئندہ سال بھی آپ خطبہ کے کیسٹس حاصل کر سکیں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ ———— (شعبہ سمعی و بصری)

ضروری تصحیح

۱۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱ جنوری ۱۹۹۱ء میں سعودیوں کے مکّہ اور مدینہ میں داخل ہو کر وہاں قتلِ عام کرنے اور مقاماتِ مقدسہ کو منہدم کرنے کا ذکر کرتے ہوئے اس واقعہ کے ۱۹۰۳ء میں رونما ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔ یہ واقعہ ۱۹۰۳ء کا نہیں بلکہ ۱۸۰۳ء کا ہے۔

اسی طرح ۱۸۱۳ء میں شریفانِ مکّہ کے اس علاقے کو سعودیوں سے خالی کروانے کا ذکر کیا ہے۔ یہ علاقہ شریفانِ مکّہ نے نہیں بلکہ محمد علی باشا آف مصر نے سعودیوں سے خالی کروایا تھا۔ احباب اِن ہر دو مقامات پر یہ تصحیح نوٹ فرمالیں کہ آلِ سعود کے ہاتھوں مکّہ اور مدینہ کی بے حرمتی ۱۸۰۳ء میں ہوئی اور پھر اس علاقہ کو سعودیوں سے خالی کروانے کا کام محمد علی باشا آف مصر نے ۱۸۱۳ء میں سرانجام دیا۔

۲۔ ۱۵ فروری ۱۹۹۱ء کے خطبہ جمعہ میں حضور انور نے PROTOCOLS OF THE ELDERS OF ZION کے ضمن میں ہنری فورڈ کا ذکر فرمایا تھا اور بتایا تھا کہ "یہ امریکہ کے پریذیڈنٹ بھی رہے ہیں اور فورڈ کمپنی کے بانی مبانی ہیں"۔ اس سلسلہ میں احباب یہ درستی نوٹ فرمالیں کہ "یہ ہنری فورڈ امریکہ کے پریذیڈنٹ نہیں رہے البتہ فورڈ کمپنی کے بانی مبانی تھے"۔ احبابِ کرام تصحیح فرمالیں۔

———— (مشنری انچارج)

درخواستِ دُعا

ہمبرگ کے ایک حلقہ BARMBEK کے سابق صدر مکرم منصور احمد ناصر تقریباً ایک سال سے بعارضہ فالج بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ مکرم منصور ناصر صاحب مستعد داعی الی اللہ ہیں اور اپنے حلقہ میں جماعت کا نظام بہت احسن طور پر چلاتے رہے ہیں۔ تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں سے موصوف کی کامل شفایابی کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

خان عالم - صدر حلقہ ——— BARMBEK

مکرم صوبیدار فضل قادر اٹھوال عرصہ دراز سے بیمار چلے آرہے ہیں اُن کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مبشر احمد شاہین ——— ہمبرگ

خاکسار کی والدہ صاحبہ بلڈ پریشر اور شوگر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اسی طرح والدِ محترم گردے میں پتھری کے سبب بیمار ہیں۔ والدین کی شفایابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

وسیم احمد شاہد ——— PFUNGSTADT

عزیزم عبدالباسط گردیزی عرصہ دو ماہ سے جوڑوں میں درد اور بخار کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے دردمندانہ دُعا کی درخواست ہے۔

محمد احمد گردیزی - سیکرٹری مال ——— جماعت جرمنی

شادی خانہ آبادی

میرے لڑکے عزیزم عبدالباسط خاں کی شادی خانہ آبادی مکرم حافظ محمد یوسف کی صاحبزادی کے ساتھ ۲۹ اپریل کو عمل میں آئی ہے۔ ان کا نکاح اسی روز مکرم مولانا سلطان محمود انور ناظر اصلاح وارشاد نے ۳۰ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کوئٹہ میں کیا گیا۔ احبابِ جماعت سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عبدالرحمٰن خان ——— فرینکفرٹ

ولادت

۱ــــ میرے بیٹے عبدالشکور خان ٹیکسٹائل انجینئر کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور نے بچے کا نام حامد احمد تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمد یحییٰ خان آف لاہور کا نواسہ ہے۔

عبدالرحمٰن خان ——— نور مسجد فرینکفرٹ

۲ــــ مکرم ممتاز احمد بٹ اور اُن کی اہلیہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۵ اپریل ۱۹۹۱ء کو بیٹی عطا کی ہے۔ حضور نے بچی کا نام ثوبیہ ممتاز تجویز فرمایا ہے۔

۳ــــ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ ۴ مئی کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور نے بچے کا نام نعمان احمد خان تجویز فرمایا ہے۔ عزیزم وقفِ نو کی تحریک میں شامل ہے۔ عزیزم مکرم محمد ابراہیم خان مرحوم کا پوتا اور مکرم ارشاد احمد (شہید) کا نواسہ ہے۔

داؤد احمد خان ——— REGENSBURG

۴ــــ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ ۲۶ اپریل بروز جمعۃ المبارک مکرم رانا رفیق احمد بابر اور مکرمہ فریدہ زاہدہ صاحبہ آف فرینکفرٹ کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام عتیق احمد منظور فرمایا ہے۔ نومولود وقفِ نو کی تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم رانا بشیر احمد مرحوم کا پوتا اور مکرم چوہدری برکت علی مرحوم آف شیخوپورہ کا نواسہ ہے۔

۵ــــ مکرم محمد سلیم بٹ آف STUTTGART کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۹۱ء کو تین بیٹیوں کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور نے بچے کا نام محمد شرجیل تجویز فرمایا ہے۔

صلاح الدین قمر ——— STUTTGART

۶ــــ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ ۲۵ مارچ ۱۹۹۱ء کو خاکسار کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود پیدائش سے قبل ہی وقفِ نو کی تحریک میں شامل تھا۔ حضور نے بچے کا نام محمد انصر توصیف رکھا ہے۔

۷ــــ مجھے خدا تعالیٰ نے ۱۲ دسمبر ۱۹۹۰ء کو ایک بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام قانتہ ظفر تجویز کیا گیا ہے۔ بچی کی صحت، درازیٔ عمر، خادمہ دین ہونے کے لئے دُعا کی درخواست کرتا ہوں۔

مظفر احمد ظفر ——— FRANKENBERG

احبابِ جماعت اِن تمام بچوں کے دینی و دنیوی نعمتوں سے سرفراز ہونے کی دعا فرمائیں۔

آمین

۱ــــ عزیزہ سعیدہ رفعت اسلم بنت چوہدری محمد اسلم صاحب آف NORDSTADT (ہمبرگ ریجن) نے ۵ سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کیا ہے۔

۲ــــ مکرم منیر احمد ساجد آف ہمبرگ کے بیٹے عزیزم مصور احمد عابد نے ½۵ سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کیا ہے۔ مکرم منیر احمد ساجد نے خوشی کے اس موقع پر تقریب کا اہتمام کیا جس میں مکرم محمد جلال شمس مبلغ سلسلہ نے اجتماعی دعا کروائی۔

۳ــــ عزیزم وقاص احمد ابن مکرم مبشر احمد شاہین نے ۵ سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔

۴ــــ عزیزم شہزاد احمد ابن مکرم منظور احمد بھٹی آف DATTELN نے ½۷ سال کی عمر میں قرآن شریف کا پہلا دور مکمل کیا ہے۔

۵ــــ مکرم محمد افضل صاحب سرا کے بیٹے عزیزم راشد احمد افضل اور اُن کی صاحبزادی عزیزہ مہ جبیں افضل نے ۵ سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کیا ہے۔

جاوید اقبال ——— MESCHEDE

خاکسار کے بیٹے عزیزم مقصود احمد جنجوعہ نے ۸ سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کیا ہے۔ خوشی کے اس موقعہ پر آمین کی تقریب میں جماعت برگش گلڈباخ کے احبابِ جماعت شامل ہوئے۔

محمد یعقوب جنجوعہ ——— جرمنی

میری بیٹی عزیزہ قرۃ العین رحمٰن بنت مکرم فضل الرحمٰن قریشی حال امریکہ نے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے سوا پانچ سال کی عمر میں قرآن مجید کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے الحمدللہ۔ آمین کی تقریب میں احبابِ جماعت اور اہلِ خانہ نے شرکت کی اور قرآن مجید سنا۔ صدر جماعت STADE نے دُعا کروائی۔

روح الامین رحمٰن اہلیہ مکرم فضل الرحمٰن قریشی ——— ہمبرگ ریجن

دُعائے مغفرت

میرے خسر جناب میاں فضل حق صاحب آف RÖDERMARK مورخہ ۲۱ر مارچ ۱۹۹۱ء کو بعمر ۷۱ سال وفات پا گئے۔ آپ پر دل کا حملہ ہوا جس سے جانبر نہ ہو سکے اور جان، جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ پندرہ سال پاکستان ایئر فورس میں، سترہ سال پی آئی اے میں انجینئر کی حیثیت سے نمایاں خدمات سرانجام دیتے رہے۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ اور دو بچے چھوڑے ہیں۔ اُن کے لئے خاص طور پر درخواستِ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کو صبرِ جمیل عطا فرمائے آمین۔ آپ کی ایک بیٹی نابینا ہیں اور اُن کی دو بچیاں بھی نابینا ہیں جو بہت ہی غمزدہ ہیں اُن کے لئے خاص طور پر دُعا کی درخواست ہے۔ احبابِ جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ اللہ لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

بیگم پرویز اقبال ____ RÖDERMARK

خاکسارہ کی والدہ محترمہ خدیجہ بیگم اہلیہ عبدالرحیم صاحب مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۹۱ء بروز ہفتہ حیدر آباد سندھ پاکستان میں وفات پا گئی ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اُن پر دو ہفتہ قبل فالج کا حملہ ہوا تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ مرحومہ انتہائی مخلص احمدی تھیں۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور صابر و شاکر خاتون تھیں۔ مرحومہ کے بلند درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ذکیہ مصطفےٰ ____ LETTGENBRUNN

مکرم عبدالحفیظ بھٹی آف جماعت ایمڈن کے والد مکرم غلام فرید بھٹی مورخہ ۹ رمئی کو صبح تین بجے راولپنڈی میں وفات پا گئے۔ آپ ربوہ میں رہائش پذیر تھے۔ جلسہ سالانہ انگلستان میں شرکت کی غرض سے ویزا حاصل کرنے کے لئے راولپنڈی تشریف لے گئے تھے۔ ۸ رمئی کو آپ نے ویزا حاصل کیا اور اگلے روز ہی بقضائے الٰہی اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم کی تدفین ربوہ میں عمل میں آئی۔ احباب سے مرحوم کے بلند درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

غلام احمد ____ ہمبرگ ریجن

مکرم عبدالرحمٰن خان آف کوئٹہ حال مقیم جرمنی کے بہنوئی مکرم حافظ محمد یوسف صاحب سابق انسپکٹر تحریک جدید مورخہ ۷ رمئی کو ربوہ میں وفات پا گئے۔ مرحوم اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ مرحوم موصی تھے آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی۔ مرحوم نے تین لڑکے اور چار لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بڑے لڑکے مکرم محمود احمد صاحب فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ میں ملازم ہیں جبکہ دوسرے صاحبزادے مکرم مسعود احمد ناصر نیشنل شعبہ مال میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ احباب جماعت سے مرحوم کے بلندیٔ درجات کے لئے دُعا کی درخواست ہے ____ (ادارہ)

خدا تعالیٰ کی راہ میں زیورات پیش کرنے والی ہمبرگ ریجن کی احمدی خواتین

۱۔ محترمہ طاہرہ تحسین صاحبہ اہلیہ عبدالشکور ندیم صاحب جماعت ALTONA
ایک عدد طلائی انگوٹھی مردانہ ____ وزنی ۷٫۲ گرام ____ (سو مساجد)

۲۔ مکرم محمد شریف صاحب از طرف محترمہ عزیزہ شہناز کوثر صاحبہ مرحومہ جماعت BARMBEK
دو عدد طلائی چوڑیاں ____ وزنی ۲۱٫۸ گرام ____ (سو مساجد)

۳۔ محترمہ بشریٰ محمود صاحبہ اہلیہ ایم ظفر محمود صاحب جماعت KEIL
ایک طلائی کانٹا ٹوٹا ہوا ____ وزنی ۲٫۱۷ گرام ____ (سو مساجد)

۴۔ محترمہ سیّدہ امۃ الباری صاحبہ جماعت STADE
ایک عدد طلائی انگوٹھی ____ وزنی ۳٫۶۹ گرام ____ (اشاعتِ قرآن)

۵۔ محترمہ زاہدہ مظہر صاحبہ اہلیہ ملک مظہر الدین صاحب جماعت HANNOVER
ایک عدد طلائی انگوٹھی ____ وزنی ۲٫۴۱ گرام ____ (سو مساجد)

۶۔ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ مبارک احمد شاہ صاحب جماعت LUBECKESTR
دو عدد طلائی بالیاں ____ وزنی ۴٫۹ گرام ____ (افریقہ، بھارت)

۷۔ محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ مرحومہ والدہ ملک ظفر احمد صاحب کھوکھر از طرف ناصر ظفر صاحب جماعت مہدی آباد
دو عدد طلائی بالیاں ____ وزنی ۵٫۰۰ گرام ____ (سو مساجد)

۸۔ محترمہ عذرا بٹ صاحبہ اہلیہ مکرم عباس احمد بٹ صاحب جماعت MOSCHEE
ایک عدد طلائی انگوٹھی مردانہ ____ وزنی ۱۱٫۶۵ گرام ____ (سو مساجد)

۹۔ محترمہ ناصرہ ظفر صاحبہ اہلیہ ملک ظفر احمد کھوکھر صاحب جماعت MAHDI ABAD
ایک عدد طلائی انگوٹھی مردانہ ____ وزنی ۶٫۶۵ گرام ____ (سو مساجد)
ایک عدد زنجیر ٹوٹی ہوئی ____ وزنی ۲٫۱ گرام ____ (" ")

۱۰۔ محترمہ زکیہ منصورہ صاحبہ اہلیہ منصور احمد ناصر صاحب جماعت BARMBECK
دو عدد طلائی چوڑیاں ____ وزنی ۲۳ گرام ____ (بیت الحمد) (صدقہ)

۱۱۔ محترمہ عذرا بیگم صاحبہ ولد محمد اسماعیل صاحب جماعت PINNEBERG
ایک عدد طلائی انگوٹھی ____ وزنی ۴٫۶۰ گرام ____ (سو مساجد)

۱۲۔ محترمہ ساجدہ بیگم صاحبہ اہلیہ طارق فضل صاحب جماعت PINNBERG
ایک عدد طلائی لاکٹ ____ وزنی ۱۵ گرام ____ (افریقہ، بھارت)

۱۳۔ محترمہ جبین نسیم صاحبہ اہلیہ نسیم احمد شاہ صاحب جماعت HILDESHEIM
ایک عدد چوڑی ٹوٹی ہوئی ____ وزنی ۲۲ گرام ____ (سو مساجد)

۱۴۔ رشیدہ لطیف صاحبہ زوجہ محمد لطیف صاحب NORDEN جماعت AURICH
ایک عدد طلائی رنگ ____ وزنی ۲ گرام ____ (سو مساجد)
" ہار چاندی ____ وزنی ۲۳ گرام ____ (" ")
ایک جوڑی کانٹے چاندی ____ وزنی ۱۲ گرام ____ (" ")

۱۵۔ محترمہ انیلا شکور صاحبہ اہلیہ بشارت علی صاحب جماعت PINNEBERG
دو عدد طلائی چوڑیاں ____ وزنی ۱۸ گرام ____ (صدقہ، افریقہ)

۱۶۔ محترمہ امۃ الحفیظ طور صاحبہ اہلیہ سلیم احمد طور جماعت MAHDIABAD
ایک عدد طلائی انگوٹھی ____ وزنی ۶ گرام ____ (سو مساجد)

۱۷۔ محترمہ شائستہ نسرین صاحبہ اہلیہ سرفراز کھوکھر صاحب جماعت NEU MUNSTER
ایک عدد طلائی انگوٹھی ____ وزنی ۵ گرام ____ (سو مساجد)

سلیم احمد طور۔ شعبہ مال ____ ہمبرگ ریجن

مکرم قربان علی جو ضلع شیخو پورہ کے گاؤں مراد کے کلاں کے رہنے والے ہیں فوری مجھ سے رابطہ کریں۔ اُن کا کچھ ضروری سامان اور کاغذات میں پاکستان سے کر آیا ہوں۔

شبیر احمد ورک
NEUENDORFERSTR-11 1000 BERLIN 20.
TEL: 030-3345690

اوقاتِ نماز ماہ جون ۱۹۹۱ء

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء
یکم جون	۴،۰۱			۲۱،۳۱	۲۲،۴۶
۲	۴،۰۰	↓	↓	۲۱،۳۲	۲۲،۴۷
۳	۴،۰۰			۲۱،۳۳	۲۲،۴۸
۴	۳،۵۹			۲۱،۳۴	۲۲،۴۹
۵	۳،۵۸			۲۱،۳۴	۲۲،۴۹
۶	۳،۵۸			۲۱،۳۵	۲۲،۵۰
۷	۳،۵۷			۲۱،۳۶	۲۲،۵۱
۸	۳،۵۷			۲۱،۳۷	۲۲،۵۲
۹	۳،۵۷			۲۱،۳۸	۲۲،۵۳
۱۰	۳،۵۶			۲۱،۳۸	۲۲،۵۳
۱۱	۳،۵۶			۲۱،۳۹	۲۲،۵۴
۱۲	۳،۵۵	↓	↓	۲۱،۴۰	۲۲،۵۵
۱۳	۳،۵۵			۲۱،۴۰	۲۲،۵۵
۱۴	۳،۵۵			۲۱،۴۱	۲۲،۵۶
۱۵	۳،۵۵	۱۳،۳۰	۱۷،۳۰	۲۱،۴۲	۲۲،۵۷
۱۶	۳،۵۵			۲۱،۴۲	۲۲،۵۷
۱۷	۳،۵۵			۲۱،۴۲	۲۲،۵۷
۱۸	۳،۵۵			۲۱،۴۳	۲۲،۵۸
۱۹	۳،۵۵	↑	↑	۲۱،۴۳	۲۲،۵۸
۲۰	۳،۵۵			۲۱،۴۳	۲۲،۵۸
۲۱	۳،۵۵			۲۱،۴۴	۲۲،۵۹
۲۲	۳،۵۵			۲۱،۴۴	۲۲،۵۹
۲۳	۳،۵۶			۲۱،۴۴	۲۲،۵۹
۲۴	۳،۵۶			۲۱،۴۴	۲۲،۵۹
۲۵	۳،۵۶			۲۱،۴۴	۲۲،۵۹
۲۶	۳،۵۷			۲۱،۴۴	۲۲،۵۹
۲۷	۳،۵۷			۲۱،۴۴	۲۲،۵۹
۲۸	۳،۵۸			۲۱،۴۴	۲۲،۵۹
۲۹	۳،۵۸			۲۱،۴۴	۲۲،۵۹
۳۰	۳،۵۹			۲۱،۴۴	۲۲،۵۹

جرمنی کے مختلف شہروں میں وقت کا فرق

شہروں کے نام	طلوع آفتاب	غروب آفتاب
HAMBURG	-۲۴	+۱۲
BERLIN	-۳۱	-۰۷
KÖLN	+۰۲	+۱۰
MÜNCHEN	-۰۳	-۲۱
BREMEN	-۱۶	+۱۵
HANNOVER	-۱۶	+۰۷
STUTTGART	+۰۴	-۰۹
MAUNCHEIN	+۰۴	-۰۲
AACHEN	+۰۷	+۱۵
DORTMUND	-۰۳	+۱۴

تیار کردہ شعبہ تعلیم ______ جرمنی

ایوانِ خدمت

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے بارہویں سالانہ اجتماع کے موقع پر حضور اقدس کی طرف سے جاری کردہ تحریک برائے "ایوانِ خدمت" جس میں حضرت اقدس نے ایک ہزار مارک کا وعدہ فرمایا۔ درج ذیل افراد نے اولیت حاصل کی ہے۔

نقد ادائیگی کے لحاظ سے اولیت حاصل کرنیوالے خادم ، ممتاز بٹ صاحب ہمبرگ ، ۲۰۰۰ مارک

نقد ادائیگی کرنیوالے اطفال ، بلال داؤد، ثاقب داؤد، وقاص داؤد، ذوالفقار احمد ، ۴۰ مارک نقد (پہلی قسط)

سب سے پہلا وعدہ کرنے والے خادم ، نذیر احمد صاحب کولون ، ۱۰۰۰ مارک

اب تک سب سے زیادہ وعدہ کرنیوالے خادم ، نصیر احمد نجم (ہائیڈل برگ) ۱۰،۰۰۰ ہزار مارک

اب تک فرینکفرٹ ریجن کو اس لحاظ سے اولیت حاصل ہے کہ ان کی طرف سے پہلی قسط کے طور پر ۸۱،۳۰۰ کے وعدہ جات کی فہرست موصول ہو چکی ہے۔

کولون ریجن کی طرف سے پہلی قسط کے طور پر ۳۰،۰۰۰ ہزار مارک موصول ہو چکے ہیں۔

محمد ادریس صاحب قائد شمشٹن نے ایک ہزار کا وعدہ کیا اور اس میں سے ۵۰۰ مارک کی نقد ادائیگی کر دی ہے۔

حضور نے اس تحریک میں شامل ہونے والوں کی پہلی فہرست دیکھ کر فرمایا ہے "جزاکم اللہ۔ اللہ کرے جلد جلد وعدے پورے ہوں اور توقع سے بڑھ کر جلد کام پورے ہوں"

مقصود الحق صدر خدام الاحمدیہ ______ جرمنی

ظلم سہتے جائیں گے

ظُلم سہتے جائیں گے اور مُسکراتے جائیں گے
ہم محبت کا یہ نسخہ آزماتے جائیں گے
ہم یہ احساں ہے خدا کا مہدیؑ آئے وقت پر
نقشِ باطل جو بھی اُبھرے گا مٹاتے جائیں گے
اب نہ دیکھو تمُ۔ فلک سے اب نہ کوئی آئے گا
جو خُدا پہ کُفر باندھیں گے وہ کاٹے جائیں گے
دینِ صادق ہے یہی عاشق ہیں ہم اِس دین کے
حمد پڑھتے جائیں گے اور نعت گاتے جائیں گے
سینوں پہ لکھا ہے جو وہ مٹ نہیں سکتا کبھی
وار سہتے جائیں گے اور حق نبھاتے جائیں گے
قافلہ بڑھتا رہے گا جانبِ منزل ملک
جن کی فطرت نیک ہے وہ ساتھ آتے جائیں گے

شاہدہ ملک ، آلنرے

قارئین کے خطوط

آپ کا رسالہ باقاعدگی سے ملتا ہے۔ جزاکم اللہ۔ رسالہ کا اعلیٰ معیار، طباعت اور مضامین کا انتخاب ہر دفعہ طبیعت کو بے حد متاثر کرتا ہے۔ دیارِ مغرب سے اس قدر حسین اور معلوماتی رسالہ شائع کرنے پر دلی مبارک باد قبول فرمائیں۔

خان بشیر احمد رفیق ———— لندن

ماشاء اللہ اخبار احمدیہ جرمنی معیاری اخبار ہے۔ کتابت، زیبائش اور مضامین کے لحاظ سے دیدہ زیب ہے۔ اللہ تعالیٰ اس اخبار سے منسلک سب دوستوں کو اس کا اجر عطا کرے۔ ہماری طرف سے مبارکباد قبول فرمائیں۔

بشیر الدین سامی۔ ایڈیٹر اخبار احمدیہ ———— برطانیہ

اخبار احمدیہ ایک پُروقار اور ممتاز ماہنامہ ہے۔ اس نے سلسلہ کے جرائد میں ایک حیثیت حاصل کر لی ہے۔ سرورق دیدہ زیب اور حسین رنگ کا حامل ہے کتابت، چھپائی اور پیش کرنے کا انداز بہت عمدہ ہے۔ پھر مضامین بھی علمی ہیں۔ خاص کر اداریہ اور مقالہ خصوصی جس میں مختصر طور پر ایک نئی بات پیش کی گئی ہے دیگر مضامین کی عبارت بھی پختہ ہے۔ اس کو اخبار کی بجائے مجلہ کہنا چاہیئے۔ خبریں دلچسپ ہیں خاص کر یادِ خیر کے تحت جو حالات پیش کئے گئے ہیں وہ نہ صرف باعثِ دلچسپی بلکہ ایمان افروز ہیں۔ اللہ تعالیٰ ادارہ کی کوششوں میں برکت ڈالے۔ بارک اللہ لکم۔

کے۔ ایم۔ احمد ———— انگلستان

اخبار احمدیہ آج ہی ملا ہے۔ جس کے لئے آپ کا نہایت شکر گزار ہوں یہاں کے گرد و پیش میں روح پذیر ہونے والے واقعات میں اخبار احمدیہ کی تحریر کسی ڈھارس سے کم نہیں۔ مقامی اخبارات میں قتل و غارت، ڈاکہ زنی کے واقعات پڑھ پڑھ کر لگتا ہے زندگی اسی افراتفری کی نظر ہو جائے گی۔ بہتری کے حالات دور دور تک نظر نہیں آ رہے۔ منافقت اور بے حسی کا دور دورہ ہے۔ قومی اجتماعی کردار کا گراف منفی زیرو تک گر چکا ہے۔ حرام و حلال میں تمیز ختم ہو گئی ہے۔ شریف آدمی خوف زدہ ہے۔ بقول ناصر کاظمی،

جو گراں تھے سینۂ خاک پر وہی بن کے بیٹھے ہیں معتبر

راشد ———— لاہور

اخبار احمدیہ کا معیار ہر لحاظ سے خوب سے خوب تر ہوتا جا رہا ہے جس پر سب کارکنان یقیناً مبارک باد کے مستحق ہیں۔

ظفر احمد ———— KÜLSHEIM

اخبار احمدیہ ماہ مئی ملا۔ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ بہت بلند پایہ مضامین پر مشتمل ہے۔ طباعت بھی بہت دیدہ زیب ہے۔ ادارہ کی مساعی جمیلہ باعثِ تشکر و امتنان ہے۔

عبداللطیف چوہدری ———— ہمبرگ

اخبار احمدیہ مضامین کے انتخاب، خوبصورت طباعت اور ایمان افروز مضامین کی بدولت ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ اخبار احمدیہ کو جاذبِ نظر بنانے کی کوشش بھی قابلِ تحسین ہے۔ اگر ہو سکے تو صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات پر مشتمل مضامین کا سلسلہ جاری رکھیں۔

ضیاء الدین حمید ———— BEERFELDEN

اخبار احمدیہ جماعت کی دیگر معلومات کا بہترین ذریعہ ہے۔ اب وقت پر شمارہ مل جانے سے جماعتی پروگراموں کا بر وقت علم ہو جاتا ہے۔ شکر الحمد للہ۔

صادقہ پروین ———— ROSENGARTEN

اخبار احمدیہ کا بر وقت موصول ہونا اور پھر بلند پایہ مضامین پڑھ کر اظہار کئے بغیر نہ رہ سکا۔ اس قدر علمی مضامین شائع ہو رہے ہیں کہ روزنامہ الفضل کی یاد تازہ ہونے لگی ہے۔ ہم آپ کے ادارہ کے بے حد مشکور ہیں کہ آپ سب بڑی محنت اور کوشش سے یہ علمی خزانہ تیار کر کے ہمارے تک پہنچا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ان کاوشوں کو اور بھی برکات سے نوازے آمین۔

مظفر احمد ظفر ———— FRANKENBERG

آج اخبار احمدیہ اپنی خوبصورت طباعت، کتابت، معیاری و ایمان افروز مضامین، اچھی پرنٹنگ، بر وقت ملنے کی وجہ سے تمام اطراف سے دادِ تحسین اور مبارک باد کے جو انمول تحفے حاصل کر رہا ہے دراصل یہ خدا تعالیٰ کے بے انتہا فضل نئی انتظامیہ کی محنتِ شاقہ، خصوصی توجہ اور لگن اور بے لوث خدمات کے ثمرات ہیں۔ ”جو مسافر، سفر اور مسلسل سفر کی حکمت اور لذت سے آشنا ہوتے ہیں، بلاشبہ انہیں ہی منزل نصیب ہوتی ہے“ اللہ تعالیٰ نئی انتظامیہ کے تمام کارکنان کو احسن رنگ میں اُن کی محنت و لگن کا اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

محمد ادریس۔ صدر جماعت ———— NEUHOF

اخبار احمدیہ ایک تربیتی رسالہ ہے، جس کو گھر کے تمام افراد توجہ سے پڑھتے ہیں اور اس کے منتظر رہتے ہیں۔ اس اخبار میں بچوں کا صفحہ شروع کریں۔ تاکہ وہ بھی پوری طرح لطف اندوز ہو سکیں۔

صدیق احمد ———— LANGENBERG

ایک احمدی دوست کے پاس اخبار احمدیہ دیکھنے کا موقعہ ملا اور میں نے اخبار لگوانے کی خواہش کا اظہار کیا تو انہوں نے بتایا اخبار احمدیہ ممکن ہے شائع باقاعدگی سے ہوتا ہو لیکن اُن تک باقاعدگی سے نہیں پہنچ رہا۔ آپ یقیناً پوسٹ کرتے ہوں گے لیکن بیرونی ڈاک کو یہاں کئی مراحل سے گزرنا پڑتا ہے ازراہِ کرم جو رسائل یہاں موصول نہیں ہوئے وہ دستی بھجوانے کا بندوبست کریں۔ بچوں کے صفحہ کی اخبار میں کمی محسوس ہوتی ہے۔

معین انجم ———— کراچی

اعلان

اخبار احمدیہ میں صفحات کی کمی کے سبب قارئین کے خطوط کا صفحہ شائع کرنا ممکن نہیں رہا ہے۔ اس کی جگہ بچوں کا صفحہ شائع کیا جائے گا ———— اخبار کی بہتری کے لئے آپ کے ذہن میں جب بھی کوئی تجویز آئے اُس کو ادارہ تک ضرور پہنچائیں۔ ہم اس کے لئے آپ کے مشکور ہوں گے ———— (ایڈیٹر)

اطلاع

نور مسجد فرینکفرٹ میں ہر ہفتہ کے دن نمازِ عصر کے بعد مکرم مسعود احمد جہلمی قرآن کریم کا درس اُردو اور جرمن زبان میں دیتے ہیں۔ محترم مولانا قرآن کریم کی تفسیر بچوں کے لئے نہایت آسان پیرائے میں بیان کرتے ہیں۔ فرینکفرٹ کے احباب و خواتین سے اپنے بچوں سمیت اس درس میں شمولیت کی درخواست ہے۔

چوہدری مقصود احمد، امیر جماعت ———— فرینکفرٹ

مجلس انصاراللہ جرمنی کا گیارھواں سالانہ اجتماع

بمقام ناصر باغ گروس گیراؤ

۲۹ر جون بروز ہفتہ

آغاز	اختتام	پروگرام	
	۱۰،۰۰	افتتاحی اجلاس	
۱۰،۰۰	۱۰،۱۰	تلاوت قرآن کریم و ترجمہ	مکرم محمد احمد انور صاحب حیدر آبادی
۱۰،۱۰	۱۰،۱۵	عہد	مکرم عبدالغفور بھٹی صاحب
۱۰،۱۵	۱۰،۲۵	نظم	مکرم عبیداللہ باجوہ صاحب
۱۰،۲۵	۱۰،۴۰	استقبالیہ کلمات و خطاب	مکرم عبدالغفور بھٹی صاحب
۱۰،۴۰	۱۰،۵۵	پیغامات	مکرم عبدالشکور اسلم خان صاحب
۱۰،۵۵	۱۱،۲۰	افتتاحی خطاب و دعا	
۱۱،۲۰	۱۱،۳۰	اعلانات	
	۱۱،۳۰	**اجلاس دوم**	زیر صدارت مکرم عبدالغفور بھٹی صاحب
۱۱،۳۰	۱۳،۰۰	مجلس شوریٰ اجلاس اول	
۱۱،۳۰	۱۴،۳۰	وقفہ برائے طعام و نماز ظہر و عصر	
	۱۴،۴۰	**اجلاس سوم**	زیر صدارت مکرم مسعود احمد صاحب دہلوی صدر قضاء بورڈ جرمنی
۱۴،۴۰	۱۴،۵۰	تلاوت قرآن کریم و ترجمہ	
۱۴،۵۰	۱۵،۰۰	نظم	
۱۵،۰۰	۱۵،۲۰	تقریر "یورپی معاشرہ میں انصار کا کردار"	مکرم ہدایت اللہ حبش صاحب
۱۵،۲۰	۱۵،۴۰	تقریر "حضور ایدہ اللہ کے بیان فرمودہ پانچ بنیادی اخلاق"	مکرم ڈاکٹر جلال شمس صاحب
۱۵،۴۰	۱۸،۰۰	مجلس شوریٰ اجلاس ثانی	
۱۸،۰۰	۲۱،۰۰	ورزشی مقابلہ جات	
۲۱،۰۰	۲۲،۰۰	وقفہ برائے طعام و نماز مغرب و عشاء	
۲۲،۰۰	۲۲،۲۰	درس حدیث	مکرم مولانا لئیق احمد منیر صاحب

۳۰ر جون بروز اتوار

آغاز	اختتام	پروگرام	
	۳،۰۰	بیداری	
۳،۰۰	۳،۳۰	نماز تہجد	
۳،۴۵	۴،۴۵	نماز فجر و درس قرآن کریم	مکرم مولانا مسعود احمد جہلمی صاحب
۵،۰۰	۶،۰۰	اجتماعی سیر	
۶،۱۵	۷،۱۵	اجلاس ناظمین علاقہ، زعماء و مرکزی مجلس عاملہ انصاراللہ جرمنی	
۷،۱۵	۸،۰۰	ناشتہ	
۸،۰۰	۸،۴۵	مقابلہ دینی معلومات زبانی	
۸،۴۵	۱۲،۳۰	علمی مقابلہ جات، حسن قرأت، نظم خوانی، فی البدیہہ تقریری مقابلہ	
۱۲،۳۰	۱۴،۰۰	وقفہ برائے طعام و نماز ظہر و عصر	
	۱۴،۰۰	**اختتامی اجلاس**	
۱۴،۰۰	۱۴،۱۵	تلاوت قرآن کریم و ترجمہ	
۱۴،۱۵	۱۴،۲۵	عہد	
۱۴،۲۵	۱۴،۳۵	نظم	
۱۴،۳۵	۱۴،۵۰	اجتماع کی رپورٹ	مکرم محمد داؤد صاحب قائد عمومی
۱۴،۵۰	۱۶،۰۰	تقسیم انعامات	
۱۶،۰۰	۱۶،۳۰	اختتامی خطاب و دعا	

عبدالغفور بھٹی ۔ صدر مجلس انصاراللہ جرمنی

ہدایات

۱ ـــ سالانہ اجتماع میں تمام مرکزی، علاقائی اور مقامی عہدیداروں کی شرکت لازمی ہے ۔

۲ ـــ اجتماع پر تشریف لانے والے تمام حضرات موسمی ضرورت کے مطابق بستر ہمراہ لائیں ۔

۳ ـــ نماز، درس اور تقاریر وغیرہ کے دوران تمام انصار حضرات پنڈال میں ہی تشریف رکھیں ۔

۴ ـــ مقابلہ جات میں حصہ لینے والے دوست قبل از وقت متعلقہ منتظمین کو اپنے نام بھجوادیں ۔

۵ ـــ صفائی کا خاص خیال رکھیں، کارکنان سے پورا تعاون کریں ۔

۶ ـــ ہر وقت ذکر الٰہی کرتے رہیں ۔

۷ ـــ تمام انصار رات مقام اجتماع میں گزاریں ۔

عبدالغفور بھٹی، صدر مجلس انصاراللہ جرمنی

انتظامیہ کمیٹی برائے سالانہ اجتماع ۱۹۹۱ء

نگران اعلیٰ	مکرم عبدالغفور بھٹی صاحب (فون نمبر ۵۴۸۷۹۲۸-۰۶۹)	منتظم مال	مکرم مہر نیاز احمد اعظم صاحب	منتظم ورزشی مقابلہ جات	مکرم شرافت اللہ خان صاحب و مکرم محمود احمد صاحب
نائب نگران اعلیٰ	مکرم عبدالشکور اسلم خان صاحب (" ۱۴۲۳-۰۶۱۸۲)	منتظم خوراک	مکرم مبشر احمد باجوہ صاحب	منتظم معلومات و طبی امداد	مکرم محمد مستقیم صاحب
منتظم اعلیٰ و انچارج اجتماع	مکرم مبشر احمد باجوہ صاحب (" ۲۳۳۱۹-۰۶۰۷۴)	منتظم خدمت خلق	مکرم اعجاز احمد طارق صاحب	منتظم تربیت	مکرم صوفی نذیر احمد صاحب
نائب منتظم اعلیٰ	مکرم محمد احمد انور صاحب حیدر آبادی	منتظم ٹرانسپورٹ	مکرم عبیداللہ باجوہ صاحب	منتظم انعامات	مکرم ڈاکٹر محمود احمد طاہر صاحب
منتظم پولیس و انتظامات	مکرم محمد داؤد صاحب	منتظم مقام اجتماع، آرائش، نظافت، بجلی و لاؤڈ سپیکر	مکرم اعجاز احمد صاحب	منتظم رہائش و استقبال	مکرم اعجاز احمد صاحب و مکرم منیر احمد صدیقی صاحب (فون نمبر ۴۴۱۹۲-۰۶۱۰۵)
منتظم علمی مقابلہ جات	مکرم عبدالشکور اسلم خان صاحب و مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب			منتظم ریکارڈنگ و فوٹو گرافی	مکرم صوفی منور احمد صاحب نیشنل سیکرٹری سمعی بصری

Herausgeber (Publisher): Ismail Noori, Sec. Ishaat · Babenhäuser Landstr. 25 · D-6000 Frankfurt am Main 70
Tel. (0 69) 68 14 85 / 68 10 62 · Fax (0 69) 68 65 04 · Telex 41 6187 islam d · Telegr.-Adr.: »Islam« Frankfurt/M.